ماہنامہ القاسم کی گیارہویں خصوصی اشاعت

مکاتیب الکریم

اکابر علماءِ دیوبند کے قافلۂ علم و عزیمت کے معتمد و رفیقِ خاص

شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی فاضلِ دیوبند

کے مبارک ہاتھوں سے مولانا عبدالقیوم حقانی کے نام لکھے ہوئے

علمی، ادبی، تاریخی اور اصلاحی مکاتیب

خصوصی اشاعتوں میں پہلی مرتبہ کسی زندہ علمی شخصیت کا مکاتیب نمبر

مولانا عبدالقیوم حقانی

ماہنامہ القاسم جامعہ ابوھریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

ماہنامہ القاسم کی
گیارہویں خصوصی اشاعت

مکاتیب الکریم

اکابر علماءِ دیوبند کے قافلۂ علم وعزیمت کے معتمد ورفیقِ خاص

شیخ التفسیر حضرت مولانا **قاضی عبدالکریم** صاحب کلاچوی فاضلِ دیوبند
کے مبارک ہاتھوں سے مولانا عبدالقیوم حقانی کے نام لکھے ہوئے
علمی، ادبی، تاریخی اور اصلاحی مکاتیب

کا دلچسپ، انوکھا اور حسین گلدستہ، علوم ومعارف کا گنجینہ، سلفِ صالحین بالخصوص اکابرین دیوبند کے واقعات وحکایات کا خزینہ، دلچسپ مشاہدات وتجربات کا نچوڑ، احسان وسلوک کا عطر، علم وادب، امثال و اشعار اور لطائف وظرائف کا دلآویز مرقع، بیسیوں جدید وقدیم کتب کا تعارف، فقہ وفتاویٰ کی نادر مثالیں، حکومت وسیاست اور فرقِ باطلہ کا بھرپور تعاقب، تواضع وعبدیت، اخلاص وللّٰہیت اور روحانی معمولات، دلچسپ اس قدر کہ ایک بار پڑھئے، پھر بار بار پڑھتے رہیئے۔

خصوصی اشاعتوں میں پہلی مرتبہ کسی زندہ علمی شخصیت کا مکاتیب نمبر

بدل اشتراک

سالانہ .... 200 روپے
فی شمارہ .... 20 روپے
بذریعہ وی پی .... 230 روپے
بیرونی ممالک .... 35 امریکی ڈالر

بذریعہ ڈرافٹ/چیک

اکاؤنٹ نمبر 71-7946
حبیب بینک نوشہرہ کینٹ

رابطہ کیلئے

جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس
خالق آباد، ضلع نوشہرہ، سرحد، پاکستان

فون نمبر 630237(0923) فیکس: 630094

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ''القاسم اکیڈمی'' محفوظ ہیں

83963

نام	:	مکاتیب الکریم
تصنیف	:	عبدالقیوم حقانی
ضخامت	:	311 صفحات
پروف ریڈنگ	:	مولانا محمد زمان صاحب، جناب سلطان فریدی صاحب
کمپوزنگ	:	مولوی گل رحمٰن رکن القاسم اکیڈمی
تاریخ اشاعت	:	جمادی الاول ۱۴۲۷ھ/ جون 2007ء
تعداد بارِاول	:	1100
قیمت	:	----
ناشر	:	القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

ملنے کے پتے

- صدیقی ٹرسٹ صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس ۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزدسبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰
- مولانا سید محمد حقانی مدرس جامعہ ابوھریرہ خالق آباد نوشہرہ
- کتب خانہ رشیدیہ مدینہ کلاتھ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
- زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی
- مولانا خلیل الرحمٰن راشدی، جامعہ ابوھریرہ چنوں موم سیالکوٹ
- مکتبہ سید احمد شہید ۱۰ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
- اس کے علاوہ اکوڑہ خٹک اور پشاور کے ہر کتب خانہ میں یہ کتاب دستیاب ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

مکاتیب الکریم

منظرِ عام پہ آئے ہیں مکاتیبِ کریم
وہ پڑھے جس کا نہ مہماں ہو، نہ بھائی، نہ ندیم

یعنی فرصت کہ ہوں لمحات میسر اس کو
دن کو فارغ کرے ہو رات میسر اس کو

آؤ پھر مکتبۂ نجمِ مدارس میں حبیبؔ
یہاں تنہائی کے حجرہ میں ہیں اِک ''مردِ منیب''

جس کی تحریر سے روشن ہوئے ہر دل کے چراغ
دن کو سورج ہیں مگر شب کو ہیں محفل کے چراغ

حد تو یہ ہے کہ وہ تعریف پہ ہوں گے ناراض
مدح میں ان کی میں لکھتا کئی دیوان و بیاض

پیشتر اس کے کہ مر جاؤں فنا ہو جاؤں
یہ ضروری ہے کہ میں اُس کا گدا ہو جاؤں

یہی حسرت مِری گُل کی ہے کہ کیوں گُل نہ بنی
تھے میرے شہرِ کلاچی میں بھی عشاقِ نبیؐ

اب جو پڑھتا ہوں مکاتیب تو دل روتا ہے
دوسرا گویا کہیں جبکہ نہیں ہوتا ہے

ہیں مکاتیب تیرے سامنے آنے والے
مِرے قاری یہ تجھے بھی ہیں رُلانے والے

تیری صورت میں ملے مجھ کو بھی اک اور حبیبؔ
دیکھئے بھول نہیں جانا بوقتِ تطبیب

Marfat.com

فہرستِ مضامین

مکاتیب الکریم

ماہنامہ القاسم کی گیارہویں خصوصی اشاعت

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
{ ماہنامہ القاسم کی گیارہویں۔	--	الحق کا سانحہ ارتحال }۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۸
خصوصی اشاعت مکاتیب الکریم }۔۔	۱۷	منامی ملاقات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۹
فکرِ نفاذِ شریعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۳	صدر ضیاء الحق کا کردار اور وفات۔۔۔	۲۹
فکرِ احباب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۳	عُجب کی ناپسندیدہ بو۔۔۔۔۔۔۔۔	۳۰
نفاذِ شریعت کے لئے عملی اقدام۔۔۔	۲۳	{ سفرِ حج پر تبریک و دعا، معذور بھائی کی فکر،	--
اربابِ علم و کمال اور پیشہ رزق و حلال۔	۲۴	بعض ملکی بزرگوں سے تعارف اور سفرِ حج }	۳۰
علامہ سمعانیؒ سے ملاقات۔۔۔۔۔	۲۴	شاید کہ نگاہے کند آں رحمتِ عالمؐ۔۔۔	۳۱
غمِ دین خور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۴	مولانا قاضی محمد اکرم کا سفرِ حج۔۔۔۔۔	۳۱
سنت پر عمل کرنے کے قابل۔۔۔۔۔	۲۵	مولانا محمد فاضل عثمانی۔۔۔۔۔۔۔۔	۳۲
اکابر جہاں گئے وہاں دین لے کر گئے۔	۲۶	توضیح السنن پر تبریک و تحسین۔۔۔۔۔	۳۳
علمی کام کو ترجیح۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۶	توضیح پر تنقیح و توشیح۔۔۔۔۔۔۔۔	۳۴
علم والوں کو تنبیہ۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۷	شامی، حصۂ عبادات کا مطالعہ۔۔۔	۳۴
نفسِ محنت قابل قدر ہے۔۔۔۔۔۔	۲۷	توضیح السنن سے شغف اور قلبی تعلق و محبت	۳۵
{طلبِ صادق کے برکات، صدر ضیاء	۲۸	مبہم نہیں واضح اسلام۔۔۔۔۔۔۔	۳۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اصلِ مقصد -------	٣٦	کتابت کے فنی مباحث ------	٤٨
بااختیار مقننہ میں غیر مسلم کی شرکت --	٣٧	نجم المدارس کا سالانہ اجتماع ------	٤٩
حجرہ کی بات ایوانوں میں گونجنے لگی --	٣٧	مشاجرات صحابہ پر تحریر ------	٤٩
مغربی جمہوریت اور نفاذ شریعت ---	٣٨	فکرِ آخرت، مفاہیم پر اظہار رائے --	٥٠
داروئے تلخ --------	٣٨	سارا جگ پرایا غم کس کو سناؤں ----	٥٠
تدریس سے قبل اہتمام مطالعہ کی تاکید -	٣٩	امید وبیم -------	٥٠
شیخ الہندؒ کی حضرت مدنیؒ کو وصیت -	٣٩	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ کی رائے -	٥٢
منامی انگیخت وبشارت -------	٤٠	حدودِ کوچۂ محبوب اور بلا کشان محبت --	٥٢
فریاد ہے اے کشتئ ملت کے نگہبان --	٤١	اگر مجھے پہلے سے کشف ہوتا ------	٥٤
ملکی بحران --------	٤٢	ہر کام ایک وقت کیلئے مرہون ہوتا ہے	٥٥
پاک کشتی بھنور میں ------	٤٢	تصحیح کا اہتمام، طباعت پر حسن اعتماد --	٥٦
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود	٤٣	توضیح السنن جلد ثانی پر تحسین ------	٥٦
مسلمانوں سے مطالبات ------	٤٣	کتابت واصلاح کی فکر ------	٥٧
جہاد بالسیف سے قبل صحتِ عقائد ضروری	٤٤	آزمائے ہوئے کو آزمانا غلطی ہے ---	٥٧
دروس میں تصحیح عقائد کی تاکید -----	٤٥	تذکرہ مولانا سعید الرحمٰن علوی کا --	٥٨
دروس کی اشاعت پر خوشی ------	٤٥	عمل اور تحریک عمل کی اہمیت ------	٥٨
چرا کارے کند عاقل --------	٤٦	''بذل القوۃ'' کا مفصل تذکرہ ----	٥٨
عجلت پسندی --------	٤٦	عمل اور تحریک عمل --------	٥٩
دروس کی ترتیب وہدایات ------	٤٦	کتاب کی پذیرائی پر مسرت اور دعائیں	٥٩
تصحیح کتابت کے لئے عزم سفر -----	٤٧	خادم حقانی کی حوصلہ افزائی وتشجیع ----	٦٠

Marfat.com

عنوان	صفحہ
ایک لطیف تعریض	۶۰
بذل القوۃ	۶۱
کتاب مکمل نہ ہو رقم امانت نہیں رکھ سکتا	۶۱
خواب میں جواب مل گیا	۶۲
دیگر رسائل کا تذکرہ	۶۲
اوقات میں برکت کی کرامت	۶۳
القاب میں حقیقت کو ملحوظ رکھا جائے	۶۳
تذکرہ مولانا محمد امین نیازی کا	۶۴
لذیذ بود حکایت	۶۴
نمائندگی دے کر حسن اعتماد کا اظہار	۶۵
دینی جرائد کے تعاون پر اظہار مسرت	۶۵
مزید دروس کی ترتیب و اشاعت	۶۶
حقانی ادارے پر اعتماد	۶۶
کتاب سے دلچسپی اور محبت و دعا	۶۷
صاحبِ کتاب کی اپنی کتاب سے دلچسپی	۶۷
خدام کے لئے دعاؤں کا اہتمام	۶۸
ذوقِ اشتغال بالحدیث	۶۹
تطییبِ قلبِ مسلم ایک صدقہ ہے	۶۹
شمائل، خصائل کا آئینہ	۷۰
دل افتادگی	۷۰

عنوان	صفحہ
خصائل نبوی	۷۱
قاضی محمد زاہد الحسینی، حاضری کی تمنا	۷۱
ختم تفسیر میں شرکت کی دعوت	۷۲
حضرت علیؓ کی مدتِ خلافت	۷۳
علامہ طالب ہاشمی کا تبصرہ	۷۳
اختلاف و انتباہ پر بھی تشکر و امتنان	۷۳
تاریخی روایات میں تطبیق	۷۴
شہید ناموس صحابہ علامہ شعیب ندیمؒ	۷۵
اماں جی اور کچھ خواتین جنت کا تذکرہ	۷۶
اماں جی مرحومہ و مغفورہ	۷۶
قرب زمانۂ نبوت کی برکتیں	۷۷
نصف صدی قبل	۷۷
میرے جنازے پر نامحرم کی نظر نہ پڑے	۷۸
سر پر غیر محرم کا ہاتھ	۷۸
غیر محرم کی تلاوت ناگوار رہی	۷۸
حفظ القرآن پر سلطنت ہندوستان	۸۰
امت کی مائیں	۸۱
پائیدار اور مستحکم حکومت کونسی	۸۱
والدہ کی صبر و استقامت کا صدقہ	۸۲
جامعہ ابوہریرہ کی شاندار عمارتیں	۸۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
کچی درسگاہوں کے برکات	۸۳
اصلی طاقت مکینِ باتمکین ہے	۸۴
حسن ختام	۸۴
اماں جی پر خوب لکھیئے	۸۵
اماں جی کے درس پر عمل کا اہتمام	۸۵
اسلامی انقلاب کا نعرہ لگانے والوں سے سوال	۸۶
جب تحصیل علم کا مقصد واضح ہو	۸۸
ذرا نم ہو	۸۸
تا جو نا خوب	۸۸
جنت کی خوشبو	۸۹
مشاہرہ	۹۰
کیا حسین احمدؒ بھی بزرگ ہو گیا	۹۰
دارالعلوم دیوبند کے مدرسین	۹۱
جب علم برائے علم پڑھایا جاتا تھا	۹۲
صرف دو نمبر لینے پر بے تحاشا روتا رہا	۹۲
پرنالہ وہیں ہے	۹۳
جب مقصد دنیائے دون کا حصول ہو	۹۴
اکابر کے مقررہ نصاب میں کمی بیشی	۹۴
نظامی گروپ	۹۵
فریب نظر یا علماء پر کھلا بہتان	۹۵
علماء کا مطالبہ	۹۶
نجم الفتاویٰ کی طباعت اور مفید مشورے	۹۷
مولانا گل بادشاہ صاحب	۹۸
باز سوئے کوچہ جاناں روم	۹۹
نجم الفتاویٰ کا کام، انعامات الٰہیہ پر	۱۰۰
حضرت مدنیؒ کے تشکر و امتنان کے الفاظ	۱۰۰
لوگوں کی محبت عطیۂ الٰہی ہے	۱۰۱
ہدایہ اور صاحب ہدایہ اور کچھ یادِ ماضی	۱۰۲
کار ایں است	۱۰۲
پرانی یادیں	۱۰۲
مدارس کے نصاب پر اعتراضات کا جواب	۱۰۳
سودائے خام	۱۰۳
نجم الفتاویٰ کی طباعت اور اشتیاق و محبت	۱۰۴
حضرت سرگودھویؒ کی خواب میں ملاقات	۱۰۵
درمیانِ جانِ جاناں ماجرائے رفت	۱۰۵
نقد و جرح کا فریضہ و معمول	۱۰۶
خواب میں بشارتیں	۱۰۶
خدا کے ہاتھ ہے اب شرم و آبرو میری	۱۰۷
آج وہ کل ہماری باری ہے	۱۰۸
توضیح	۱۰۹
دینی مدارس اور دہشت گردی	۱۱۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مدرسۃ البنات پر پولیس چھاپہ	۱۱۱	اصاغر پر حسنِ اعتماد اور عنایاتِ دل	۱۲۴
جلالت بھرا احتجاج	۱۱۱	تذکرہ مدیر الخیر کا	۱۲۴
سودی معاملات کے خلاف عملی جہاد	۱۱۲	صالحین کا تذکرہ نزول رحمت کا باعث ہے	۱۲۵
ایک فروگذاشت پر تنبیہ	۱۱۳	سوانح شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ	۱۲۵
القاسم کی خدمت پر افتخار	۱۱۳	تذکرہ وسوانح مولانا ابوالحسن علی ندویؒ	۱۲۶
فرقہ امامیہ اور اجماع امت	۱۱۴	حضرت مدنیؒ سے محبت اور فنائیت	۱۲۷
کیا شیعہ مسلمان ہیں	۱۱۵	تاریخ نے اپنے آپ کو دہرایا	۱۲۷
مفتی کفایت اللہ کا اصل فتویٰ	۱۱۵	ابوالکلام آزاد کا استغناء	۱۲۷
کفایت المفتی	۱۱۵	مولانا آزاد کی اصول پرستی اور دین پرستی	۱۲۸
غالی شیعہ، فرقہ امامیہ، فرقہ اثنا عشریہ	۱۱۶	حضرت عمر فاروقؓ کی دینی حمیّت	۱۲۸
القاسم کی ذمہ داری	۱۱۷	جملہ معترضہ، مکتوب الیہ سے تعلقِ خاطر	۱۲۹
دینی جرائد کی فراخدلیاں	۱۱۸	ہمہ شہر پر زخوباں	۱۲۹
صحابہ واہل بیت پر بے اعتمادی	۱۱۸	اضیاف وعوارض	۱۳۰
بعض کفریہ عقائد	۱۱۸	تلافئی مافات کا شدید احساس	۱۳۰
اجماعی فتویٰ	۱۱۹	حضرت تھانویؒ کی زیارت وملاقات	۱۳۰
ایک قابل صد مذمت حیلہ	۱۲۰	مولانا حسین علیؒ سے ملاقات	۱۳۱
اصلاح پر اظہارِ مسرت	۱۲۱	نسیم جا گو کمر کو باندھو	۱۳۲
القاسم کے لئے مضامین بھیجنے کا اہتمام	۱۲۳	جرس فریاد مے دارد	۱۳۳
عیش دنیا کو بقا نہیں	۱۲۳	نجم الفتاویٰ جلد ۲	۱۳۳
ملاقاتِ احباب	۱۲۳	آپ بیتی	۱۳۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دینی کام، خلوص نیت کا اہتمام	۱۳۵	ملاحتِ محمدیہ اور صباحتِ یوسفیہ ایک جھلک	۱۵۰
شرح شمائل ترمذی کے کام پر ہدیہ تبریک	۱۳۶	ایں چنیں مے رو	۱۵۱
عجب سے احتراز	۱۳۶	خطراتِ قلبیہ سے حفاظت کا خیال رہے	۱۵۱
یہ رابطہ زہے سعادت	۱۳۷	احترام نعل مبارک	۱۵۱
رکھ تصور یار کا	۱۳۷	فروعی اختلافات پر صلاحیتیں	۱۵۲
ایک تنبیہ	۱۳۸	اسمبلی میں غیر مسلموں کی شرکت کا مسئلہ	۱۵۲
تحریری خدمات باقیاتِ صالحات ہیں۔	۱۳۸	القاسم کے ایک مضمون پر پسندیدگی کا اظہار	۱۵۳
درمیان کی ایک عمدہ تجویز	۱۳۸	معذرت کا ایک دل نواز انداز	۱۵۴
اسماء الرجال کے مباحث عربی میں	۱۳۹	تسلیمِ احسان اور بدلے کا اہتمام	۱۵۴
کمالِ محبت وشفقت کا ایک انداز	۱۳۹	عجیب لطیفہ اور دلچسپ ترمیم شدہ شعر	۱۵۵
علمی عنایات اور قدیم روایات	۱۴۰	سوانح مولانا محمد احمد صاحبؒ	۱۵۶
توضیح	۱۴۱	تائید تصویب تشجیع اور دعا و برکات	۱۵۶
جب مکاتیب پر کام کا آغاز ہوا	۱۴۱	مقبولیت وحسن خاتمہ	۱۵۶
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نمبر	۱۴۲	حضرت نانوتویؒ اور مولانا رفیع الدینؒ	۱۵۶
نشانِ سعادت	۱۴۳	غیبی لطیفہ	۱۵۷
احترام اساتذہ اور ادب کا معیار	۱۴۴	سرہند شریف میں شرفِ بیعت	۱۵۷
استاد زادے کا احترام	۱۴۵	ایک ایمان افروز واقعہ	۱۵۸
''یاربّ امتی'' پر آنکھوں سے سیل رواں	۱۴۷	ولی کی کرامت نبی کا معجزہ	۱۵۹
یا ربّ امتی	۱۴۷	فضائے بدر پیدا کر	۱۶۰
اتحاد امت کی فکر و خدمت	۱۴۷	مقدمۂ کراچی کی روئیداد	۱۶۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ
جمہوریت کی مضرت	۱۶۱
کشتی میں سوراخ کرنا	۱۶۱
القاسم کا احسان	۱۶۲
اصاغر کی حوصلہ افزائی، تواضع و عبدیت	۱۶۲
لب بہ بند، چشم بند، گوش بند	۱۶۴
اولاد کی تنبیہ و تربیت	۱۶۵
بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ	۱۶۶
بذل القوۃ کا اجمالی تعارف	۱۶۷
بذل القوۃ کا اردو ترجمہ	۱۶۸
ذوقِ تدریس اور شوقِ مطالعہ	۱۶۹
آثارِ صالحہ اور تعجیل سے اجتناب کی ہدایت	۱۷۰
خواب کی پوری تعبیر	۱۷۰
عجلت سے کام نہ لیں	۱۷۰
تاکیدِ مزید	۱۷۱
تاکید ثالث	۱۷۱
جنت البقیع میں بچھو کا واقعہ	۱۷۲
حکیم ابراہیم کا سانحۂ ارتحال	۱۷۴
مکتوباتِ قدسیہ	۱۷۴
جنت البقیع میں بچھو کا مسئلہ	۱۷۵
خاکِ یثرب میں مدفون ہونے کی آرزو	۱۷۵
حضرت نانوتویؒ کی تمنا	۱۷۷
خاکِ مدینہ	۱۷۷
اصلاحِ کتاب	۱۷۷
بنیادی عقائد کے انکار کا وبال	۱۷۸
جوارِ رسول ﷺ کی برکتیں	۱۷۸
قصیدہ بردہ کے اشعار	۱۷۸
کارِ خیر میں تعجیل نہیں، مکمل اعتماد	۱۷۹
القاسم کا عکس	۱۸۰
تواضع و انکساری کی نادر مثال	۱۸۰
ڈائری یا ڈوتری کا لطیفہ	۱۸۱
اصلاح مکاتیب پر توجہ و ہدایات	۱۸۱
لفظ تنبیہ کی تصحیح	۱۸۲
سوانح مولانا محمد احمدؒ اور تجسدِ روح کا مسئلہ	۱۸۲
تجسدِ روح کا مسئلہ	۱۸۳
عادت اللہ اور قدرت اللہ	۱۸۴
حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ارشاد	۱۸۵
حضرت شاہ ولی اللہ کا فرمان	۱۸۵
تقویٰ اور خشیت کا دین آموز واقعہ	۱۸۶
تجسس ارواح پر دار العلوم دیوبند کی شہادت	۱۸۷
سیاست تو زندگی کا اہم شعبہ ہے	۱۸۸

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تجسدِ روح پر تناسخ کا شبہ-------	۱۸۹	میری اشد اور ناگزیر ضرورت ----	۲۰۱
تناسخ کی حقیقت--------	۱۹۰	حسنِ خاتمہ کی فکر-------	۲۰۲
حکیم الامت حضرت تھانویؒ کا ارشاد-	۱۹۰	سفرِ آخرت کیلئے دو ضروری کام ---	۲۰۲
بیداری میں دیکھنا----------	۱۹۱	کھانے پینے کے برتنوں کو صاف کرنا-	۲۰۳
امام سیوطیؒ کی سعادت--------	۱۹۱	حضرت افغانیؒ کے مکتوب قدسیہ --	۲۰۳
امام شعبیؒ کا چشم دید واقعہ------	۱۹۱	اکابر کی شامِ زندگی --------	۲۰۴
تناسخ اور تجسد میں فرق ہے------	۱۹۲	’’القاسم‘‘ منفرد دینی جریدہ -----	۲۰۴
قائلین تناسخ کا نظریہ-------	۱۹۲	تیرہ سطری خط، سترہ صفحات کا جواب -	۲۰۴
جسم کے مرنے سے روح نہیں مرتی---	۱۹۳	صورتِ بے جان بھی مطلوب ہے--	۲۰۵
مکاتیبِ افغانی کی تدوین و ترتیب---	۱۹۴	مکاتیب کے مطالعہ کے برکات ---	۲۰۵
ایک دلچسپ تحریر---------	۱۹۴	ایک خواب اور اس کی تعبیر ------	۲۰۶
شغل درس و تدریس ------	۱۹۵	روزِ محشر میں نگاہِ یار کی تمنا -----	۲۰۶
تحریر جواب کی مساعی ------	۱۹۶	مکتوبات قدسیہ کی ترسیل-------	۲۰۷
فکر جواب بھی اور فکر تدریس بھی ----	۱۹۷	تجسد اور تناسخ پر شبہ کے جواب کی ترسیل	۲۰۸
مکاتیب افغانیؒ کی تدوین کی تجویز --	۱۹۷	عُجب مرض خطرناک اور بے قدریاں-	۲۰۹
عنایات و شفقات کا گنجینہ -----	۱۹۸	سوانح مولانا غلام غوث ہزاروی پر تبصرہ	۲۰۹
حضرت افغانیؒ کے تشجیعی کلمات ---	۱۹۸	تحسینِ ناشناس سکوتِ سخن شناس---	۲۱۰
حضرت مدنیؒ اور امیر شریعتؒ کا ایک واقعہ	۲۰۰	سوانح غلام غوث ہزاروی------	۲۱۱
معاصی و آثام کا معاف کرنا خرقِ عادت ہے	۲۰۰	حضرت ہزارویؒ کی خواب میں ملاقات	۲۱۱
خرقِ عادت پر عادت کا اعتماد نادانی ہے	۲۰۱	اللہ کی رضا کا خاص مقام-------	۲۱۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
خانقاہ سراجیہ میانوالی ----------	۲۱۲	حضرت افغانیؒ کی وعدہ وفائی ----	۲۲۳
میں بچوں کو پڑھا رہا ہوں --------	۲۱۲	حضرت افغانیؒ کی روحانی کشش ---	۲۲۴
ایک سہارا -------------	۲۱۳	لذیذ بود حکایت -------------	۲۲۴
سعید شہید کا تذکرہ ---------	۲۱۴	حضرت افغانیؒ کی روحانی نسبتیں --	۲۲۵
عزم باروئے سیاہ بردرِ شاہاں دارم ---	۲۱۵	انہیں کی یاد میری زندگی ہے -------	۲۲۵
اولاد سے والدین کا تعلق فطری ہے --	۲۱۶	جنہیں کے پاس گزریں چند گھڑیاں ۔	۲۲۵
حضرت نوحؑ، اولاد سے اظہار محبت --	۲۱۶	ایک مسلمان کی شہادت بھی وسیلۂ نجات	۲۲۶
مضمون میں تاخیر ہو تو وجہ تاخیر ضرور لکھیں	۲۱۶	آل واصحاب پر صلوٰۃ وسلام ------	۲۲۶
{مکاتیبِ افغانی پر نظر ثانی، عشقِ رسول	--	روحانی نسبتیں -----------	۲۲۷
کے حیرت انگیز واقعات} ------	۲۱۸	حج فنائیت اور دیوانگی کا نام ہے ----	۲۲۷
نزولِ عذاب کا خطرہ --------	۲۱۸	فنائیت کی ایک مثال ----------	۲۲۷
سپردم بہ تو مایۂ خویش را -------	۲۱۸	قارئین ''القاسم'' کی محبت بھری ادائیں	۲۲۸
عشق رسولؐ کے حیرت انگیز واقعات --	۲۱۹	القاسم کی وسعت پر تشکر -------	۲۲۸
اکابر کے تذکرہ کی ضرورت ------	۲۱۹	جوابی لفافہ امانت ہے ---------	۲۲۹
القاسم کے لئے خصوصی تحریر کی ترسیل --	۲۲۰	حافظ سعید الرحمٰن شہید کی امانت ----	۲۲۹
{القاسم کے مضمون عذاب عام کا خطرہ	--	اپنے مخلص خدام کا تذکرہ --------	۲۳۰
ٹل جائے گا} -----------	۲۲۱	اکابرین کی محبوبیت ومقبولیت کے اسباب	۲۳۰
مکاتیب افغانیؒ پر منامی بشارتیں ----	۲۲۱	مکاتیبِ افغانی پر دلچسپ تحریری مکالمہ ۔	۲۳۱
منامی اختراع ------------	۲۲۲	حضرت افغانیؒ کی روحانی نسبتیں --	۲۳۱
خاکپائے نیکانیم ----------	۲۲۳	قصور اپنے سر لینے کی اخلاقی جرأت --	۲۳۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
لفظِ ''بھی'' کی بحث	۲۳۲	اسلامی آدابِ زندگی	۲۴۲
کلام سرّی	۲۳۲	سوانح مولانا سید حسین احمد مدنیؒ	۲۴۲
صحبت کے برکات	۲۳۲	اپنی بڑی خوش نصیبی	۲۴۳
خدام کی حوصلہ افزائی	۲۳۲	جامِ نو کی سحر کاری	۲۴۳
مکاتیبِ افغانی کی تکمیل اور طباعت	۲۳۴	مسائل میں جواز اور عدم جواز کی ایک بحث	۲۴۴
تقریب کچھ تو بہرِ ملاقات چاہیئے	۲۳۴	جدید فقہی مسائل پر غور کی ضرورت	۲۴۴
برسرِ بالینِ بیماراں گذر	۲۳۵	مسائل میں دو، دو صورتیں	۲۴۵
تیمارِ غریباں	۲۳۵	روحِ سعید کی قدردانی، مبشرات کی زبانی	۲۴۶
بیمار پرسی نبیؐ کی سنت ہے	۲۳۶	مختصر تعارف	۲۴۷
تبصرۂ کتب میں کیا ہدف ہونا چاہیئے	۲۳۷	محبوبیت	۲۴۸
اماں جی مرحومہ و مغفورہ	۲۳۸	اعلان رضا	۲۴۸
ذوقِ تدریس	۲۳۸	آج کل ایک وفادار شاگرد کا وجود عنقا	۲۴۹
فکرِ آخرت	۲۳۸	حقانیہ کا دارالحدیث جنت کی کیاری	۲۵۰
اماں جی مرحومہ و مغفورہؒ	۲۳۹	مشکوٰۃ شریف پڑھنے جا رہا ہوں	۲۵۰
گلستان سے بہار کا اندازہ	۲۳۹	میں اپنی جگہ جاتا ہوں	۲۵۰
ہر بیٹے کو ایسی ماں نہیں ملا کرتی	۲۴۰	ہاں پکڑا تو تھا مگر چھوڑ دیا	۲۵۱
دل گواہی دیتا ہے	۲۴۰	عمر بھر حرام کی نظر نہیں کی	۲۵۲
دو مسئلے قابل اصلاح ہیں	۲۴۰	ہم تو مزے لینے کے لئے دیکھ رہے ہیں	۲۵۳
جہاد کیلئے والدین کی اجازت کا مسئلہ	۲۴۱	نور کی روشنی	۲۵۴
حالتِ نزع میں کلمہ کی تلقین	۲۴۱	ہرگز نمیرد	۲۵۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
ایک سوال	٢٥٤
منظوم تأثرات	٢٥٦
مکاتیب افغانیؒ پر منامی بشارتیں	٢٥٧
مکاتیبِ افغانی کا مبارک اثر	٢٥٨
حضرت افغانیؒ کی خدمت میں حاضری	٢٥٩
زاغ کی چونچ میں انگور نہیں ڈالا	٢٥٩
فکرِ اشاعت وافادۂ امت	٢٦٠
عیادت، نظرِ بد، اپنی نظر بھی لگ سکتی ہے	٢٦١
جہاد کب فرض عین بن جاتا ہے	٢٦٢
بیک کرشمہ دو کار	٢٦٣
عجب دلربا ہے جمالِ محمد ﷺ	٢٦٤
سلیقۂ تحریر کی قدر کرنی چاہیئے	٢٦٥
شغلِ حدیث	٢٦٥
سلیقۂ تحریر ایک نعمت ہے	٢٦٦
جب فاسق کی مدح کی جائے	٢٦٦
کشکولِ معرفت	٢٦٧
آمد آں یارے کہ ما مے خواستیم	٢٦٧
جہاں پستی وہاں پانی	٢٦٨
حق چار یار کا قائدِ اہلسنت نمبر	٢٦٨
تصوف کی ایک اصطلاح	٢٦٩
فناء الفناء اور وراء الوراء	٢٦٩
وراء الوراء کا مصداق	٢٦٩
عبارت کی تصحیح	٢٦٩
امام ربانی کا ارشاد	٢٧٠
تلوینات قلب	٢٧١
سالک متعدد کیفیات سے دو چار ہوتا ہے	٢٧٢
علم طریقت، علم شریعت پر عمل کا نام ہے	٢٧٢
شریعت طبیعتِ ثانیہ	٢٧٢
مظاہر قدرت	٢٧٣
بصائر حکیم الامت کا مضمون کا خلاصہ	٢٧٤
قربِ نوافل اور قربِ فرائض	٢٧٥
فنا کی اصطلاحی تعریف	٢٧٥
حضرت افغانی کے اوصاف حمیدہ	٢٧٦
ایک جوابی لفافہ کا عریضہ بھیج کر	٢٧٧
غیر اللہ پر عدم اعتماد کی ترغیب	٢٧٧
ماہنامہ القاسم کا مولانا شبیر احمد عثمانی نمبر	٢٧٨
نجم الفتاویٰ جلد سوم کی تقریب رونمائی	٢٧٩
شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نمبر	٢٧٩
سرمایۂ افتخار	٢٧٩
مولانا قاسم نانوتویؒ کی نظر	٢٨٠

Marfat.com

عنوان	صفحہ
نقد واصلاح ----------	۲۸۰
حسین یادوں کی ترتیب --------	۲۸۱
صفائی تحریر کا اہتمام --------	۲۸۲
توضیح طلب ایک علمی مسئلہ -------	۲۸۳
دلچسپ عربی عبارت --------	۲۸۴
اکابرین کے اختلافات اور متشابہات --	۲۸۵
جب دم آخریں ہو یا اللہ --------	۲۸۶
مولانا اسعد مدنی نمبر، منہ سامنے تعریف	۲۸۷
مضمون اسعدِ زمان --------	۲۸۷
انتباہات مفیدہ کی خلش -------	۲۸۸
منہ سامنے تعریف کرنا --------	۲۸۸
ایک مبارک خواب اور تشجیع کا انداز ---	۲۸۹
تواضع وعبدیت کی انتہاء --------	۲۹۰
ہم شاد ہیں کہ ہیں تو کسی کی نگاہ میں --	۲۹۱
مکتوبِ مکتوم کی نشانی --------	۲۹۱
تدریسی مشاغل --------	۲۹۲
تعجیل انسان کی فطری کمزوری ہے --	۲۹۳

عنوان	صفحہ
عجلت پسندی فطری کمزوری ہے ----	۲۹۳
مسلسل رابطہ موجبِ فرحت ومسرت ہے	۲۹۴
{مولانا خیر محمدؒ جالندھری کی مرقد سے	--
خوشبو} ----------	۲۹۵
{مولانا محمد حنیف جالندھری کے نام	--
سبق آموز مکتوب} --------	۲۹۵
نہتوں کی تلوار --------	۲۹۸
{جامعہ حفصہ اور دینی مدارس کے خدام	--
کی خدمت میں} --------	۲۹۸
سیف اللہ خالد اور حیدر کرار کی تلوار --	۲۹۸
دینی مدارس کا جرأتمندانہ کردار ---	۲۹۹
ایک تلوار کی نشاندہی --------	۳۰۰
ارشد العلماء کی دعوت پر اٹک کیلئے سفر۔	۳۰۱
''برگِ سبز'' کا پیش لفظ ------	۳۰۲
نقلِ پیش لفظ ---------	۳۰۳
==================	
==================	

Marfat.com

ماہنامہ القاسم کی گیارہویں خصوصی اشاعت
مکاتیب الکریم نمبر

الحمد لحضرۃ الجلالۃ والصلواۃ والسلام علی خاتم الرسالۃ

احقر کی نسبتِ تلمذ اور ماہنامہ ''القاسم'' کے حوالے سے اُستاذنا الکریم شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی فاضلِ دیوبند مدظلہ العالی کے وقیع مضامین، علمی مقالے، تحقیقی تحریریں اور احقر کے نام مکتوبات آتے رہے اور بعض ماہنامہ ''القاسم'' میں شائع ہوتے رہے، اور مکاتیب کا ایک بہت حصہ محفوظ ہوتا رہا جبکہ شائع شدہ مضامین و مکاتیب سے ہزاروں تشنگانِ فقہ و تصوف اپنی علمی و روحانی پیاس بجھاتے رہے۔ میرے لئے یہ ایک سعادت تھی اور ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے سایہ رُشد وہدایت کو تادیر ہم فقیر طالب علموں اور اُمت کے سروں پر قائم رکھے۔ (آمین ثم آمین)

پرانے اوراقِ ''القاسم'' کی ورق گردانی کے دوران خیال آیا کہ ابھی حضرت موجود ہیں کیوں نہ ان تمام مطبوعہ اور غیر مطبوعہ جواہر پاروں کو یکجا کر کے کتابی کی صورت دیدی جائے، کہیں اصلاح، کہیں اضافہ ہو جائے گا اور قارئینِ القاسم کو ایک ایسا درّ بہا میسر آ جائے گا

Marfat.com

جس کو سامنے رکھ کر زندگی کا لائحہ عمل بھی مرتب کرتے رہیں گے اور دل کی دنیا بھی روشن ہوتی رہی گی۔

جمع شدہ مواد پر حضرت سے بات ہوئی، اجازت کا پروانہ ملنا تھا کہ اس پر کام شروع کر دیا۔ یہ بھی حضرت کی کرامت کہیئے کہ بہت کم وقت میں ابدالآباد تک روشنی کا ایک مینار تیار ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس مجموعہ میں تنبیہات کے سلسلے بھی ہیں اور ''مکتوب کریم'' کے نام سے مضامین بھی' اس میں درسِ حدیث بھی ہے اور چند حسین یادیں بھی' اکابر کا تذکرہ بھی ہے ساتھ میں آپ بیتی کا ایک ورق بھی، آپ بیتی بھی ہے اور جگ بیتی بھی' روحِ سعید کی قدر دانی مبشرات کی زبانی' مکاتیبِ افغانی کی تدوین و ترتیب بھی، سوانح مولانا محمد احمد اور تجسد روح کا مسئلہ بھی، جوارِ رسول ﷺ کی برکتیں بھی، تجسد روح پر تناسخ کا شبہ بھی، مکاتیبِ افغانی پر منامی بشارتیں بھی، نصابِ زکوٰۃ چاندی یا سونا بھی، کتابوں پر تبصرے بھی، تصوف کے اصطلاحات کی تشریح و توضیح بھی، تحریکِ عمل بھی، جہاد بالسیف سے قبل صحت عقائد بھی، بذل القوۃ کا حاشیہ اور اکابر علماء دیوبند کا تذکرہ بھی، آپ بیتی، حسین یادیں اور حجاج و معتمرین کے اہم مسائل و انتباہات بھی اور برگِ سبز بھی اور بھی بہت کچھ۔

دل تو ان مضامین کی اہمیت و عظمت' ضرورت اور تعریف میں زمزمہ خواں ہے مگر قلم سے تعریف کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانے والی بات ہے۔ جبکہ ہمارے چراغ بھی اسی چراغ سے جلے ہیں' جن کا دم مبارک، جن کے قدم مبارک، جن کا جامعہ ابوہریرہ میں قدم رنجہ فرمانا مبارک، نجم المدارس میں بیٹھ کر ہم جیسے گناہگاروں کے لئے دعا فرمانا مبارک، حضرت نشست و برخواست میں سادگی کے خواہاں رہتے ہیں۔

واں بچھراں میں مولانا حسین علیؒ کی سادگی ہی تو پسند آئی جو مضمونِ کریم کا باعث ہوئی۔ دارالعلوم دیوبند میں مولانا محمد ابراہیم بلیاوی کی سادگی ہی تو تھی جو اکابر کی حسین یادوں

Marfat.com

کا باعث ہوئی، اور کتنی بے تکلفی اور سادگی سے مولانا محمد یوسف بنوری کے والد محترم نے فرمایا تھا ''یوسف تو رات عمرہ پر چلا گیا''۔ اسی بات نے تو حضرت کے دل کو موہ لیا۔ احقر کا تاثر یہ ہے کہ حضرت پر مبشرات کی بارش ہوتی ہے، کوئی رات ایسی نہیں گذرتی جس کی صبح بشارت آمیز نہ ہو، اور ہماری خوش قسمتی کہ ہم اپنے ایمان کے کاکل و گیسو ان مبشرات سے سنوارتے ہیں۔ گرمی کے سخت موسم میں لوگ حضرت کی خاطر ٹھنڈے مقام پر مکان بنوائیں، اور بصد اصرار مع خدام بلوائیں مگر آپ فرمائیں ''میں آخری وقت میں مدرسہ اور آبائی ہر اد کا گھر اور بچوں کو چھوڑ کر لاش لٹکوانا نہیں چاہتا''۔ کتنی صاف گوئی ہے، یہی صاف گوئی ہے جس پر میں نہیں اک جہان ریجھا ہوا ہے۔

یہ جملے بھی ڈرتے ڈرتے لکھ رہا ہوں کہ حضرت اپنی تعریف بلکہ تعارف بھی تو پسند نہیں فرماتے مگر کیا کروں میری مجبوری ہے، جبکہ آپ فرماتے ہیں۔

''کچھ باتیں جو خود آپ نے نجم المدارس میں کچھ عرصہ مجھ میں دیکھیں یا سنیں اور اتفاقاً حسنِ ظن سے آپ کو پسند آئیں ان کو اچھالنا بالکل کھلی حقیقت ہے کہ مجھے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا، اگر فرشتہ نے سکرات یا موت و برزخ میں ان کو دکھا کر پوچھا کہ ''اکنت ھکذا'' (کیا آپ ان اوصاف کے حامل تھے) آپ کو معلوم ہے کہ اپنے نفس کا علم حضوری ہوتا ہے، اگر میں اس کا جواب ہاں میں دوں تو فوراً اقرأ کتابک (اپنا نامہ اعمال پڑھو) اپنا نامہ اعمال سامنے رکھ دیں گے خود میں نے بار بار پڑھا پڑھایا ہے اور یہی عقیدہ اور پختہ یقین ہے ولا یکتمون اللہ حدیثا۔ (اور اللہ سے کوئی بات بھی چھپی نہیں رکھ سکتے) بزرگوں کا یہ قول سنتا اور سناتا آرہا ہوں ....

Marfat.com

روزے کہ زیر خاک تن مانہاں شود
آنہا کہ کردہ ایم یکا یک عیاں شود

(جس دن مٹی کے نیچے میرا جسم چھپا دیا جائے گا، اس وقت جو کچھ بھی کیا تھا یکا یک ظاہر ہو جائے گا) اور پھر فرماتے ہیں :

''میری اشد اور ناگزیر ضرورت اس وقت یہی اور صرف یہی ہے کہ ۸۵ سال کی عمر میں جتنی غلطیاں ہوئی ہیں، دانستہ یا نادانستہ، ظاہری یا باطنی، کبیرہ یا صغیرہ، قدیمہ یا حدیثہ، آپ اس کے لئے پُرخلوص دعا فرماتے رہیں اور بہ کرّات ومرّات کہ اللہ تعالیٰ وہ سب مفت میں معاف فرمادیں اور ان اکابر اہل اللہ نے جتنی شفقتیں فرمائی ہیں ان کی شہادات تزکیہ کے طور پر مفت میں قبول فرما کر ان کے بدلے میں حسنِ خاتمہ کی دولت سے نوازیں، انہیں کے حسنِ ظن کو قبول فرما کر سکراتِ موت کو آسان تر فرما دیں اور جب تک سانس میں سانس چلے دور حاضر کے فتن ما ظہر و ما بطن سے حفاظت فرمادیں''۔

ان باتوں کے ہوتے ہوئے مجھ حقیر کے لئے بجز اس کے کہنے کے لئے کچھ نہیں کہ قارئین اور مکاتیب کے درمیان سے ہٹ جاؤں اور مضمون کو سمیٹ لوں' جبکہ ''قلم کی جوع هَلْ مِنْ مَّزِيْد کہنے کو ہے۔

مکاتیبِ افغانی کی تدوین وترتیب کا ذکرِ خیر چل رہا ہے اور پھر مکتوباتِ افغانی کو شائع کرنے کا اعزاز القاسم اکیڈمی کے حصے میں آیا اور ایک دنیا ان مکاتیب سے مستفید ہوئی اور حضرت کے لئے اور ہمارے لئے صدقہ جاریہ کا باعث ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

Marfat.com

حضرت کی صفاتِ حمیدہ میں سے ایک صفت ایسی ہے جس سے احقر بہت متاثر ہے اور غالباً قارئینِ القاسم بھی، کہ اگر کسی صاحب نے آپ کی تحریر میں کسی غلطی (جو یقیناً سبقت قلمی یا کاتب کے تصرف پر ہی محمول کی جاسکتی ہے) پر متنبہ کیا تو فوراً اس سے رجوع کرنے کو کسر شان نہیں سمجھا اور تشریح و توضیح بھی ساتھ فرمادی۔ مثلاً ایک خط کے جواب میں فرماتے ہیں:

''آپ کا اخلاص نامہ اور اس کے ساتھ قاضی محمد خان صاحب کا اصلاح نامہ بھی ملا، میرے محترم حضرت افغانی قدس سرہٗ سے متعلق اس ناکارہ کے جس جملہ پر قاضی صاحب کو اعتراض ہے وہ غلط نہیں ہے۔ وراء الوراء صوفیا کے عرف میں حق تعالیٰ جل جلالہٗ کی ذات ہے اور وہ مقام ہر شخصیت انسانیہ سے بالاتر ہے۔ میری عبارت جس کی آپ نے نشاندہی کی ہے یہ ہے ......
کہ مکاتیبِ قدسیہ کے پڑھنے سے حضرت کا فناء الفناء بلکہ وراء الوراء کے مقام پر فائز ہونے کا تصور جمتا رہا۔ اس میں کوئی جملہ یا بعض الفاظ میری سبقت قلمی سے رہ گئے یا کاتب کا تصرف ہے، یہ خدا ہی جانتا ہے۔ اصل مسودہ محفوظ نہیں کہ اس کو دو سال گذر چکے ہیں۔ بہرحال یہ عبارت موہم خلافِ مقصود ہے۔ اسے اس طرح بدل دینا ضروری ہے۔ حضرت کا فناء الفناء بلکہ اس سے بھی اونچے مقام پر فائز ہونے کا تصور جمتا رہا۔ جو نسخے مکاتیب کے آپ کے پاس ہوں ان کی تصحیح کراسکیں تو بہت احسان ہوگا نہیں تو اگر طبع دوم ممکن ہوجائے تو اس میں ضرور یہ تصحیح آجائے بلکہ قاضی صاحب کے شکریہ کے ساتھ''۔

حضرت قاضی صاحب موصوف کے ہاں اصلاً تعلیم و تعلّم کا چرچا رہا ہے۔ وہ ایک لائق مدرس، اور قابل صد رشک استاد اور شفیق مربی ہیں۔ لیکن وہ علم کو یقین کے معنوں میں

Marfat.com

لیتے ہیں ان کے ہاں ''سوزِ دماغ'' اور ''سوزِ جگر'' میں واضح فرق ہے۔ وہ علم سے صرف دماغ ہی نہیں جلاتے بلکہ اپنا سراغ پاتے ہیں۔ انہوں نے علم کو الفاظ کی شعبدہ بازی ہرگز نہ بننے دیا، وہ علم تن پر مارنے کے بجائے من پر مارنے کو مقدم جانتے ہیں۔ ان کے ہاں صرف ہدایہ کی عبارت خوانی کافی نہیں ہے۔ ''ہدایت'' اصل مقصد ہے، ''وقایہ'' کی ورق گردانی سے کہیں اہم ''تقویٰ'' ہے، وہ کنز، قدوری کی علمی موشگافیوں اور فقہی قیل وقال میں گم ہونے کے بجائے ''کتاب دل'' پڑھنے پر زور دیتے رہے، وہ علم کے تخل ہونے کے قائل ہیں مگر یقین کے بغیر اسے ''بے رطب'' گردانتے ہیں؟ انہیں علم کے ''یار'' اور ''مار'' ہونے سے پوری واقفیت ہے۔ علم کے ''حجة الله علی ابن آدم'' سے مکمل باخبر ہیں، ان کا عقیدہ علم کے منزل نہیں چراغ راہ ہونے پر ہے۔ وہ ''مکتب کی کرامت'' کے قائل ہوتے ہوئے بھی ''فیضان نظر'' کی طرف مائل رہے۔ الغرض زندگی کے ہر شعبے سے ان کو تعلق رہا، دلچسپی رہی، مگر دل کو کھبنے نہ دیا پھنسنے نہ دیا وہ دنیا میں شاغل ضرور رہے لیکن رب سے غافل نہ ہو سکے، مخلوق کی جانب مائل تو رہے مگر اللہ کے ساتھ واصل بھی رہے۔ بس یہ ہے ان کا ترک، تجرد اور انقطاع۔ اگر یہ سب کچھ عینِ شرع ہے اور دین کی روح تو مکاتیب الکریم نمبر ان امورِ عظیمہ کا خزینہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام مضامین و مکاتیب حرزِ جان بنائے جانے کی چیز ہیں۔ ان میں ایمان کی روشنی ہے یقین کی باتیں ہیں، قوتِ استدلال ہے، ہر پل اپنے عجز کا خیال ہے، آخرت کی فکر ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

83963 عبدالقیوم حقانی

صدر القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان

۱۶ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ/۴ مئی ۲۰۰۷ء

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

مکاتیب الکریم

فکرِ نفاذِ شریعت

برادرم مکرم جناب مولوی عبدالقیوم صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

فکرِ احباب

گل امام کے مخلص مکرم جناب الحاج محمد امان اللہ خان صاحب کے صاحبزادوں کی شادی ہے۔ آئندہ شبِ جمعہ کو پروگرام ہے ان کے لڑکے حافظ حزب اللہ سابق متعلم نجم المدارس (حال فاضل دارالعلوم حقانیہ ومہتمم دارالعلوم گل امام) کی شدید خواہش ہے کہ آپ (عبدالقیوم حقانی) بھی تشریف لائیں ۔ دوریٔ سفر اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی مصروفیات کے باوجود ان کے اصرار پر یہ سطور آپ کو لکھ رہا ہوں ۔ (مکتوب الیہ ان دنوں جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں خدمات انجام دے رہا تھا)

نفاذِ شریعت کے لئے عملی اقدام

اگر جماعت نے شریعت بل کی تحریک سے متعلق کوئی بھی عملی قدم اگرچہ ابتدائی ہو نہ اٹھایا اور جس کی بظاہر امید بھی نہیں ہے ۔ تو اس کا انجام بھی یہی ہوگا کہ جتنی حکومت سے

Marfat.com

دعاوی اور شریعت محاذ پر بے اعتمادی ہو چکی ہے اسے بھی اسی بے اعتمادی کا سہرا ملے گا۔ اور شریعت بل پیش کرنے سے جتنی جماعت کو ترقی ملی اتنا ہی تنزل نقدِ وقت ہوگا۔ ونعوذ باللہ من الحور بعد الکور (کامیابی کے بعد ناکامی سے اللہ تعالیٰ بچائے)

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۷-۱۱-۵

اربابِ علم وکمال اور پیشہ رزق وحلال پر مفصل تحریر

برادر مکرم جناب حقانی صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

علامہ سمعانیؒ سے ملاقات

اخلاص نامہ ملا۔ معلوم ہوا کہ ''علامہ سمعانیؒ سے آپ کی ملاقات'' کتابی شکل میں چھپ رہی ہے لکھی پڑھی دنیا میں تو متعدد دینی جرائد میں چھپ جانے سے وہ پہلے بھی صیغۂ راز میں نہیں رہی اب غائبین اور اگلی نسل تک بھی خدا نے چاہا ان کا پیغام پہنچ سکے گا۔ زہے سعادت۔ اس کے لئے اسباب اور وسائل کا مہیا ہونا فضلِ ایزدی ہے جس پر آپ کو ہمہ وقت ممنونِ ربّ اور متشکرِ حق ہونا چاہیئے۔ کتاب بلاشبہ بہترین معلومات کا ذخیرہ اور عجائب وغرائب کا مجموعہ ہے۔

غمِ دین خور

پھر اس پر آپ کی تحریر پُر تاثیر سونے پر سہاگہ۔ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ

Marfat.com

اَلْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ۔
(جو کچھ اللہ چاہتا ہے (وہی ہوتا ہے) کسی نیکی پر قدرت اللہ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتی اور ہم زیادتی کے بعد نقصان سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں)
خدا کرے مصروف دنیا اس سے یہ سبق سیکھے کہ ع غمِ دیں خور کہ غم غم دین است
(دین کی فکر کرو کہ دراصل غمِ دین ہی اصل فکر ہے) نہ یہ کہ دوسرے اہل علم ان کو دیکھ کر دنیوی مشاغل میں لگ جائیں کہ ایں ہم سنتِ بزرگاں است (کہ یہ بھی بزرگوں کا طریقہ ہے)
بلاشبہ یہ سنتِ بزرگان ہے مگر ایسی سنتوں پر عمل کرنے کے لئے دل گردہ بھی بزرگوں کا چاہیے

ع چوں نداری گرد بدخوئی مگرد

(یعنی جب ان جیسی ہمت نہیں کہ دونوں شغل کر سکو تو ان کے پیچھے نہ دوڑو ورنہ منہ کے بل گر جاؤ گے)

سنت پر عمل کرنے کے قابل

شاید ''شمائم امدادیہ'' یا اپنے اکابرین کی کسی دوسری کتاب میں پڑھا ہے اور غالبًا یہ قصہ بھی حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کا لکھا ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے اداء سنت کے ارادہ سے جَو کی روٹی یا چھانے بغیر آٹا استعمال فرمایا۔ پیٹ میں درد ہونے لگا اور اس پریشانی میں کئی سنتیں رہ گئیں تو فرمایا ''ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ ہم اس سنت پر عمل کرنے کے قابل نہیں ہیں''۔

بہر حال اکابرین نے واقعی ان مشاغل سے استنکاف (انکار واعراض) نہیں فرمایا۔ اگرچہ بہت سے حضرات کی یہ نسبتیں اس لئے بھی مشہور ہو گئیں کہ ان کے آباء واجداد نے یہ پیشے اختیار کیے ہوئے تھے مگر اپنی اولاد کو دین پر لگا دیا اور انہوں نے ان پیشوں کی

Marfat.com

طرف نسبت کرنے کو عار نہیں سمجھا۔ یہ اس زمانے میں دین سے عام لگاؤ کا اثر تھا جس طرح کہ اب ہوا کا رخ دیکھ کر علماء اور مشائخ (الا ماشاء الله) نے اپنی اولاد کو دین سے محروم رکھنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ ع ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا

(دیکھیئے ان دونوں راستوں میں کتنا بڑا فرق ہے)

اکابر جہاں گئے وہاں دین لے کر گئے

یعنی اس کا انکار نہیں کہ اکابر علماء نے تجارت، ملازمت، زراعت، سیاست اور مزدوری تک کی ہے۔ لیکن جہاں گئے وہاں دین لیکر گئے اور اس پورے حلقہ کو دیندار بنا کر چھوڑ اگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ع ہر ہوسنا کے نداند جام وسندان باختن

(ہر ہوس کرنے والا جام شیرین اور ہتھوڑے دونوں یعنی نرم وگرم کو اکٹھا نہیں کر سکتا)

علمی کام کو ترجیح

آپ کی تحریر کے ابتدائیہ کا یہ جملہ نہایت قابل قدر اور مستحق غور وفکر ہے کہ

''جہاں دونوں (علمی اور ذاتی کاموں) میں معارضہ اور تقابل پیش آجاتا۔ تو وہاں ذاتی کام رکاوٹ نہ بننے پاتا اور ہمیشہ علمی کام کو ترجیح دی جاتی''

ہم عشاق دنیا اپنے آپ کو ان پر قیاس کرنے لگیں تو یہ ہماری بھول ہوگی۔

ے کار پاکاں را قیاس از خود مگیر گرچہ باشد در نوشتن شیر وشیر
شیر آں باشد کہ مردم می درد شیر آں باشد کہ مردم می خورد

(اپنے کو نیک لوگوں پر قیاس نہ کیا کرو کیونکہ لکھنے میں شیر اور شیر اگر چہ (یکساں معلوم ہوتے ہیں) شیر (درندہ) تو وہ ہوتا ہے جو انسانوں کو پھاڑتا ہے اور شیر (دودھ) وہ ہوتا ہے جس

Marfat.com

کولوگ کھاتے ہیں)

صرف یائے مجہول اور معروف کا فرق لگ گیا مگر نتیجہ کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔ عملی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جو اُدھر گیا اُدھر کا ہو گیا۔ ع ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد

(جو چیز بھی نمک کی کان میں گر گئی نمک ہو گئی)

علم والوں کو تنبیہ

معاملات خرید وفروخت وغیرہ میں جو دھاندلیاں بے علموں کی عادت ہیں علم والے اس میں ان سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ نماز با جماعت تو کیا؟ خود نماز کی پابندی بھی ختم۔ بیع فاسد، بیع مکروہ کی باتیں شریعتِ مطروحہ ومنسوخہ سمجھی جانے لگیں۔ ملازمت میں گئے تو معدودے چند حضرات کے علاوہ رفتار گفتار چال چلن سب کچھ بدل گیا، ننگے سر پھرنا تک غیر معیوب ہو گیا، پگڑی اور کاندھے کی چادر تو ایک گالی بن گئی۔ غیر حاضریاں اور غلط بل پیش کرنے تک کے کاروبار میں نئے فیشن والوں سے سبقت لے گئے۔ کاشتکار یا زمیندار ہو گئے تو طبقاتی کشمکش میں دین پڑھے ہوئے حضرات اور بے علم کاشتکاروں اور زمینداروں میں فرق کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ سیاست کا میدان تو اتنا بے لگام ہو گیا ہے کہ اس میں مذہب اور شریعت کا نام لینا بھی مسخرہ اور باعث بے عزتی ہو گیا ہے۔

ع کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

کبھی وہ دور تھا جب موجب عزت تھا سیماھم

مگر اب موجب ذلت ہے سجدے کا نشاں ساقی

نفسِ محنت قابل قدر ہے

بعض سیاست زدہ مولوی صاحبان شریعت کے نام سے بھی چڑنے لگتے ہیں ان

Marfat.com

کے مذہب میں ہر مطالبہ کے لئے تحریکیں چلائی جاسکتی ہیں مگر شریعت کے لئے ہرگز نہیں۔ بے علموں میں یہ ہمتِ رندانہ اور یہ جرأتِ بے جا کہاں؟۔ بہر حال نام تو ان اکابرین کا لیا جاتا ہے جنہوں نے دنیا کو بھی دین بنا لیا تھا اور اپنا کام یہ کہ دین کو بھی دنیا کے تابع کردیا۔

کفر گیرد کاملے ملت شود
ہر چہ گیرد علتی علت شود

(کامل شخص کفر (دنیا کے کاموں) کو دین بنا دیتا ہے اور علت والا (دنیا پرست) دین کے کام کو بھی علت (دنیا) بنا دیتا ہے) اللہ تعالیٰ الٹی سمجھ سے محفوظ رکھے آمین۔ بہر حال نفسِ محنت قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماویں اور امت کے لئے نافع بنا دیں۔ آمین

وَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْداً قَالَ آمینا (اللہ اس بندے پر رحم کریں جو اس پر آمین کہے)

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۴ محرم ۱۴۰۹ھ/ ۸۸-۸-۱۸

طلبِ صادق کے برکات، صدر ضیاء الحق کا سانحہ ارتحال

عزیز القدر قاضی حافظ عبدالرشید صاحب سلمہ (حضرت قاضی صاحب دامت برکاتہم کے برادر خورد جو نجم المدارس میں اپنے برادران کا ہاتھ بٹاتے، دنیوی امور میں تعاون کرتے، نیک دل، نرم دل اور پاکباز انسان تھے ع ق ح) کی صحت ابھی تک تسلی بخش نہیں ہے۔ ہم سب پریشان ہیں، دعا کی درخواست ہے۔ میری طبیعت کی افتاد آپ کو معلوم ہے کچھ لکھنے کا ارادہ نہیں تھا۔

Marfat.com

منامی ملاقات

لیکن ترسوں یکم محرم ۱۴۰۹ھ دو پہر کے خواب میں آپ سے ملاقات ہوئی آپ نے یہی بات چھیڑی کہ کتاب (اربابِ علم وکمال) پر کچھ لکھا نہیں۔ میں نے آپ کو قلم دیا کہ خود جو چاہو لکھ لو میں دستخط کردوں گا۔ اس سے میں یہ سمجھا کہ طلب صادق معلوم ہوتی ہے۔ صرف ظاہرداری نہیں اسے حدیثِ نفس پر اسلئے حمل نہیں کیا کہ آرام کرنے سے پہلے اس بات کا کوئی بھی خیال نہیں تھا۔ تاویلِ شیطانی اسلئے نہیں کہ اس میں عموماً تخویف اور شیطان کسی مسلمان کو پریشان کرنا چاہتا ہے اس لئے خیال آیا کہ کیا عجب کہ یہ رؤیا کتاب یا صاحبِ کتاب سے متعلق قبولیت کی بشارت ہو۔ واللہ اعلم۔ اسلئے فوراً اٹھ کر کچھ لکھنے لگ گیا۔

صدر ضیاء الحق کا کردار اور وفات

صدرِ مملکت (ضیاء الحق مرحوم) کی وفات بڑی عبرت انگیز ہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ان کو اور سب مسلمانوں کو معاف فرمائے آمین۔ ان کی کوتاہیاں، غلطیاں اور کمزوریاں اپنی جگہ پر ہیں اور جن کا ان کی زندگی میں تحریراً اور تقریراً ہم جیسے طلبہ سختی سے ذکر کرتے رہے اور اب 'کُفّوا عَنْ مَسَاوِیْھِم' (ان (اموات کی) برائیاں بیان کرنے سے رک جاؤ) کے ماتحت ناگفتہ بہ ہیں۔

مگر آٹھ سال سے مجاہدین اور مہاجرین کے ساتھ تعاون، قادیانیت کے خلاف قانون سازی، قراردادِ مقاصد کو جزوِ آئین بنادینا اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے سامنے یہود ونصاریٰ کی موجودگی میں اسلامی منشور کے طور پر عالم اسلام کے نمائندہ کی حیثیت سے حجۃ الوداع کا خطبہ بڑی جرأت سے پیش کرنا۔

وعندی خاصۃ (اور خاص کر میرے خیال میں) ان مذکورہ کارناموں کے ساتھ) گیارہ

Marfat.com

سال تک یورپی جمہوریت کو پاؤں تلے روندتے رہنا بھی۔ ایسے کام ہیں جو امید غالب ہے کہ آج ان کے کام آویں گے والعلم عندالله۔ (اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں) طیارہ کے تمام سامان میں سے قرآن مجید کا محفوظ رہ جانا اسلام کا زندہ معجزہ ہے والحمدلله علی ذلک

عُجب کی ناپسندیدہ بو

اپنی بری عادت بھی پوری کرلوں آپ کی کتاب ''ارباب علم وکمال'' کے ابتدائیہ سے ابتدائی سطروں بالخصوص ''ان مشاغل میں دس منٹ مطالعہ کے لئے نکال لیتا ہوں'' جیسی عبارات سے عُجب کی ناپسندیدہ بُو اپنی قوتِ شامہ کی خرابی ہے۔ یا خوئے بدگمانی کا اثر جس کو ہضم نہیں کرسکا اور علی رغم الصبر (صبر کے بجائے) اس کا اظہار کردیا۔
واضح رہے یہ کوئی کمال نہیں، کمال اپنے عیوب کو پہچان لینا ہے، نہ کہ دوسروں پر بدگمانی۔ بہر حال من نکردم شما حذر بکنید۔ ایسے چیزوں سے پرہیز رکھنا مفید رہے گا۔

(سابقہ مکتوب کا لاحقہ) ۴ محرم ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۸-۸-۱۸

سفرِ حج پر تبریک ودعا، معذور بھائی کی فکر، بعض مکی بزرگوں سے تعارف اور سفرِ حج میں ممکنہ سہولتیں بہم پہنچانے کا اہتمام

برادر مکرم جناب حقانی صاحب دامت برکاتھم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

خوش می پری بلند وفراموشیت مباد
از حالِ ما کہ خستہ پریم وشکستہ بال

(بہت اونچی اور عمدہ پرواز تو کررہے ہیں مگر ہمارے حال سے بھی فراموش نہ رہیں کہ ہم کمزور

Marfat.com

اور بوٹے بال و پر والے ہیں)

شاید کہ نگاہے کند آں رحمتِ عالم ﷺ

(۱) الحمد للہ وصال (حاضری بیت اللہ و روضہ رسول ﷺ) کی گھڑیاں قریب سے قریب تر ہو رہی ہیں اللہ پاک ایمان و ادب صحت اور عزت سے یہ مقدس سفر سرانجام تک پہنچائے۔ حج مبرور سعی مشکور اور زیارت رسول مقبول ﷺ کو منظور فرمائے آمین۔ ہم سب کو مدرسہ کو اور ملک و عالم اسلام کو کسی وقت بھی نہ بھولیں اور جان دو عالم ﷺ کو بہ حاضری پر ان دور افتادوں کا سلام ضرور پہنچائیں، نہ معلوم قبولیت کا کا وقت کونسا ہے۔

ع شاید کہ نگاہے کند آں رحمت دو عالم ﷺ

مولانا قاضی محمد اکرم کا سفرِ حج

(۲) ہمارے لئے باعثِ صد خوشی و مسرت اور موجب بڑا اطمینان ہے کہ عزیز مکرم قاضی محمد اکرم صاحب سلمہ کو آپ کی رفاقت مل رہی ہے آخری ناامیدی کے بعد رحمت حق نے دستگیری فرمائی اور قاری عبدالرحمن صاحب نے اسلام آباد سے اطلاع دیدی کہ انشاء اللہ 11-6-90 کو قاضی محمد اکرم صاحب کو 12-6-90 کے لئے سیٹ مل جائیگی۔ ماشاء اللہ والحمدللہ .ونعوذ باللہ من الحور بعد الکور (جو چاہا اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم زیادتی کے بعد نقصان سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں) (حضرت مولانا قاضی محمد اکرم صاحب مدظلہ حضرت کے معذور بھائی ہیں انہیں رفاقت کی تکلیف رہتی ہے۔ حسن اتفاق سے صوبائی حکومت کی طرف سے ان کی حج کی منظوری آگئی اور میرا سفر بھی بن رہا تھا۔ مجھے تو حضرت کی خدمت سے محرومی رہی کہ سفر میں یکجائی نصیب نہ ہو سکی۔ موصوف کا حج عذر و عوارض کے باوصف محفوظ، مصؤن اور کامیاب و مبرور رہا۔ (ع،ق،ح)

Marfat.com

مولانا محمد فاضل عثمانی

(۳) حضرت مولانا محمد فاضل عثمانی صاحبؒ احقر کے انتہائی شفیق اور مہربان حرم مکہ مکرمہ میں پچیس سال سے مقیم ہیں۔ صاحبِ نسبت بزرگ اہل اللہ کے مجاز گذشتہ رمضان المبارک سے پہلے ان کا وصال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے صالح اخلاف حضرت کے روحانی توجہات سے مجھ پر مہربان ہیں۔

حضرت مرحوم کے ایک بھائی جناب محمد عادل صاحب طائف میں کسی مکتبہ کے غالباً مدیر ہیں۔ جناب محمد عادل صاحب کا گرامی نامہ آپ کو بھیج رہا ہوں جس سے ان کے اخلاص کا انداز و آپ کر سکیں گے۔ ان کا ایڈریس مکہ مکرمہ زادھا عزاً وشرفا ص.ب مذکور ہے اور فون نمبر بھی۔ میرا عریضہ لفافہ میں وہاں ڈال کر ان کا پتہ لکھ دیں اس میں میں نے آپ کا مختصر تعارف کرایا ہے۔ آپ خود بھی ان سے مل لیں۔ فون پر بھی رابطہ قائم کر لیں اور عزیز محمد اکرم صاحب کو بھی ان سے ملالیں۔ وہ خوش ہوں گے اگر ممکن ہو تو آپ اپنی تصنیفات کا ایک سیٹ بھی ان کو ہدیہ کر دیں۔ جاتے ہی فوراً یہ تکلیف کریں کہ میرا عریضہ وہاں مکہ معظمہ ڈاک کے ذریعہ ان کو بھیج دیں۔

میں نے لفافہ میں جناب محمد عادل صاحب کو خط آپ کی آسانی کے لئے ڈال دیا ہے، میرا خط نکال کر پڑھ لیں۔ لفافہ پر وہاں کا مقامی ٹکٹ لگا دیں یا وہاں کا لفافہ، اس پر پتہ لکھ دیں۔ خیال رکھیں لفافہ خارجہ میں نہ ڈالدیں ورنہ ضائع ہو جاوے گا۔

محتاج دعا ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۲ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰-۶-۶

Marfat.com

توضیح السنن پر تبریک و تحسین اور طالب علمانہ کاوش کا اعتراف

برادر مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب سلمہ و حفظہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!

نئی تصنیف (توضیح السنن اردو شرح آثار السنن) مل گئی۔ ماشاء اللہ اس نے تو مجھ سے آپ کا علمی لوہا بھی منوالیا۔ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ عِلْمِکَ وَعَمَلِکَ۔ (اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں خیر و برکت فرمائے) بہت بہت خوشی ہوئی۔ ذہن، حافظہ، وسعتِ مطالعہ شوق و محنت وغیرہ وغیرہ جن سعادتوں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا۔ شکر ہے کہ وہ حق کے رخ پر استعمال ہو رہی ہیں۔ کتاب کے مندرجات کی تصحیح تو مطالعہ کی محتاج ہے جس کی جلدی میں توقع نہیں۔ لیکن سرسری طور پر جہاں جہاں نظر پڑی خوشی ہوئی اور بعض جگہ استفادہ بھی کیا۔ ایک آدھ جگہ البتہ سمجھنے سے قاصر بھی رہا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ مبارک گردانے آمین۔ حجاز مقدس سے واپسی پر حجاج و عمار کے لئے کچھ لکھنے کا داعیہ ہوا۔ عنوان تو بہر حال تحریکِ عمل کا تعلیمی پروگرام اخ رہا مگر مضمون بہت طویل ہو گیا۔ الحق کے لئے بھیجنے کا ارادہ ہوا۔ (احقر ان دنوں ماہنامہ الحق میں نائب مدیر کے طور پر خدمات پر مامور تھا۔ ع ق ح) استحکام پاکستان کا مضمون تو الحق نے قبول نہیں کیا اگر اس کا عنوان بھی برداشت نہ ہو سکے تو اسے چھوڑ دیا جائے اگر مضمون ناحق نہ ہو۔ اس کے باوجود طوالت کا مسئلہ بہر حال پیچیدہ ہے اور تعلق اس کا ایام حج سے ہے۔
بہر صورت ع حکم آنچہ بفرمائی (حکم تو وہی ہے جو آپ فرماویں)

ناکارہ عبدالکریم غفر لہ و لوالدیہ

۱۔۵۔۱۹۹۴

Marfat.com

توضیح پر تنقیح و توشیح

برادر مکرم جناب مولانا حقانی صاحب سلمہ و حفظہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!

کل کافی انتظار کے بعد آپ کا خط ملا۔ بیماری کا علم حافظ مولوی عبدالقیوم صاحب کلاچوی سے ہو گیا تھا لیکن معمولی دنبل کا سن لیا تھا۔ اب تو (توضیح السنن کے مطالعہ سے متاثر ہو کر) آپ کی صحت قیمتی معلوم ہونے لگی ہے فکر ہے۔ اللہ کریم تکمیل صحت کی اطلاع باعثِ مسرت بنا دیں۔ مضمون چونکہ حج سے متعلق تھا بر وقت اس کی طباعت مقدر نہ ہوگی ماشاء اللہ شامتِ اعمال کا نتیجہ ہی اسے کہہ سکتا ہوں۔

ع ورنہ یار ماحاشا کہ رسم جور و طریق ستم نداشت

(ورنہ ہمارے دوست کو جور و ستم کی ہرگز عادت نہیں) توضیح السنن سے تو اپنی دلچسپی آپ کی فرمائش کے بغیر ہو گئی تھی لیکن رقیبِ فرصت سے دامن چھڑانا میرے جیسے ضعیف الہمت بوڑھے کا کام نہیں ہے۔ ویسے تنقیح اور توشیح کے نام سے دو دو چار چار سطریں لکھ بھی چکا ہوں۔

مگر ع ایں سعادت بزور بازو نیست

شامی، حصۂ عبادات کا مطالعہ

عزیز مولوی حافظ حزب اللہ صاحب ملتے ہوں گے انہوں نے مطالعہ کے لئے کتابوں کا مشورہ لینا چاہا۔ بعد میں خیال آیا کہ شامی بابت عبادات کا کہنا شاید بھول گیا بہت اچھی کتاب ہے اور دلچسپی کی۔ ملاقات پر یاد آجائے تو سلام مسنونہ کے بعد ان کو یہ پیغام دیدیں۔ یہ معلوم نہیں کہ مجھے خوش کرنے کے لئے مشورہ لیا یا واقعی انہیں شوقِ مطالعہ بھی ہے اگر دوسری صورت ہے تو بہت خوشی کی بات ہے نیا مولوی ذہین اور کتب مسائل کے دیکھنے کا

Marfat.com

شوق شاید اس کے والد صاحب کی کرامت ہو۔ والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۔۵۔۱۹۹۴

توضیح السنن سے شغف اور قلبی تعلق ومحبت

برادر مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب سلمہ وحفظہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا اخلاص نامہ مل چکا تھا۔ توضیح السنن پر بہت ہی تھوڑی مقدار میں کچھ لکھنے کے بعد اس کے مطالعہ سے محظوظ ہونے کی فرصت بھی نہ پا سکا۔ جس دن آپ کو اطلاع کی، نظر لگ گئی۔ شدتِ گرمی اور بے حد مصروفیت، جسمانی اور دماغی ضعف کے علاوہ روحانی اور ایمانی کمی، بے ہمتی سبھی سدِ راہ ہیں۔ بغیر افسوس کے اور کیا کہہ سکتا ہوں۔

حج اور عمرہ پر مضمون چھپنے کی ضرورت سانحۂ منیٰ نے اور بھی واضح کر دی۔ حضرت مدیر محترم مدظلہ نے جس احتمالی رکاوٹ کا ذکر کیا ہے ممکن ہے وہ حقیقی سبب ہو۔ ویسے حقیقت یہ ہے کہ یہ مضمون صرف الحق ہی کو بھیجا گیا تھا۔ مَاشَاءَ اللّٰهُ والْخَيْرُ فِيماصنع اللّٰهُ تعالی) (جو کچھ اللہ چاہتا ہے (وہی ہوتا ہے) اور اللہ کے کاموں میں خیر ہی ہے)

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں اور حقانیہ میں سکون واطمینان ہو۔ یہاں بعض حالات کے علی الرغم بعض وجوہات باعثِ مسرت اور مزید سکون واطمینان ہیں ونعُوذُباللّٰه مِنَ الحوْرِ بعْد الْكوْرِ (اور ہم زیادۃ کے بعد نقصان سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں) شدت گرمی بے حد مصروفیت اور دراصل اپنی ناکارگی اور بے ہمتی کے باعث آپ کو خط بھی نہ لکھ سکا۔ دعا کا محتاج ہوں۔

Marfat.com

حسنِ خاتمہ کے ساتھ حل مشکلات کی دعا بھی چاہتا ہوں۔ والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۳محرم۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴۔۶۔۱۳

مبہم نہیں واضح اسلام

برادر مکرم ومحترم جناب حقانی صاحب سلمہ وحفظہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند سوالات اور ان کے جوابات کے عنوان سے جو مضمون لکھا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں غیر متوقع طور پر آپ کا اخلاص نامہ ملا۔ مضمون کے جس حصہ کو آپ نے پسند فرمایا وہ ذیلی بات تھی۔

اصلِ مقصد

خدا کرے آپ جیسے اہم حضرات کبھی اصل مقصد کو بھی بنظرِ استحسان دیکھ لیں تو دلی مسرت حاصل ہو۔ یعنی واضح اسلام کے لئے ذی اثر ورسوخ حضرات اپنا اثر ورسوخ اور اپنی اجتماعی قوت استعمال کرنے لگیں۔ کیا چالیس سالہ تجربہ اس کے لئے کافی نہیں ہے کہ مبہم اسلام کے نعرہ میں ہر کہ ومہ شریک ہو کر اپنا الو سیدھا کر لیتا ہے؟ آپ کے پلڑے میں دو چار سیٹیں آجاتی ہیں اور ان کو آپ سینکڑوں سیٹوں کا مالک بنا دیتے ہیں فَاصْدَعْ بِمَا تُؤمَرُ (جو تجھے حکم کیا جاتا ہے اسے کھل کر بیان کر دیں) پر کیا نصف صدی کے بعد بھی عمل کرنے کا وقت نہیں آیا؟ مطالبہ یہ ہے اور سب سے ہے کہ جب بطانة من دون الله کے حرام ہونے پر سب کا اتفاق ہے لقولہ تعالیٰ لاتتخذوا بطانة من دونکم (کہ غیر مسلموں کو اپنا بھیدی نہ

Marfat.com

بناؤ) تو اب اس کی موجودگی پر آواز کیوں نہیں اٹھائی جاتی؟

با اختیار مقنّنہ میں غیر مسلم شریک نہ کیئے جائیں

کہ با اختیار مقنّنہ میں کوئی بھی غیر مسلم شریک نہ کیا جائے گا۔ اب تو افغانستان جیسے اسلامی ملک کے ہائیکورٹ نے بھی یہی فیصلہ دیدیا جس نے اسلام کی خاطر پندرہ لاکھ شہید بارگاہِ الٰہی میں پیش کردیے اور جو پندرہ سال تک حقیقی جہاد میں مصروف رہا کہ حکومت کے سلسلہ میں ارباب حل وعقد فیصلہ کریں کہ اسے مزید مہلت ملنی چاہئے کہ نہیں۔ یعنی متقین اور فجار مسلمین اور مجرمین کی یکسانیت کو تسلیم کرنے کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔

حجرہ کی بات ایوانوں میں گونجنے لگی

ٹھیک ہے امریکی پٹھو اس کو تسلیم نہیں کر رہے۔ لیکن بات جو حجرہ سے نکلی اب ایوانوں میں بھی گونجنے لگی ہے۔ والامر بیدا للہ ۔تعجب یہ ہے کہ اسلام کو جاننے اور ماننے والے بھی اس پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر کوئی بزرگ صحیح تجزیہ کر کے لسانیت اور لفاظیت کے زور سے نہیں حقائق اور دلائل شرعیہ سے یہ سمجھادیں کہ یہ مجذوب کی بڑ ہے حقیقت نہیں ہے تو یہ ناکارہ ان سطور بے معنی کو یقیناً ترک کردے گا۔ ایسے مضمون کے اس حصہ کے کئی اور مثالیں ہیں اور جب تک سیاست مغلوب اور تربیت غالب تھی ان میں ایسی ہی کامیابی ہوتی رہی اگر ضرورت سمجھ میں آگئی تو احقر خود ہی اس کی تفصیل لکھنے کی کوشش کرے گا۔

والسلام

محتاج دعا ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۷ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ/۹۴-۷-۸

Marfat.com

مغربی جمہوریت سے نفاذ شریعت ممکن نہیں

برادر مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج ہی اخلاص نامہ موصول ہوا۔ آپ نے کہا ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو دوسرے سوال کا جواب الحق میں شائع کر دیا جاوے۔ میرا شبہ یہ ہے کہ شاید آپ تیسرے سوال کے جواب کی اجازت لینا چاہتے ہیں اگر دوسرے سوال کا جواب الحق جیسے اہم رسالہ میں آسکتا ہے تو مجھے اس کے سوا کیا چاہئیے۔ مضمون کی اگرچہ چند کاپیاں فوٹو سٹیٹ کر لی گئی تھیں لیکن آج تک کسی کو بھی نہیں بھیجی گئیں۔ ادھر یہ بھی سوچتا ہوں کہ تیسرے سوال کا جواب جو کہ من اولہ الی آخرہ (شروع سے آخر تک) معہودین ہی کے حق میں پڑتا ہے تو اجازت کا کیوں سوال پیدا ہوتا۔ بہرحال اگر واقعی دوسرے سوال کے جواب کی اشاعت ممکن ہے تو مجھے یقیناً خوشی ہوگی۔

داروئے تلخ

دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر آپ کو اس سے اتفاق ہے کہ مغربی جمہوریت سے اسلام نہیں آسکتا تو وہ طریقہ سیاست اور لائحہ عمل جو شریعت کے مطابق ہو اور جو اسلامی انقلاب کا ذریعہ ہو، کیا ہوگا؟ اس کا جواب ہے جو تقریباً چھ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اسی جواب میں وہ سب کچھ ہے جس کو آپ نے بھی لکھا ہے کہ داروئے تلخ ہے نہ کوئی سنے گا اور نہ مانے گا۔ اس میں مولانا آزاد اور سید صاحب کا حوالہ بھی ہے اور اسی میں وفاق سے متعلق آپ بیتی بھی۔

بہرحال اس کی اشاعت پر تو آپ مٹھائی کے مستحق ٹھہریں گے اور کیا عرض کروں۔ حقیقت حال سے بہ عجلت ممکنہ مطلع فرماویں۔ گرامی نامہ کے مزید مندرجات پر

Marfat.com

ایسی جلدی میں کیا عرض کروں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق مزید سے موفق گردانے۔ الحمد للہ جوانی اور شباب کی نشو عبادۃ اللہ میں ہو رہی ہے۔ فهنيئاً لكم ثم هنيئاً (بار بار مبارک ہو) جواب جلد آئے تاکہ اگر دوسرے سوال کا مفصل جواب الحق میں آئے تو ہم دوسروں کو نہ بھیجیں صرف تیسرے سوال کے جواب کی اشاعت جب تک پس منظر اور پیش منظر معلوم نہ ہو۔ اس کا فائدہ سمجھ میں نہیں آ رہا۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۶ صفر ۱۴۱۵ء/ ۱۶۔۷۔۹۴

تدریس سے قبل اہتمامِ مطالعہ کی تاکید

برادرم جناب مولانا حقانی صاحب سلمہ ربہ — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اخلاص نامہ ملا۔ جلالین شریف (جب احقر کو جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں جلالین شریف کی تدریس کا موقع ملا۔ ع ق ح) کے متعلق اس عام مشورہ کے بغیر کیا لکھوں کہ جو کتاب بھی پڑھائیں مطالعہ کرکے پڑھائیں۔ چاہے صرف موجودہ کتاب کا حاشیہ دیکھ لیں۔ الا یہ کہ کوئی خاص مسئلہ جو کہ بغیر شرح کسی دوسری کتاب دیکھے تسلی نہ ہو سکے۔ آپ پر میری اس بات کا شاید اثر نہ ہو اس لئے کہ میں اس پر عمل نہیں کر سکا اور اس کے ثمرات سے محروم رہا۔

شیخ الہندؒ کی حضرت مدنیؒ کو وصیّت

البتہ سنا یہ ہے کہ حضرت شیخ الہندؒ نے حضرت مدنیؒ کو یہی وصیت فرمائی تھی اور [illegible]

Marfat.com

والوں نے دیکھا کہ بہ کرّات ومرّات (بارہا اور کئی دفعہ) بخاری شریف پڑھانے کے باوجود روزانہ سرسری سہی مقام درس پر نظر ڈال لیتے تھے۔ اداءً لحق امر الشیخ قدس سرہ (اپنے استاذ شیخ الہندؒ کے حکم کی بجا آوری کے لئے) رہی کسی علمی مضمون پر کوئی رائے لکھنا حقیقۃً اس کا اہل نہیں ہوں اور اس وقت تو شدت گرمی کے ساتھ بارشوں کی کثرت دل ودماغ کو ایک حد تک ہر وقت اپنی گرفت میں رکھے ہوئے ہیں۔ اس پر کچھ ذاتی پریشانیوں نے بھی گھیر رکھا ہے۔ دل کی شہادت ہے کہ اس سے اس نا کارہ کی اصلاح حال مقصود ہے۔

منامی انگیخت وبشارت

بہر حال کچھ مزید لکھنے سے معذور ہوں۔ ہاں آپ کے رسالہ کے لئے مطلوبہ مضمون کو شروع کیا ہے اور شروع کے دن ایک ایسا خوش کن خواب نظر آیا جو اپنی زندگی میں اپنی مثال آپ تھا والحمدلله۔ (ہم فقیر طالب علموں سے تعلق خاطر ہماری طالب علمانہ کاوشوں کے وجود واستحکام کے لئے نیک فال ہے۔ ع۔ق۔ح) عزیزہ (حضرت کی دختر نیک اختر جن کی شادی کوٹ خدک کے مولانا محمد حنیف سے ہوئی تھی) کوٹ خدک والی کافی روز سے زیادہ بیمار ہیں۔ یہ پریشانی بھی بہت زیادہ ہے۔ حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ کا خط بنام بھائی قاضی عبداللطیف صاحب جو آیا ہے وہ بہت عجیب وغریب ہے اور حقیقت نما بھی۔

والسلام

عبدالکریم غفرله ولوالدیه

۱۹ صفر ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴۔۷۔۲۸

Marfat.com

فریاد ہے اے کشتئ ملت کے نگہبان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!

برادر مکرم حقانی صاحب سلمہ ربہ

تحریک کے سالِ سوم کے آغاز پر ہفتہ میں دو دن تعلیمی پروگرام بنالیا گیا تھا۔ آپ کو یہ معلوم ہوکر بہت خوشی ہوگی کہ الحمدللہ وہ فوق التوقع کامیاب رہا دس ماہ میں الحمدللہ کوئی ناغہ نہیں ہوا، عجز اور کسل دونوں سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ **15-11-1993** کو شروع ہوا اور **7-9-1994** تک اکہتر (۷۱) درس ہوئے۔ لکھا ہوا درس ان کو سنایا جاتا تھا اراکین اس کے بعد اس کو دو، دو کی ٹولیوں میں دہراتے تھے اور حاضری کے دستخط بھی کیا کرتے تھے اور اگلے ہفتہ سے پہلے ان کو اپنے رجسٹروں میں لکھ لیا کرتے تھے۔

ہر انگریزی ماہ کے پہلے جمعہ کو ماہانہ اجتماع ہوتا تھا۔ گذشتہ جمعہ علماء کنونشن ڈیرہ کی وجہ سے اعلان کیا گیا تھا کہ اس دفعہ دوسرے جمعہ کو یہ اجتماع ہوگا۔ ابتداء ربیع الاول سے ہوئی تھی اس لئے کل تین سال پورے ہوگئے والحمدلله علی التوفیق ونستغفره علی التقصیر۔ (اللہ تعالیٰ کی اس کار خیر کی توفیق پر حمد وثنا اور اس میں کوتاہی اور سستی ہوجانے پر معافی چاہتے ہیں)

اس سال تین نئے پروگرام یہ طے ہوئے (۱) یہ پیغام جو آپ کو روانہ ہے، اراکین میں تقسیم ہوا اور مناسب تعداد میں چھاپنے کی منظوری بھی تاکہ ملک میں علماء اور دینی جرائد کو بھیجا جائے۔

(۲) فی الحال دس اراکین نے پیشکش کی کہ وہ یہ دروس شہر اور بیرونِ شہر ڈیرہ ٹانک سنانے کے لئے ہر ہفتہ دو دن قربانی دیں گے اور ہر درس کی مکمل رپورٹ پیش کرینگے۔ دو ماہ تک یہ کام انشاءاللہ جاری رکھیں گے۔

(۳) اس کے بعد انشاءاللہ متفقہ علماء کنونشن ہوگا اور حسبِ حالات مظاہرہ کی بھی تجویز ہوگی

Marfat.com

اور ان چیزوں کا مطالبہ کتبوں کے ذریعے بھی ہوگا۔آپ سے دعاؤں اور اخلاقی اور ممکن ہو تو اشاعتی تعاون کی استدعا ہےاور دینی جماعتوں سے جو درخواست ہےاس پر اپنی ذاتی رائے سے مطلع کریں۔اصلاح اور ترمیم کی بھی کھلی اجازت ہے۔

ملکی بحران

ملک اس وقت جس بحران سے گزر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے،سب کونظر آرہا ہے کہ نہ کسی کی جان محفوظ ہے نہ مال، نہ آل اولاد محفوظ ہے اور نہ ہی عزت وآبرو، فحاشی عریانی اور بے حیائی کا دور دورہ ہے ،جھوٹ بولنے اور لوٹ کھسوٹ کرنے سے کوئی شرماتا نہیں، دھوکہ دینے اور فریب کاری پر فخر کیا جاتا ہے، کفر ناچ رہا ہےاور واضح طور پر اسلامی احکام کو بیان کرنے سے عوام تو کیا علماء، مشائخ اور قائدین اسلام تک شرمانے لگے ہیں۔

پاک کشتی بھنور میں

غرض نہ دین محفوظ ہے نہ دنیا، اسلامی نظام کا خواب پریشان ہونے لگا ہے اور پاک کشتی (پاکستان) بھنور میں ہچکولے کھارہی ہے۔ ہر دردمند مسلمان کا دل تڑپ تڑپ کر کہہ رہا ہے۔

فریاد ہے ای کشتیٔ امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

ایسا کیوں؟ صرف اور صرف اس لئے کہ خدا ناراض ہے، خدا روٹھ گیا ہے کیونکہ اس کا قرآن اور اس کے محبوب ؐ کی سنت اور فرمان زیردست ہیں اور خاکی زاد انسانوں کی اسمبلی کا حکم اور فیصلہ بالادست ہے پاک ملک کی بااختیار مقننہ جس کا فرض احکام خداوندی اور قوانین

Marfat.com

ِسلامیہ شریعت محمدیہ ﷺ کا نفاذ ہے۔اس میں ہندو، سکھ، قادیانی، عیسائی اور یہودیوں
لک شریک ہو سکتے ہیں۔شرم کی بات ہے کہ روس کی اسمبلی میں تو امپیریل ازم پر یقین والا
ریک نہ ہو سکے اور امریکہ کی ریاستوں کی حکمران پارٹی میں کمیونزم کا وفادار نہ بیٹھ سکے مگر
مدائی حکومت کی قوت نافذہ میں ہرایرہ غیرہ نتھو خیرا باضابطہ ممبر بن سکے۔

ع تفو برتو ای چرخ گرداں تفو (افسوس تجھ پر اے پھرنے والے آسمان صد افسوس)

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

اور ربِ رحیم وکریم اس لئے ناراض ہے کہ ملک کی غالب اکثریت نے اپنے
ختیار اور مرضی سے پنج بناء اسلام تک کو چھوڑ رکھا ہے۔محرمات اور بدترین برائیاں
رسرِ بازار کی جارہی ہیں جنہیں دیکھ کر بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ

ع یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

ن حالات میں تحریک عمل برائے نفاذِ شریعت اسلامیہ کا مطالبہ ہے۔

مسلمانوں سے مطالبات

(الف) ہر سنی مسلمان سے کہ خدارا کم ازکم پنج بناء اسلام کی پوری پوری پابندی کا آج ہی
سے پختہ ارادہ کر لیجئے اور جھوٹ فریب، رشوت، چوری، بدکاری، ظلم وستم، شوقیہ تصویر کشی، سود
خوری، جوا، لاٹری، نشہ آور چیزوں کے استعمال وغیرہ وغیرہ سے آج ہی ایک سچے مسلمان کی
طرح توبہ کر لیجئے اور کم ازکم اسلام کی بنیادی اور ابتدائی تعلیم کے لئے ہفتہ میں کم ازکم [illegible]
لگاتے رہئے۔

(ب) اور دینی جماعتوں سے درخواست ہے کہ خدارا واضح اسلام سے مطالبہ پر [illegible]
جایئے آپس میں الجھنے کے بجائے۔

Marfat.com

(۱) قرآن وسنت کی بالادستی کو یقینی بنانے کے لئے آئین کے ان دفعات کے خلاف جہاد شروع کردیجئے جن کو بہانہ جو طبائع قرآن وسنت کی بالادستی سے مزاحم سمجھتے ہیں۔

(۲) پاک اسمبلی کی بااختیار اسمبلی (مقننہ) کو غیر مسلموں سے پاک کرنے کی جنگ لڑیئے۔

(۳) ملک میں جو فرقے بھی قادیانیوں کی طرح کسی بھی اسلام کے بنیادی عقیدہ کے منکر ہوں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی مہم چلایئے تاکہ ان مار آستین منافقین کے زہر سے پاک اسمبلیاں (پاکستان کی اسمبلیاں) محفوظ ہوں۔

(۴) سروں کو گننے کے بجائے سروں کو تولنے کا شریفانہ طریقہ انتخاب منوایئے تاکہ ملک سرمایہ کاروں کے چنگل سے نکل سکے۔ اور کوئی غریب یا کم از کم متوسط طبقہ کا فرد بھی قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کا امیدوار بن سکے اور ملک سے ہارس ٹریڈنگ کے لعنت ختم ہو۔ ضرورت ہے کہ ہر شہر اور بستی سے دعوت عمل کی یہ آواز اُٹھے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا غصہ وغضب ٹھنڈا ہو۔ رحمت الٰہی متوجہ ہو، ملک بچ جائے اور اسلامی نظام کا خواب سچا ثابت ہو۔

واللہ غفور رحیم۔ والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۳ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴-۹-۱۰

جہاد بالسیف سے قبل صحتِ عقائد ضروری ہے،

دروس میں تصحیح عقائد کی تاکید

برادر مکرم ومحترم جناب مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب سلمہ وعافاہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

Marfat.com

یہ سطور لکھنے کا سبب یہ بنا کہ ابھی ابھی اتفاقاً ''نداء الخیر'' کراچی ص ۲۹، مولانا
ہمیؒ کے مضمون میں یہ الفاظ نظر سے گزرے۔

''انہوں نے جہاد بالسیف عملاً شروع کرنے سے پہلے
صحتِ عقائد پر بہت زور دیا، یہی مشن سید احمد شہیدؒ اور شاہ
اسماعیل شہیدؒ کے مجاہدین اور سرفروشوں کا تھا اور یہی موقف
حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کا''

دیکھ کر مجھ کو اتنی خوشی ہوئی کہ الفاظ میں اس کا بیان کرنا میرے بس کی بات نہیں۔ اور یہ اس لئے کہ تحریک عمل کے تعلیمی پروگرام کے ابتدائی دروس میں تصحیح عقائد پر تنا زور دیا گیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے اس کو ضرور بالضرور غور سے پڑھ لیجئے۔ فالحمد علی ھذا لتوارد (ان بزرگان دین کے ساتھ اس موافقت پر اللہ کی حمد وثناء کرتا ہوں)

ع بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

آج صحابہ کرام علیہم الرضوان کی حق تلفی کے باعث لوگ عقیدۃً اور بعض عملاً اپنا ایمان خراب کررہے ہیں اس لئے ان دروس میں ان ایمان بازوں کے خلاف اور اپنی عموماً ہر تقریر میں یہی زور دیتا رہتا ہوں تقبل اللہ عنا (کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمالیں)

دروس کی اشاعت پر خوشی

دروس کے سلسلہ میں آپ کی پرزور پیشکش (ترتیب واشاعت) کو من حیث لایحتسب (وہم وخیال سے بالا) کیونکہ اتفاقیہ بات تھی) سمجھتے ہوئے بہت خوشی ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ عُجب سے محفوظ رکھے چونکہ اس پر نظر ثانی نہیں ہوئی۔ اس لئے آپ سے پرزور درخواست ہے اور یہ قبول نہ ہو تو آپ کو تاکیدی حکم ہے کہ اس کو ضرور غور سے پڑھیں اور جہاں بھی

Marfat.com

ضروری سمجھیں تصحیح کر دیں۔اور اگر تردد ہو تو مجھے لکھ دیں تاکیداً کید ہے۔

چرا کارے کند عاقل

اس کا افتتاحیہ بھی آپ کو لکھنا ہوگا۔مگر مبالغہ نہ کریں دل کی بات لکھیں۔کہیں پھر استدراک کی ضرورت نہ پڑے (احقر مرتب نے مفاہیم نامی ایک کتاب پر ''ماہنامہ الحق'' میں تبصرہ کیا تھا پھر بعد میں اس کی غلطیاں معلوم ہوئیں۔تو رجوع کر لیا تھا اور استدراک کے عنوان سے رجوع کا اعلان بھی کیا تھا ادھر اشارہ ہے۔ع۔ق۔ح)

ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

(عقلمند کیوں ایسا کام کرے کہ پھر اس پر پشیمانی ہو)

عجلت پسندی

ماہنامہ الخیر کے تبصرہ سے یہ فائدہ تو ہوا کہ چند دنوں کے لئے آپ حضرات کی عجلت پسندی کو بریک لگ جائے گی۔ فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ (دانا، عقلمند کا کام حکمت اور دانائی سے خالی نہیں ہوتا) بقیہ دروس انشاءاللہ جلد تر بھیجنے کی کوشش کروں گا۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۴ج ۱۴۱۵ھ/۹۴-۱۰-۲۰

دروس تحریک عمل برائے نفاذِ شریعتِ اسلامیہ کی ترتیب وہدایات

(احقر نے اپنے زمانۂ حقانیہ میں حضرت کے دروس کو کتابی شکل دیکر وہیں اپنے

Marfat.com

قائم کردہ ادارے ''ادارۃ العلم والتحقیق'' سے بنام ''اسلام کی بنیادی تعلیمات'' چھپوا دیے تھے۔ ذیل کا مکتوب گرامی انہی دروس کی کتابت، ترتیب واشاعت سے متعلق ہے جو ہمارے لئے باعث افتخار واستناد اور آخرت میں نجات کا وسیلہ اسلئے بھی ہے کہ حضرت کے قلب مبارک کی بھرپور توجہات متوجہ ہیں۔ ع۔ق۔ح)

برادر مکرم جناب مولوی عبدالقیوم حقانی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

دروس کی اشاعت سے آپ کی روز افزوں دلچسپی دیکھ کر میرا خیال ہے کہ میں نے غلط نہیں کہا کہ مصرّف القلوب نے اس طرف آپ کا دل پھیر دیا ولو کرہ الکافرون (اگرچہ اس کے مخالف اس کو ناپسند بھی کریں)

تصحیح کتابت کے لئے عزم سفر

مضمون حج وعمرہ کی غلطیوں سے پہلے حج وعمرہ کے فضائل لکھنے کے سلسلہ میں آپ کا مشورہ یقیناً صائب ہے لیکن ایک تو میری صحت آج کل مستقل طور پر ناساز رہنے لگی ہے۔ چاہتا تھا کہ دروس کی کتابت ہونے کے بعد میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں دو ایک دن ٹھہر کر خود تصحیح کرتا۔ ایک تو تجربہ سے کسی اور کی تصحیح پر اعتماد نہیں رہا۔ خیال تھا اگر ممکن ہوا مولوی محمد زمان صاحب کو رفیق سفر بنا کر آجاتا، لیکن اب صحت کا اعتبار نہیں رہا۔ بہرحال آپ کا مشورہ تسلیم کرتے ہوئے حج وعمرہ کی غلطیوں سے پہلے کے لئے مضمون تو بھیج رہا ہوں لیکن نیا نہیں اس سے پہلے کا ہے۔ فضائل کا نعم البدل ہے۔ جس میں ضروری ہدایات ہیں۔ اس سے ایک درس تو نہیں ایک سے زیادہ بنالیں، تاریخ اور لفظ درس تو ویسے بھی نہیں جہاں کہیں دیں کوئی بھی درس کھپ سکتا ہے۔

(۲) میں نے ابتدائیہ کے طور پر ماہانہ اجتماع میں جو تحریر یہاں سنائی تھی اور بجائے رکن

Marfat.com

بننے کے مبلّغ بننے کی جس میں اپیل کی تھی اور جس پر ڈیرہ، ٹانک، کوہاٹ اور کرک میں اور لونی میں کام شروع بھی ہوگیا والحمدللہ۔ اس پر آپ نے کچھ نہیں کہا کہ اسے ابتدائیہ بنانے کے متعلق کیا خیال ہے۔

(۳) میں نے یہ بھی کہا تھا کہ ''بیڑا یہ تباہی کے قریب'' والا مضمون جو الحق میں آگیا ہے۔ وہ بھی دروس میں آجانا چاہیئے۔

کتابت کے فنی مباحث کے بعض استفسارات

(۴) دراصل میں نے آپ کو اضافہ، حذف اور ترمیم کا حق جو دیدیا ہے اس پر پشیمانی تو ہرگز نہیں لیکن یہ بہر صورت چاہتا ہوں کہ کوئی درس ''کلیۃً'' تو محذوف نہ ہو، نہ اس کے ایسے جملے حذف ہوں جو تحریک عمل کا اصل مقصد ہیں یا تحریک کے تعارف میں ممد ہیں۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تصحیح میں صرف کا، کی وغیرہ برداشت ہوں گی ورنہ صفحہ کا تیاپانچا ہوجائے گا۔ گزارش یہ ہے کہ اگر کسی جگہ سطر آدھ بڑھانے کی ضرورت ہوگی تو کیا حاشیہ پر اس کو لکھوا دینے سے بھی یہ محظور لازم آئے گا؟

وہاں حاضری میں ناسازی صحت کے علاوہ آپ کی چوری ظاہر ہونا بھی ایک رکاوٹ معلوم ہونے لگی۔ پھر یہ بھی نہ سمجھ سکا کہ جب احباب اسلام آباد کے ہاں سے اس کا تذکرہ ہو چکا تو کیا۔ نہاں کئے ماند آں رازے کزو سازند محفلھا (ایسے راز کب چھپ سکتے ہیں جو مجلس میں بیان ہو جائیں) کا مصرعہ صحیح نہیں رہا؟

مسودہ کے تقریباً چار نمبر جو آپ نے ارسال کیے تھے اس میں حضرت تھانویؒ کی عبارت وصول الافکار سے کئی سطروں کی کتابتی غلطی تھی جو اصل سے ماخوذ تھی اب اگر اسے ٹھیک نہ کیا جائے تو اصل مسئلہ ہی غتر بود ہو جائے گا۔ اب انہوں نے کیا ہوگا۔ صفحہ ٹھیک رہے یا

Marfat.com

مسئلہ؟۔ دراصل میری طبیعت مستقل ناساز رہنے لگی ہے اس پر مختلف مصروفیات کالازمہ ہے، ڈیرہ میں شیعہ سنی فساد بھی مستقل پریشانی ہے۔ اس لئے اہم اور غیر اہم باتوں کے کہنے میں کوئی ترتیب نہ رہی۔ بہرحال تصحیح میں خود کروں گا۔

نیا مضمون حج وعمرہ سے متعلق بھیج رہا ہوں اس کو صاف کر کے بار بار پڑھا۔ طبیعت میں خوب بسط پیدا ہوا اور عجیب بظاہر بہت اچھے خواب آنے لگے۔ دو مضمون اور موجود ہیں صاف کرنے ہیں۔ ضخامت کا اندازہ آپ کو ہے نہ معلوم اس میں کتنے کی گنجائش ہے۔ اہل بدعت ومتشددین اور تقلید کے دشمنوں کے خلاف کوئی مضمون نہیں آیا قلق ہے۔

بہرحال معروضات کو غور سے پڑھیں اور جواب میں وضاحت فرماویں۔

نجم المدارس کا سالانہ اجتماع، دروس کی اشاعت کی فکر اور مشاجرات صحابہ پر تحریر

برادر مکرم جناب مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

نجم المدارس کے سالانہ اجتماع کے دو سالہ التواء کے بعد بتوکل علی اللہ سالانہ اجتماع رکھ دیا گیا ہے۔ **24-12-1994** بروز ہفتہ کی تاریخ جناب مولانا محمد اعظم طارق صاحب سلمہ سے لے لی گئی ہے۔ آپ سے بھی تشریف آوری کی درخواست ہے۔ ہفتہ کی صبح تک تشریف لے آئیں تو ہم کو اطمینان ہوگا۔ ویسے پہلا اجلاس نماز ظہر کے متصل شروع ہوگا

مولانا عبدالغفور صاحب حقانی سے بھی رابطہ کرنے کا خیال ہے اور مولوی احمد جان صاحب سے بھی۔ امید ہے آپ بہمہ مصروفیات تشریف لے آنے کو مقدم رکھیں گے۔ کل

Marfat.com

پرسوں آپ کو کتاب سے متعلق خط روانہ کیا ہے انشاء اللہ مل گیا ہوگا۔ مسودہ جو آپ ساتھ لے آسکیں تو لے آئیں ایسے مختلف مشورے بھی تو ہو جائیں گے۔ ایک صاحب کا ارادہ بتلایا گیا کہ کتاب آجانے کے بعد وہ اس کا پشتو ترجمہ کی اجازت مانگیں گے۔ ماشاء اللہ۔ یہ آپ کے اخلاص کے اثرات معلوم ہوتے ہیں بحمد اللہ۔ آج مفتی غلام الرحمٰن صاحب کو ماہنامہ العصر کے لئے ان دروس کا ۵۲واں درس مشاجرات صحابہؓ کا ورق بھیجنے کا خیال ہے۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۹ ج ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴-۱۲-۴

فکرِ آخرت، مفاہیم پر اظہار رائے

سارا جگ پرایا غم کس کو سناؤں

برادر مکرم سلمک اللہ و عافاک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کل مسودہ (اسلام کی بنیادی تعلیمات) کے دو اجزاء کی رجسٹری ملی۔ اولاً حضرت حق جلّ مجدہ مصرف القلوب کا شکر ہے۔ ثانیاً آپ کی دلچسپی پر ربّ کریم کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ شاید عمر کے اس آخری حصہ میں کوئی خیر باقی رہ جائے۔ اُدھر کا معاملہ بہت ہی ڈانواڈول معلوم ہوتا ہے۔

امید و بیم

ارباب خیر کی عنایتوں سے بعض اوقات بڑی امید بندھتی ہے۔ پھر غنی حمید کی غنا

Marfat.com

سے بہت ڈر لگتا ہے۔ کیا عجب یہی بیم و رجاء ذریعۂ نجات ثابت ہو جاوے۔ مسودہ کے اجزاء فوٹو کرانے عزیزم مولوی حافظ محمد نسیم صاحب سلمہ بازار گیا ہوا ہے خدا کرے حسب دلخواہ کرا سکے۔ فوٹو ہو گیا اور بہت پسندیدہ۔ کاتب کا یہاں آ جانا سبحان اللہ نعمت غیر مترقبہ ہے آپ کا ہونا تو غنیمت باردہ اور نور علی نور کا مصداق ہو گیا۔

کراچی کے ماہنامہ الہادی بابت رجب نے ''فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہبان'' کا مضمون آپ کے ادارتی نوٹ کے ساتھ دے دیا ہے۔ فلاندری اشر ارید بنا ام اراد بنا ربنا رشداً (ہم نہیں جانتے کہ ہمارے رب نے ہمارے ساتھ شر و فساد کا ارادہ کیا یا پھر خیر و ہدایت کا) ونعوذ باللہ من شرور انفسنا (اور ہم اپنے نفوس کے شر سے پناہ چاہتے ہیں) جلسہ پر آپ کی انتظار رہے گی۔ اشتہار ارسال خدمت ہے۔

دو چار کتب مصنفہ حسب طلب باوا صاحب (الحاج ابراہیم یوسف باوا لندن) آپ کو بھیج رہا ہوں معلوم نہیں کس طرح آپ بھیج دیں گے۔ ڈاک خرچ تو کافی ہوگا مگر انہوں نے کہا ہے کہ حقانی صاحب کو بھیج دیں وہ پہنچا دیں گے۔ ایک بھنک کان میں پڑی تھی کہ آپ خود بھی لندن جا رہے ہیں۔ کچھ ماحضر لکھ دیا ناپسند نہ ہو تو بھیج دیں ورنہ حک و اضافہ کا حق تو آپ کو دے چکا ہوں۔

ماہنامہ ''الاسلام'' لندن پر ابھی تک تو کچھ ذہن میں نہیں آیا۔ ناکارہ ہونے کے ساتھ ساتھ مصروف بھی زیادہ ہوں۔ کچھ نہ کچھ پریشانی بھی ہو ہی جاتی ہے اگر چہ رحم و کرم کا فیضان زیادہ ہے۔ موسم کا زیادہ ٹھنڈا ہونا بھی طبیعت کے خلاف ہے۔ (ماہنامہ ''الاسلام'' الحاج ابراہیم یوسف باوا لندن سے چھاپتے تھے۔ احقر کو نائب مدیر بنا دیا تھا۔ ہم لوگ یہاں سے چھاپ کر انہیں لندن بھیج دیا کرتے تھے اس کے بارے میں حضرت سے رائے طلب کی تھی)

Marfat.com

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ کی رائے کا احترام

حضرت قاضی صاحب مدظلہ (شیخنا المکرّم حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ) کے گرامی نامہ کی زیارت یوں بھی باعث برکت ہے۔ پھر خاص طور پر مفاہیم کے سلسلہ میں حضرت کی رائے سے بہت خوشی ہوئی ذلک ماکنّا نبغ (یہی بات تو ہم چاہتے تھے) بندہ نے اس پر الصدیقی صاحب (مولانا احمد عبدالرحمٰن صدیقی نوشہرہ) کو جو کچھ لکھا ہے وہ بوقت ملاقات آپ کو سنا سکوں گا اگر ملاقات تک زندگی نے وفا کی۔ ہے تو طویل لیکن حاصل یہی ہے جو حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ نے آپ کو لکھا ہے۔ یوں کہیے کہ

متفق افتاد رائے بوعلی بارائے من (کہ بوعلی سینا کی رائے میری رائے کے ساتھ متفق ہوگئی)

گنڈی عاشق کا ایک شخص حضرت والد ماجدؒ کے متعلق سنایا کرتے ہیں اور جس سے دل بہت ہی متاثر ہوجاتا ہے کہ آپ کبھی کبھی بڑی حسرت سے فرمایا کرتے تھے۔

سارا جگ پرایا غم کس کو سناؤں۔ **ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ**

۹ رجب ۱۴۱۵ھ/۹۴-۱۲-۱۳

حدودِ کوچہ محبوب اور بلا کشان محبت

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ حرم پاک میں حضرت الاستاذ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم سے ملاقات ہوئی۔ اب نہ تو وہ ملاقات یاد ہے نہ ملاقات میں گفتگو کی تفصیل۔ تاہم اپنی یادداشت کی ڈائری میں حضرت ہی کے مبارک ہاتھوں سے لکھے ہوئے اشعار موجود ہیں۔ حرم میں حضرت کے قلم سے لکھے جانے کے وقت کا تصور بھی

Marfat.com

یاد ہے۔

دل ودماغ اور ذہن میں اس ملاقات کا کچھ نہ کچھ منظر بھی موجود ہے۔حضرت کی قلم سے میری ڈائری میں یہ عربی شعر درج ہے۔

اِنْ کَانَ لَایَرْجُوکَ اِلَّا مُحْسِنٌ

فَمَنِ الَّذِیْ یَدْعُوْا وَیَرْجُوالْمُجْرِمُ

(اگر آپ سے صرف نیکوکار امید رکھیں تو پھر وہ کونسی ذات ہے جس سے مجرم لوگ دعا اور امید رکھیں)

بوقت صبح جب خورشید منہ دکھاتا ہے   کوئی حرم کو کوئی میکدہ کو جاتا ہے

جو دل سے پوچھتا ہوں تو کدھر کو جاتا ہے   تو بھر کے آنکھوں میں آنسو یہ پڑھ سناتا ہے

علی الصباح چوں مردم بہ کاروبار روند

بلاکشان محبت بہ کوئے یار روند

عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

خادم نجم المدارس کلاچی نزیل بیت اللہ

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ

ڈائری کے اس صفحہ میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (صاحب معارف القرآن) کا یہ شعر بھی درج ہے۔جو حرم مکی میں حضرت ہی نے سنایا اور احقر نے اسی وقت قلم بند کرلیا۔

حدود کوچہ محبوب ہیں وہیں سے شروع

جہاں سے پڑنے لگیں پاؤں ڈگمگاتے ہوئے

Marfat.com

اسی مضمون ومفہوم کوادا کرتے ہوئے استاذ نا المکرّم حضرت مولانا قاضی عبدالکریم مدظلہ کے مبارک ہاتھوں سے یہ دو شعر درج ہیں اور جو غالباً حضرت کے اپنے اشعار ہیں۔ اور یہ بھی حرم پاک میں تحریر فرمائے ہیں۔

حریم کوچۂ جاناں کی حدو ہیں ہے ندیم
جہاں سے ہونٹ لرزنے لگیں قدم نہ جمیں
زبان پہ نام لے اس کا تو دل مچل جائے
جو دل میں یاد ہو اس کی تو آنکھ ہی نہ تھمے

اگر مجھے پہلے سے کشف ہوتا
تو تعلیقات کے لئے ضرور وقت نکال لیتا

برادر مکرم جناب حقانی صاحب اللھم ادرہ مع الحق السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!
نمونہ کتابت دروس (بہ سلسلہ ''اسلام کی بنیادی تعلیمات'') اور پھر بالخصوص اخلاص نامہ سے بہت بہت خوشی ہوئی اور پھر دل سے دعا نکلی جو کہ بعد ازاں اس طرح موزوں ہوگئی۔

دلم شاد کردی دلت شاد باد
بہ ہنگام رحلت خدایاد باد

(تمہارا دل خوش رہے کہ تم نے میرا دل خوش کیا اور وفات کے وقت تمہیں خدا یاد آجائے کلمہ نصیب ہو) ترتیب وتسوید کا اختیار آپ کو ہے۔ کہ سالک بے خبر نبود زراہ ورسم منزلہا
(کہ راہ طریقت کے سالک ہی کو اس راستے کے رسم وآداب معلوم ہوتے ہیں)

Marfat.com

ہر کام ایک وقت کے لئے مرہون ہوتا ہے

تحریک عمل کا پورا تعارف چاہے تقدمہ کی شکل میں ہو ضرور آنا چاہئے ۔ کہ صرف مضامین نہیں خدا توفیق دے تو اسی طرز و ترتیب سے اس کی تعلیم میں برکت اور تاثیر پیدا ہوگی ۔ انشاء اللہ ،جو کہ نفاذ شریعت ہے لا غیر ۔

تاریخ اور نمبر ہر درس کا تو غالباً آپ خود بھی مناسب سمجھ رہے ہیں ،نام کا تکرار واقعی ضروری نہیں ۔ تصحیح پر انشاء اللہ ہر طرح کوشش کی جاوے گی ۔ عزیز القدر برخوردار مولوی حافظ محمد نسیم صاحب سلمہ نے تصحیح اور تعلیق کا کام شروع بھی کر دیا تھا ۔ جسے دیکھ کر مجھے بہت خوشی بھی ہوئی ۔ لیکن کثرت مشغولیت کے علاوہ خود ان کا بار بار بیمار ہونا پھر عزیز مرحوم کی طویل اور شدید بیماری کے باعث وہ اہم کام رک گیا ۔ اگر ہمیں پہلے سے کشف ہوتا کہ صرف مکتوب آپ کے دل کو اس طرف پھیر دے گا اور ٹوٹی پھوٹی عبارت آپ کو اس طرح پسند آجاوے گی جیسا کہ آپ کے اس آخری اخلاص نامہ کے لفظ لفظ بلکہ حرف حرف سے مترشح ہو رہا ہے ۔ تو ہم ہر قیمت پر ان تعلیقات کے لئے وقت نکال لیتے مگر کل امر مرھون باوقا تھا (ہر کام کا وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر ہی ہوتا ہے اس سے پہلے اس کی توفیق کب مل سکتی ہے) یہ ایک ایسا کلیہ ہے جس میں استثنا کی کوئی گنجائش نہیں ۔

یہاں تک اخلاص نامہ ملتے ہی لکھ لیا تھا پھر یکدم بریک لگ گئی ۔ جس کی بڑی وجہ دیر تک مصروفیت سے سرگردانی اور برائے رائیونڈ جانا ہوا ۔ آپ یہ سن کر خوش ہوں گے ۔ خدا آپ کو خوش رکھے کہ اس دفعہ ماہانہ اجلاس میں شہر سے بہت سے لوگ شریک ہوئے ۔ تبلیغ کا پروگرام الحمد للہ کامیاب رہا ۔ ڈیرہ اور ٹانک سے علماء اور تعلیم یافتہ حضرات نے شرکت کی اور انشاء اللہ عنقریب دونوں جگہ کام شروع ہو جائے گا ۔ (خدا کی شان ہے کام بڑھ رہا ہے

Marfat.com

سیاست غالب رہی۔حقیقت پسندی معیوب ہوگئی چونکہ تحریک پر یقین ہے اس لئے امتحان کے وقت یعنی الیکشنوں میں آج ۲۰۰۷ء تک ووٹ کا استعمال تحریک والے تحریک ہی کے منصوبے پر عمل کرتے رہے۔ہاں وقلیل من عبادی الشکور پیش نظر رہا اور آج جتنی غلطیاں ہورہی ہیں ان کی ذمہ داری سے ہم محفوظ رہے۔والامر بید الله والحمدلله۔اضافہ از صاحبِ مکاتیب) اس ماہانہ اجلاس میں احقر نے جو مقالہ پڑھا وہ ارسال خدمت ہے اسے اگر مناسب سمجھیں کتاب میں تحریک کا تعارف قرار دیدیں۔افتتاحیہ بہرصورت آپ لکھیں اس میں دروس کے نمبروں وغیرہ کے متعلق جیسا مناسب سمجھیں راہنمائی کرادیں

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۹۹۵ء

تصحیح کتاب کا اہتمام، طباعت پر حسن اعتماد ''حقانی کتابیں'' پر تبصرہ توضیح السنن جلد ثانی پر تحسین

حضرت کے عوامی و تعلیمی حلقوں میں دروس کا مجموعہ ''اسلام کی بنیادی تعلیمات'' احقر نے ۹۵ء میں کتابت کرایا اور اپنے قائم کردہ ادارہ ''ادارۃ العلم والتحقیق'' سے شائع کرنا چاہا۔پھر شائع بھی کردیا۔ذیل کے خطوط میں جگہ جگہ اسی مجموعہء دروس کی بات ہو رہی ہے۔(ع۔ق۔ح)

برادر مکرم جناب مولانا عبدالقیوم حقانی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

Marfat.com

میرے خط کے بعد جو درس عزیز القدر مولوی حافظ معین الدین صاحب سلمہ نے آپ کو پہنچایا اسی دن کچھ قلمیدہ دروس اور آپ کا خط اور پھر مقدمہ (مجموعہ دروس اسلام کی بنیادی تعلیمات) اور خط مل گیا۔

شکر ہے عزیز برخوردار روبصحت ہے۔ تکمیلِ صحت بتوفیق اعمال صالحہ کی دعا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرماویں۔ کتاب (اسلام کی بنیادی تعلیمات) کی طباعت کے متعلق آپ اپنے صوابدید پر عمل کریں اس سلسلہ میں آپ کے تجربہ پر ہی اعتماد کرنا ہوگا۔

کتابت واصلاح کی فکر

آپ نے لکھا ہے کہ تصحیح کر کے فوراً بھیج دیں اس سے اتفاق نہیں ہے۔ اگر آپ کا حج کا پروگرام بفضلہ بن جائے تو ماشاء اللہ کتاب یہیں پڑی رہے جب آپ واپس ہوں اطلاع کردیں۔ کہ فلاں فلاں تاریخ کو کاتب یہاں اکوڑہ میں ہوگا، انہیں دنوں میں عزیز القدر مولوی محمد زمان صاحب سلمہ (مدرس اعلیٰ مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی) کتاب لیکر خود آجائیں گے اور کاتب سے تصحیح کرائیں گے اوپر اوپر سے کاتب خود تصحیح کرلے گا۔

اگر خدانخواستہ حج جانے کا پروگرام نہ بن سکا تو فوراً اطلاع کردیں مولوی محمد زمان صاحب مسودہ لیکر آپ کے پاس آجاویں گے اور تصحیح کروائیں گے۔

آزمائے ہوئے کو آزمانا غلطی ہے

ہاں یہ بھی ضروری نہیں کہ ضرور اکوڑہ ہی میں تصحیح ہو۔ مولوی محمد زمان صاحب کو جب بھی آپ بلائیں آجاویں گے بشرطیکہ آپ خود اکوڑہ میں ہوں۔ پھر مولوی محمد زمان صاحب کو تصحیح کے لئے کاتب کے پاس خط دیکر جہاں چاہیں بھیج دیں۔ صرف پیغامات سے یہ کام نہیں چل سکتا۔ من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ (تجربہ کردہ کو پھر تجربہ کرنے

Marfat.com

کا نتیجہ پشیمانی ہی ہوسکتی ہے)

تذکرہ مولانا سعید الرحمٰن علوی کا

''حقانی کتابیں'' (مؤلفہ مولانا سعید الرحمٰن علوی) مل گیا۔مولانا سعید الرحمٰن علوی مرحوم کی خدا مغفرت فرماویں۔عجیب آزاد مرد تھا۔یزید کے بارے میں ہزار سال کے اکابر پر بے اعتمادی ،انفرادی ملکیت کے متعلق ان کا خیال اور عورت کی سربراہی کو برداشت کرنا کیسے انسانی خامیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ضرور مغفرت فرماویں۔عبدالحق نمبر پر ان کا تبصرہ بہت تفصیلی اور خوب تر ہے اللہ پاک قبول فرماویں۔

حج پر جانا ہو تو اس پریشان حال کو دعائے خیر میں مت بھولیں اور سرورِ کائنات ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض سلام سے دریغ نہ فرماویں۔

شاید کہ نگاہے کند آں شاہِ زمانہ (یعنی کسی کے طفیل ہمارا سلام بھی قبول ہو جاوے)

علیه وعلی آله واصحابه وازواجه وذریّاته من الصلوات افضلها ومع التسلیمات اکملها

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرله ولوالدیه

۲۲ ذیقعدہ ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵-۴-۲۳

عمل اور تحریک عمل کی اہمیت ،مقدمہ کی پذیرائی ''بذل القوۃ'' کا مفصل تذکرہ اور متعدد رسائل کی تالیف

برادر مکرم ومحترم مولانا عبدالقیوم حقانی سلمہ ربہ وعافاہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

Marfat.com

دیدہ زیب کتاب (اسلام کی بنیادی تعلیمات) مل گئی۔مقدمہ (احقر مرتب کا تحریر کردہ) پڑھا دونوں چیزوں کو دیکھا اور پڑھ کر یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا۔

کہ بہار عالم حسنش دل وجان تازہ می دارد
برنگ اصحاب صورت رابہ بوار باب معنی را

(ان کے حسن و جمال کی بہار سے دل وجان پر تازگی ونکھار ہے۔اصحاب صورت یعنی ظاہر بینوں کو اس کی عبارت اور حقیقت پسندوں کو اس کا مقصد خوش وخرم رکھنے والا ہے)

عمل اور تحریک عمل

مقدمہ میں عمل اور تحریکِ عمل کی اہمیت کو جس خوبی سے اجاگر کیا گیا ہے اس پر دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے علم وعمل میں روزافزوں ترقی عطا فرماتے رہیں۔ صحت اور جمعیتِ خاطر کی دولت سے نوازیں تاکہ دین حق کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرسکیں اور یہ سب کچھ جوہر اخلاص کے زیور سے مزین ہو۔آمین
رہا مؤلف کے تعارف میں تعریف کے ملاوٹ کا قصہ تو کوئی بھی سلسلہ کھوٹ ملائے بغیر چلتا ہے۔ بنتا ہی کب ہے۔ عفا اللہ عنا وعنکم (اللہ تعالیٰ معاف فرماویں آپ کو بھی اس ملاوٹ پر اور ہم کو اس کے شر سے محفوظ فرماویں)

کتاب کی پذیرائی پر مسرت اور دعائیں

یہاں تو بظاہر اس کتاب کو جو پذیرائی ملی وہ اس ناکارہ کی توقع اور اندازہ سے بہت زیادہ ہے۔ یہاں جمود وخمود کا راج ہے جوش یعنی دینی لحاظ سے تو جوشیلے کا وہم ساندام ہے۔ نعرہ بازی کی یہاں کوئی عادت نہیں۔جوش پر بھی مفاد پرستی غالب ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ چنے احباب نے دھیمے دھیمے کام کیا ہے جس پر آپ کے اخلاص کی عطر پاشی کام آئی۔۔۔۔۔۔

Marfat.com

سو نسخے اس وقت تقسیم کر کے لیے گئے اور اب وہ اس شہر خموشاں میں جگہ جگہ پڑھے جا رہے ہیں اور تعجب یہ کہ بعض احباب کی روایت ہے کہ لوگ دعائیں دیکر پڑھ رہے ہیں۔ شہر کیا ہے آپ کو معلوم ہے کہ مختصر ترین بستی ہے۔ ونعوذ باالله من الحور بعد الكور (کامیابی کے بعد اللہ تعالیٰ ناکامی سے بچائے)

خادم حقانی کی حوصلہ افزائی و تشجیع

ے کعبہ را ہر دم تجلی مے فزود　　ایں ز اخلاصات ابراھیم بود

(کعبہ کی روز افزوں عظمت اور تجلّی و ترقی حضرت ابراہیمؑ ہی کے اخلاص کا نتیجہ ہے) اپنا حال تو بہت پتلا ہے تکلف نہیں بل الانسان على نفسه بصيرة (انسان کو اپنی کمزوریاں معلوم ہیں اگرچہ ان پر تاویل کا پردہ ڈالنا اس کی عادت ہے)

ے از بیرون طعنہ زنی بر بایزید　　وز درونت ننگ میدارد یزید

(یعنی اپنی حالت یہ ہے کہ زبان اور صورت سے تو بایزید بسطامیؒ پر اعتراض کر رہے ہیں لیکن اندر کی حالت سے یزید کو بھی شرمار ہے ہیں) والا حال ہے۔ بہر حال یہ آپ کی اس قربانی کا اثر سمجھتا ہوں کہ بیس پچیس ہزار روپے (کتاب کی طباعت کے مصارف) کو کنویں میں ڈال دیا۔ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِى بَايَعْتُم بِهِ وَذَالِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْم (سورہ توبہ آیت ۱۱۱) (اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جو بیع سودا کیا ہے وہ مبارک ہو)

ایک لطیف تعریض

ہاں آپ کی ایک کرامت کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ جب مقدمہ (اسلام کی بنیادی تعلیمات) میں مجھے درجن سے زیادہ کتابوں کے مصنف کے اعزاز دینے کے الفاظ پڑھے تو ہنسی آئی اور کلام نفسی میں یہ فیصلہ کیا کہ آپ کو لکھوں کہ نفاذ شریعت والی

Marfat.com

کتاب کے علاوہ کسی ایک دو کتابوں کا نام مجھے بھی بتلا دیجیئے تا کہ بوقت ضرورت کام آئے۔

بذل القوۃ

اسی رات خواب آیا کہ میں کسی پہاڑی جیسے مکان میں ہوں آپ کے محترم شیر علی خان شخی (مرتب کے خاندانی بزرگ) اور بھائی قاضی محمد اکرم صاحب بھی بیٹھے ہیں مگر دور دور اور میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ یہ آپ کے علم میں تو ہوگا کہ یہ حضرت مخدوم ہاشمی سندھیؒ کی تصنیف ہے اور پہلی دفعہ صدیوں کے بعد پاکستان میں چھپی ہے مجھے اس کا ایک نسخہ اسلام آباد کے ایک دوست سے ملا بہت پسند آئی۔ سہل عربی تاریخ نبوت کی مکمل تفصیل، عجیب وغریب لذیذ اور سادہ طرز تحریر جس سے خود بخود عربی تحریر کا دل میں شوق پیدا ہوا۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور ان دنوں غالباً مولانا حبیب گل صاحب مذہبی امور و اوقاف کے سرحد میں وزیر تھے میں نے ان دونوں سے اس کا ذکر کیا۔

کتاب مکمل نہ ہو رقم امانت نہیں رکھ سکتا

ان کے علم میں اس سے پہلے یہ کتاب نہیں آئی تھی کہ اگر سرحد میں اسے چھاپ دیا جائے اور یہ بڑے حضرات مدارس سے اپیل کریں کہ مشکوٰۃ شریف سے پہلے پڑھائی جائے تو یکدم اس پر عمل بھی ہوگا۔ مخدوم ہاشمیؒ جیسے روحانی بزرگ کے روحانی اثرات کے علاوہ طلبہ کو (جو اکثر مکہ مدینہ کو بھی ایک شہر سمجھتے ہیں۔ عجیب وغریب تاریخی معلومات حاصل ہوں گے لیکن چنانکہ دانی در دور جوانی الخ۔۔۔ (جوانی یعنی طاقت کے ہوتے ہوئے کان بہرے ہی رہتے ہیں) بات آئی گئی ہوگئی میں نے اس پر بطور حاشیہ کے کچھ لکھنا شروع کر دیا تھا ان دنوں کچھ پریشانیوں کے باوجود اس تحریر کے دوران عموماً سکون حاصل رہتا تھا۔ اسلام آباد سے

Marfat.com

ایک صالح افسر جو درسوں میں آیا کرتے تھے اسے معلوم ہوا تو خرچ کا اندازہ پوچھا ان دنوں غالباً چھ ہزار تک کام ہو جاتا اس نے کہا آپ خود اس کو چھاپیں یہ رقم میں پیش کر دیتا ہوں۔ میں نے کہا جب تک کتاب مکمل نہ ہو اس وقت تک رقم میں امانت نہیں رکھ سکتا۔

یہ غالباً ۷۳ء سے پہلے کی بات ہے۔ کتاب کے ثلث تک شاید میں پہنچ گیا تھا۔ پھر قسمت نے یاوری نہیں کی۔ اب اس کا ترجمہ اردو بینات میں چھپ گیا ہے لیکن اصل سے جو مقاصد متعلق تھے وہ تو اس سے حاصل نہ ہو سکیں گے۔

خواب میں جواب مل گیا

خواب میں وہی کتاب میرے پاس تھی اور شاید چھپ چکی تھی اس میں سے کچھ واقعات محترم شیر علی خان کو سنانے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ آنکھیں کھل گئیں۔ بہر حال بیدار ہو کر فوراً ہی تعبیر دل میں آئی کہ آپ نے میرے اس سوال کا جواب دیا کہ تیری تالیفات میں ایک کا نام تو یہی بذل القوۃ ہے والحمدللہ۔ قرینہ اس کا شیر علی خان کا موجود ہونا ہے اور اسے آپ کی کرامت کے بغیر اور کیا نام دیا جا سکتا ہے۔ ہاں یہ اس کا قرینہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس محنت کو حق تعالیٰ نے شاید کسی درجہ میں قبول بھی فرمایا ہے۔

اللھم فلا تخیّبنی فی رجائی   احصاہ اللہ ونسوہ

(اے اللہ میری امید اور توقع میں مجھے محروم نہ فرما۔ اللہ تعالیٰ کو یاد ہے چاہے ہم بھول بھی گئے)

دیگر رسائل کا تذکرہ

پھر اور رسالے بھی یاد آئے جیسے حیاۃ النبی ﷺ جس کا مقدمہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ اسی طرح اربعین جس کے متعلق ایک مولوی

Marfat.com

سید کفایت اللہ شاہ صاحب فاضل حقانیہ حال مدرس تعلیم القرآن درابن (جو نجم المدارس ہی میں درجہ موقوف علیہ تک سب کتب بشمول بذل القوہ پڑھ چکے ہیں) نے یہ مبارک خواب بتلایا کہ روضہ پاک ﷺ پر کھڑا ہوں اور یہ میرے ہاتھ میں ہے اور شاید یہ بھی لکھا کہ روضہ پاک سے پنجۂ ہاتھ بھی ظاہر ہوا۔ اور شاہ غلام علی صاحبؒ کے درر المعارف کے ایک حصہ کا ترجمہ۔ انفاس العارفین کے چالیس واقعات کا ترجمہ بھی یاد آیا۔ جس کا مسودہ بھی گم ہو گیا لیکن احصاہ اللہ (اللہ تعالیٰ کے ہاں محفوظ) میں تو ہو سکتا ہے۔ سرور المحزون حضرت شاہ ولی اللہؒ کے فارسی رسالہ کی تعریب بھی یاد آ گئی۔ بذل القوۃ کی ابتداء میں سیدی حضرت افغانی قدس سرہ کی تحسین بھی حضرت کے قلم سے ہے والحمد للہ۔

اوقات میں برکت کی کرامت

ہاں توضیح السنن جیسی مشکل محنت طلب مسائل کی کتاب کی اس کثرت مشاغل کے ساتھ دوسری جلد کی تکمیل کا کام بھی میرے نزدیک آپ کی کرامت بطی الزمان کی ہے۔ (جس کے لئے طویل زمانہ کراماتاً سمیٹ دیا جائے اور اوقات میں برکت ڈال دی جائے) مبارک صد مبارک . والحمدللہ۔

اسی طرح سرکاری تنسیخِ نکاح پر پانچ سو علماء کا متفقہ فتویٰ ہے۔ مضامین جرائد و رسائل میں بھی بعض الحمد للہ مستقل رسالے ہیں۔ کاش کہ کسی ایک کو بھی شرف قبولیت عطا اور نصیب ہو تو نجات کے لئے کافی ہے۔

القاب میں حقیقت کو ملحوظ رکھا جائے

بندہ کے نام کے ساتھ دوسرے القاب کی جگہ اگر مہتمم نجم المدارس ہو تو بہتر رہے گا ایک تو مطابقِ واقعہ کہ صورۃً و مجازاً اہتمام اور ہر روز فکر رہتا ہے۔ دوم یہ کہ خود ادارہ کی تشہیر

Marfat.com

بظاہر دینی ہی کام ہے واللہ اعلم۔

مصحح کے لئے عزیز القدر مولوی محمد زمان کا نام دینے سے بہت خوشی ہوئی۔ دوسری جلد کے لئے مولوی محمد زمان کے تعاون سے کام انشاءاللہ فوراً شروع کر دیا جائے گا لیکن آج کل شدتِ گرمی کے ساتھ اپنی بے ہمتی نے مل کر پریشان سا کر دیا ہے ماشاءاللہ

تذکرہ مولانا محمد امین نیازی کا

زندگی کا کوئی بھی اعتبار نہیں حسنِ خاتمہ کی دعا کا بہت ہی محتاج ہوں۔عزیز محمد طاہر سلمہ کی صحت کی دعا بحمدللہ وردِ زبان ہے۔ ہاں عزیز القدر ذہین وفہیم مولوی محمد امین صاحب نیازی ناشرِ کتابِ نفاذ شریعت اور آپ صاحب کے لئے صبح روزانہ بحمداللہ سورہ کوثر کی تلاوت کر کے ایصال ثواب کی عادت ہوگئی ہے اللہ پاک قبول فرماویں ۔آمین

لذیذ بود حکایت

طول لاطائل سے آپ کا تصدعہ (دردِ سر) اور تضییعِ وقت کے لئے آخر میں معذرت خواہ ہوں ۔ درحقیقت لذیذ بود حکایت کا قصہ درپیش ہے اور چونکہ کل سے نجم المدارس میں سہ ماہی امتحان ہو رہا ہے اس لئے اسباق سے فرصت ہے۔ساتھ ہی آسمان کچھ ابر آلود ہونے کے باعث شدتِ گرمی میں بھی تخفیف ہے۔ہاں کتاب (اسلام کی بنیادی تعلیمات) کی نکاسی سے متعلق آپ کی اطلاعات کا خاص طور پر انتظار کرتا رہوں گا۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۱صفر المظفر ۱۴۱۶ھ/۹۵-۷-۱۰

Marfat.com

نمائندگی دے کر حسن اعتماد کا اظہار

براد رمکرم ومحترم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب اللهم اداره مع الحق

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! عزیزان حافظ ضیاء الدین، مولوی عصمت اللہ صاحبان کے ذریعہ خط کا جواب، کتاب کا شکریہ اور دعا اور مضمون شریعت کونسل سے متعلق گزارشات ارسال خدمت کردیئے تھے۔ وہاں سے سب کے جواب میں ایک خاموشی ہے۔

ع ندانم من ترا دردل چہ افتاد (میں نہیں جانتا کہ تمہارے دل میں کیا خیال آیا)

دینی جرائد کے تعاون پر اظہار مسرت

(۲) الحق کے علاوہ الخیر ملتان، خدام الدین لاہور، جریدہ الاشرف کراچی، المنبر فیصل آباد، صدائے اسلام پشاور اور سچائی ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی مضمون ڈہراووٹ چھپ گیا۔ الحمدللہ ایک آواز جو گوشہ گمنامی سے نکلی۔ بڑوں کے ذریعہ آفاق عالم تک پہنچنے لگی۔ والامور کلها مرهونية باوقاتها (ہر چیز کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک وقت مقرر ہے)

(۳) اسی کا لاحقہ سمجھیں یا تذنیب کہیں۔ پاک مقننہ میں غیر مسلم کی شرکت قرآن وسنت کی روشنی میں، کے عنوان سے بھیج رہا ہوں۔

ع کس نمی گوید کہ دوغ من ترش است

(کوئی بھی نہیں مانتا کہ میری لسی ترش ہے) کے ماتحت ظاہر ہے کہ میں تو اس کی اشاعت ضروری سمجھ رہا ہوں۔

دیکھیئے ماہنامہ الحق کی نظر میں اس کی کیا قیمت ہے یعنی آدھا کام (جوایجاب ہے) وہ تو ہوا یا نصف آخر قبول جو موقوف علیہ ہے خدا کرے وہ بھی ہو جاوے۔ الخیر بالخیر

Marfat.com

اس مضمون کا تتمہ اپنے خیال میں زیادہ اہم ہے۔آج کل دستور کے ۶۲، ۶۳ کے دفعات کو چور دروازہ بنانے کی سعی کی جارہی ہے۔قاضی حسین احمد صاحب کا حوالہ تو تکبیر میں پڑھ لیا۔سنا ہے حافظ حسین احمد نے بھی شاید اس کا اشارہ دیا ہے۔تکبیر کو بھی بھیج دیا ہے۔

مزید دروس کی ترتیب واشاعت

(۴) کل تحریک کا ماہانہ اجتماع تھا اور یہ اس کی پانچواں سالگرہ بھی۔دو اڑھائی گھنٹہ تک بحمدہ بھرپور اجتماع ہوا اور اراکین ومعاونین نے اپنی زندگی کا ثبوت دیا ماشاء الله لاقوة الا بالله۔ طے یہ ہوا اور بڑے جوش وخروش سے کہ کم از کم تحریک عمل ایک نظر میں دوہرا ووٹ۔ شریعت کونسل کی خدمت میں گزارشات، شریعت کونسل کو تحریک کی قراردادیں، سالِ چہارم کا پیغام، پاک مقنّنہ میں غیر مسلم کی شرکت، دستور کے دفعات ۶۲، ۶۳ کی حقیقت پر مشتمل مضامین کتابی شکل میں ضرور شائع کیے جاویں اور یہ کہ حقانی صاحب سے درخواست کی جاوے کہ وہ انہیں اپنے قائم کردہ ادارہ ''ادارۃ العلم والتحقیق'' سے حسب سابق شائع کریں اور اسے ''اسلام کی بنیادی تعلیمات'' کا جزو دوم قرار دیں اور اگر سردست ادارہ کے خرچ سے اس کے متحمل نہ ہوں تو ممکنہ کفایت کے ساتھ اخراجات سے مطلع فرماویں تاکہ وہ تحریک خود برداشت کرکے کم از کم ہزار ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں تعلیم یافتہ اور فقیہ حضرات، دینی مدارس اور ماہناموں اور دینی جماعتوں کے علاوہ سیاسی لیڈروں میں بھی مفت تقسیم کریں۔

حقانی ادارے پر اعتماد

تحریک کی خواہش اتنی ضروری ہے کہ اشاعت ''ادارۃ العلم والتحقیق'' اور حقانی صاحب کی جانب سے ہو اور جزو دوم کے نام سے۔اخراجات ہم برداشت کرلیں گے اگر موجودہ حالات میں ادارہ ایسا نہ کرسکے۔

Marfat.com

بہرحال آپ کے جواب باصواب کا انتظار ہوگا۔ رسالہ کا سائز وہی اسلام کی بنیادی تعلیمات والا ہوگا اور صفحات تقریباً تیس پینتیس کے قریب۔ خرچ کا اندازہ تحریر فرماویں۔ ۱۳، ۱۴، ۱۱ اگست کو اگر میں مری نہ پہنچ سکا تو آپ کا نام تو انہوں نے متوافقین میں لکھا ہے اور آپ اہم شخص بھی ہیں۔ ساتھ ہی تحریک عمل کی رکنیت میں آپ کے دستخط محفوظ ہیں۔ اس لئے تحریک کی جانب سے آپ ہی نمائندگی کریں۔ کونسل کے لئے جو قرار دادیں منظور ہوئیں ان کی نقل آپ کو بھیج رہا ہوں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۹۹۵ء

اشاعتِ کتاب سے دلچسپی اور ناشر سے محبت ودعا

برادر مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

گرامی نامہ پرسوں پنج شنبہ کو ملا۔ برخوردار سلمہ (محمد طاہر) سے متعلق پریشانی کی بات سن چکا تھا۔ دعا وصحت کاملہ عاجلہ بتوفیق اعمالِ صالحہ اپنا فریضہ تھا۔ والحمدللہ علی توفیقہ۔ آپ کی انتہائی شرافت کی علامت ہے۔ کہ آپ نے اپنے مکرر سہ کرر ناراض نہ ہونے کا لکھا۔ بلاشبہ مجھے کتاب (اسلام کی بنیادی تعلیمات) کے چھپنے سے پوری دلچسپی ہے اور فطرتی ہے۔

صاحبِ کتاب کی اپنی کتاب سے دلچسپی

کیا رب کریم جل جلالہ کو اپنی کتاب شریف کی اشاعت وقرأت تک سے دلچسپی

Marfat.com

مااذن اللــہ بشئی مااذن الخ . نصِ صریح ثابت نہیں۔ کہیں نظر سے گزرا ہے کہ امام طائفہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مدنی قدس سرہ کی نظم بازار میں کوئی بڑے شوق سے پڑھ رہا تھا۔ تو آپ بہت خوش ہوئے اور کھڑے ہوکر مزے لے لے کر سننے لگیں۔ ایک شعر پر آپ نے اس سے پوچھا میاں! اس کا مطلب بھی سمجھے وہاں حضرت کو پہچاننے والا کوئی نہ تھا۔ پڑھنے والے نے ڈانٹ کر کہا جاؤ جاؤ فقیر! تم کیا جانو؟ حضرتؒ اس سے بھی خوش ہوئے۔

رہی یہ بات کہ یہ تشبیہ تو بالکل غیر صحیح اور نامناسب ہے تو عرض ہے کہ

کس نہ گوید کہ دوغ من ترش است (کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ میری لسّی کھٹی ہے)

میں باوجود ''دوغ من ترش'' ہونے کے اپنی زبان سے کیسے مانوں۔ کہ ''دوغ من ترش'' ہے۔ بہرحال اتنی بات ثابت ہوئی کہ صاحبِ کتاب کو اپنی کتاب سے دلچسپی فطرتی ہے اس کے باوجود آپ کی پریشانی اور اولاد کی پریشانی معلوم کر کے میں اتنا خودغرض نہیں کہ آپ کی پریشانی کو ایک طرف رکھ کر ناراض ہونے کا تصور بھی کر سکتا۔

خدام کے لئے خصوصیت سے دعاؤں کا اہتمام

بہرحال آپ کی تحریر سے آپ کی شرافت کا ترشح کھلا محسوس کیا اور مزید دعائیں دی اس سے بھی اپنی کتاب کی مزید اہمیت محسوس کی کہ اس پریشانی میں بھی آپ جیسے کثیر التصانیف مصنف کے دل میں اس کی واقعی اہمیت ہے۔

کل تحریکِ عمل کا ماہانہ اجتماع ہوا جس میں برخوردار (محمد طاہر) کے لئے بھی دعا کی گئی اور آپ کے سفرِ حج کے لئے بھی اور اپنی کتاب کے لئے بھی ان کو خوشخبری سنادی گئی اور کاتب کے آنے کا پروگرام بھی بتایا گیا۔

والسلام

Marfat.com

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۸۔۴۔۱۹۹۵

ذوقِ اشتغال بالحدیث، دیریست کہ آں یار سلامے نفرستاد

برادرمکرم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ سے ع مدت ہوئی کہ آشتی چشم و گوش ہے، کا معاملہ چل رہا ہے

یعنی ؎ دیریست کہ آں یار سلامے نفرستادہ

پیکے نفرستاد و پیامے نفرستاد

(بہت دیر ہوگئی کہ اس دوست کا کوئی سلام اور پیام نہیں آیا) جناب محترم علامہ طالب ہاشمی صاحب سلمہ کا ایک والا نامہ آیا تھا۔ میرا خیال تھا آپ کو اس کے دیکھنے سے فرحت ہوگی۔

تطییبِ قلبِ مسلم ایک صدقہ ہے

عزیز القدر مولوی حافظ محمد نسیم صاحب سلمہ سے کہہ دیا تھا کہ حقانی صاحب کو اس کا فوٹوسٹیٹ بھیج دیں کہ تطییبِ قلبِ مسلم بھی ایک صدقہ ہے۔ خدا کرے میرے لئے ان کی مدح عیانی باعث نقصان نہ بنے۔ اب ختم مشکوٰۃ شریف پر ایک نیا خیال آیا جس کا نمونہ آپ کو بھیج رہا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے اشتغال بالحدیث کا عامۃ المسلمین پڑھے لکھے نوجوانوں اور طلبۂ دین میں ذریعہ نجات بنادے۔ کیونکہ

؎ رحمتِ حق بہانے جوید رحمتِ حق بہانہ مے جوید

(اللہ تعالیٰ کی رحمت قیمت سے نہیں بہانہ سے مل جاتی ہے) کیونکہ گاہے مسکین کا شق تمرہ

Marfat.com

(ایک کھجور کا حصہ) بھی حفاظت عن النار کا کام دے جاتا ہے۔

مے تواند کہ دہد اشک مرا حسنِ قبول

آنکہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

(جو ذات بارش کے ایک قطرہ کو ہزاروں کا موتی بنا دیتی ہے۔ ہوسکتا ہے ہم گناہ گاروں کے آنسو کا ایک قطرہ بھی بخشش کا ذریعہ بنا دے)

والسلام

محتاج دعا ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۶ ر جب ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵-۱۲-۹

شمائل کو اپنے خصائل کا آئینہ بنائیے، شرح شمائل کے ارادے پر تحسین ایک جلسہ میں شرکت کی دعوت اور اظہار حقیقت کی صراحت

برادر مکرم جناب مولانا عبدالقیوم حقانی بسلامت جان وایمان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مسلسل اخلاص ناموں کے جواب میں میرا مسلسل تساہل آپ کے لئے باعث تعجب ضرور ہونا چاہئیے۔ جبکہ آپ کے ہر اخلاص نامہ میں کوئی نہ کوئی خوشخبری ضرور ہوتی رہی والحمدللہ۔ اس کا ایک ہی جواب اور بالکل باصواب ہے کہ

ع ایں ہم علامت پیری است (کہ یہ بھی بڑھاپے کی علامت ہے یعنی جواب میں سستی)

دل افتادگی

چنانچہ آپ کے اس ادّعا پر کہ اپنے ذاتی کاموں کے لئے بھی فرصت نہیں ملتی۔ فوراً

Marfat.com

اسی سانس میں یہ دلیل لکھ دینا کہ شمائل کی شرح لکھنے کا ارادہ ہے یا اس پر کام شروع کر دیا ہے۔ ماشاء اللہ سبحان اللہ زہے توفیق وسعادت۔ بہر حال اپنے دعوی عدیم الفرصتی پر نئی کتاب لکھنے کا عزم جس طرح دلیل ہے کہ چچا سعدیؒ کا یہ قول سو فیصد صحیح ہے کہ

درایام شباب وجوانی چنانچہ دانی الخ

(مطلب یہ کہ جوانی میں جوش ہوش پر غالب رہتا ہے) شکر ہے کہ آپ کے دل کی افتادگی کا تعلق حدیث پاک اور فقہ اسلامی اور تذکار صلحاء وابرار سے ہے۔ شمائل کے متعلق کیا مشورہ دوں۔ بغیر اس کے کہ انہیں اپنے خصائل کا آئینہ بنایا جائے۔

خصائل نبوی

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کا ترجمہ بنام خصائل نبوی تطبیق بین الاحادیث اور شرح حدیث کے لئے باوجود اختصار کے بہت مفید اور بابرکت ہے۔ اور مغنی عن الکتب الکثیرہ ہے اسے پاس رکھیئے "کتاب اسلام کے بنیادی تعلیمات" کی جانب آپ کی توجہ بہت مبارک اور امید افزا ہے۔ نکاح کے متعلق آپ کا تجربہ بہت بہت حوصلہ افزا ثابت ہوا۔ ماشاء اللہ۔ آپ تو گرگ باران دیدہ (تجربہ کار) ثابت ہوئے۔ اور اس لئے تو سکون قلب کی دولت سے معمور ہیں۔ ماشاء اللہ۔

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی کی خدمت میں حاضری کی تمنا

حضرت (مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی) مدظلہ کے اس جملے سے بہت تسلی ہوئی۔ دوسری جلد ان شاء اللہ چھپ کر رہے گی۔ آپ وہمی نہیں۔ قبلہ حضرت صاحب مدظلہ کی کتاب کے بعد احقر کے نام دو گرامی نامے آئے۔ احقر کی دلی خواہش ہے کہ حضرت کی خدمت میں حاضری دوں۔ ساتھ ہی یہ کہ ہر وقت یہ ڈر بھی رہتا ہے کہ میری جانب زندگی کا

Marfat.com

اعتبار نہیں ہے واللہ اعلم۔ یہ خواہش پوری ہو بھی سکے گی؟

ختم تفسیر کے ایک جلسہ میں شرکت کی دعوت

ہاں اکیس (۲۱) اکتوبر کو ہمارے مولوی حافظ عبدالقیوم صاحب کلاچوی نے درس قرآن مجید کے سلسلہ میں آخری درس کے لئے کسی تقریب کا ارادہ کیا ہوا ہے۔ تقریباً ہر منزل کے اختتام پر احقر حاضر ہوتا رہا۔ اس دفعہ ان کا خیال آپ کو دعوت دینے کا بھی تھا لیکن قریبی دنوں میں وہ تقریباً ڈیڑھ پونے دو لاکھ روپیہ مسجد جس میں درس دے رہے ہیں کی وسعت کے لئے لگا چکے ہیں۔ جس میں تقریباً تیس چالیس ہزار روپیہ ان پر قرض ہے اس لئے آپ کو دعوت دینے کا فیصلہ نہیں کر سکے۔ میں بطور اطلاع کے یہ عرض کر رہا ہوں اگر فرصت ممکن ہو اور اس طرف آنا ہو سکے، تو ان کو خوشی بہت ہوگی اور ہماری جانب سے اس کی ہمت افزائی بھی۔ آمد ورفت کا واجبی خرچ اگر نجم المدارس برداشت کر لے تو گنجائش ہے کیونکہ بلوچستان کے چندہ کے لئے وہ تقریباً ہر سال جاتا رہتا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ آپ اس صراحت کو محسوس نہ کر لیں بے تکلفی میں صورت حال آپ کو لکھ دی ہے۔

ہاں اور جناب علامہ طالب ہاشمی صاحب کے (اسلام کی بنیادی تعلیمات) پر تبصرہ سے بہت خوشی ہوئی ان کو میں نے خط لکھ دیا ہے ابھی تک ہجوم اشتغال سے بھیج نہ سکا اس کا فوٹو آپ کو بھیج رہا ہوں۔ اب معلوم ہوا کہ مولانا عبدالقیوم کلاچوی نے اس تقریب کے لئے آپ سے براہ راست رابطہ کیا ہوا ہے۔ اچھا ہوا نجم المدارس واجبی خرچہ کی ذمہ داری سے بھی بچ گیا۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

سال ۱۹۹۵ء

Marfat.com

حضرت علیؓ کی مدتِ خلافت

عنایت فرمایم جناب طالب ہاشمی صاحب دامت معالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علامہ طالب ہاشمی کا تبصرہ

الحسنات ستمبر ۹۵ء میں رسالہ ''اسلام کی بنیادی تعلیمات'' پر آپ کے تبصرہ کا عکس عزیز القدر مولانا عبدالقیوم حقانی نے ارسال فرمایا۔ آپ نے جس توجہ سے رسالہ کو مطالعہ فرمایا ہے اس کے لئے تہہ دل سے ممنون ہوں۔ اور تحریک کے جملہ رفقاء کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس سے قبل بھی محترم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے کچھ ذمہ دار علماء حضرات کی پسندیدگی اور ضیاءِ حرم کے تبصرہ کی اطلاع دی تھی۔ دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ تحریک عمل کو اس نیک مقصد میں بھی کامیاب فرمائے جس کو آپ نے ان الفاظ میں تحریر فرمایا ہے کہ ''تیسری طرف جذبہ عمل کے لئے مہمیز کا کام دیتا ہے''۔ درحقیقت اصلاح عقائد اور عمل پر ڈالنا ہی اس وسیلہ کا مقصد ہے۔ گذشتہ سالانہ مختصراً اجتماع کی رپورٹ آپ کی مزید دعا حاصل کرنے کی غرض سے بھیج رہا ہوں۔

اختلاف وانتباہ پر بھی تشکر وامتنان

تبصرہ کا تنبیہاتی حصہ خصوصیت سے قابل تشکر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرماویں۔ اظہار واقعہ کے طور پر اتنا عرض ہے کہ میری تحریر کو متعدد رفقاء اپنے رسائل میں نقل کرتے ہیں خود ان کی نقول میں تھوڑا بہت اختلاف ہوتا رہتا ہے۔ بہر حال اگر خدا کو منظور ہوا۔ اور مزید اجزاء بھی اس تعلیمی پروگرام کے چھپتے رہے۔ تو آپ سے امید ہے کہ ان توجہ اور دقتِ نظر سے اس کو شرف مطالعہ عنایت فرماتے رہیں گے۔ سیدنا حضرت علیؓ کی مدت

Marfat.com

خلافت کے متعلق آپ نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ چار سال ۸ ماہ اور ۱۸ دن خلیفہ رہے۔ اقرب الی التحقیق بھی معلوم ہوتا ہے کیونکہ صاحبِ مشکوٰۃ نے اکمال فی اسماء الرجال میں بھی ۴ سال نو ماہ اور کچھ دن۔ اور شیخ ؒ نے اشعۃ اللمعاۃ میں چار سال و نو ماہ اور نبراس نے بھی اتنی ہی مدت لکھی ہے۔ لیکن چھ سال نقل کرنے کو بھی غالباً غلط نہیں کہا جا سکتا۔ اولاً اس لئے کہ خود رسالہ میں بھی ہم نے اس مدت کو علامہ ابن حزم ؒ کے الفصل فی الملل والنحل کے حوالے سے نقل ہے۔ پھر مشکوٰۃ شریف کے کتاب الفتن کے فصل ثانی میں حضرت سفینہ ؓ صحابی رسول اللہ ؐ نے ثلثون کو اس طرح گن کر بتلایا ہے جسمیں وعلیّ ستہ کے الفاظ ہیں۔

تاریخی روایات میں تطبیق

اور خود شیخ ؒ نے اسی روایت کے ماتحت اسے اختلافِ لفظی پر حمل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تحقیقی مدت تو چار سال نو ماہ ہے اور تقریبی اور تخمینی چھ سال۔ اس طرح کہ چار سال اور نو ماہ تو خود ان کی خلافت تقریباً چھ ماہ سیدنا امام المسلمین حضرت حسن ؓ کی اور کسور کا حذف تو اصطلاح عرب میں گویا عام ہے۔ بہر حال تحقیقی مدت پانچ سال سے کم اور تقریبی مدت چھ سال کہی جا سکتی ہے جیسا کہ خود رسالہ میں لفظ تقریباً موجود ہے۔ پھر اصل مسئلہ یہاں تعیینِ مدتِ خلفاء راشدین ؓ کا نہیں بلکہ صرف حفاظتِ قرآن کریم کے دلائل کا ہے اور اس اختلاف کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ معاف فرماویں صرف اظہارِ واقعہ مقصود تھا۔ بحث نہ عادت ہے نہ اس کی قابلیت رکھتا ہوں۔ آپ کی عنایت کا مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں اور مزید توجہ کا مستدعی۔ دعاءِ حسن خاتمہ کا محتاج ہوں۔

والسلام

ناکارہ عبد الکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۸ ربیع ۲ ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵-۹-۱۶

Marfat.com

شہید ناموس صحابہ علامہ شعیب ندیمؒ

القاسم کل بذریعہ ڈاک اور آج بذریعہ عزیز حافظ محمد اسحٰق سلمہ مل گیا۔ شہید مولانا شعیب ندیم قدس سرہ کا پہلا ورود جامعہ ابوھریرہ میں صد حسرت وافسوس کہ آخری ورود ثابت ہوا۔ کبت اللہ اعداء ہ اعداء الاسلام والمسلمین فی نار جھنم خالدین فیھا ابدا من لم یتب منھم (ڈال دے اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو جو اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں دوزخ میں جو توبہ نہ کرسکیں ان میں سے) سپاہ صحابہؓ کا کتنا عجیب اور کتنا صحیح تعارف مرحوم ومغفور نے اس مضمون میں کیا ہے جس کی اشاعت القاسم کے حصہ میں آئی جو گذشتہ شمارہ میں چھپا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والعقبی آمین ۔ (اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں بہترین بدلہ عنایت فرماویں آمین)

ملک میں سینکڑوں حضرات علماء اس فتنہ کا تعاقب فرمارہے ہیں لیکن جس نہج پر صد ہونہ قربانیاں دیکر واشگاف الفاظ میں ان حضرات نے اس زمرہ خبیثہ کا پیچھا کیا اور جس سے دشمنان صحابہ کی جڑیں ہلنے لگیں وہ انہیں کا حصہ ہے۔ ع ایں سعادت بزور بازو نیست

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

(عشق ومحبت کی رہ ورسم کی اچھی بنیاد رکھی کہ خاک وخون میں تڑپ گئے ۔ اللہ تعالیٰ ان عاشقان پاک طینت پر رحم فرماویں)

آج حضرت علامہ ندیم بھی انشاءاللہ اپنے قافلہ سالاروں کے ساتھ جنات النعیم کے اشجار میں بصورت طیور اخضر محو پرواز ہوں گے۔ اللھم فصدق حبیبک ﷺ فیھم امین ۔

Marfat.com

(اے اللہ اپنے محبوب ﷺ کے مذکورہ فرمان مبارک کو انہیں کے حق میں بھی سچا کر دیں)

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

بحوالہ ماہنامہ القاسم ماہ اکتوبر ۱۹۹۸ء

اماں جی مرحومہ و مغفورہ اور کچھ خواتین جنت کا تذکرہ

استاذ العلماء، شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ العالی حقانی صاحب کے اولین محسن، شفیق، مربی اور مہربان استاد ہیں۔ اماں جی مرحومہ و مغفورہ کے سلسلہ تحریر پر بھی حسب معمول حضرت نے نصائح، حقانی صاحب کو خصوصی ہدایات، انذرات وتنبیہات اور قلبی توجہ وعنایات سے نوازا ہے واجرھم علی اللہ۔ ذیل میں حضرت کی مفصل تحریر نذر قارئین ہے۔ خدا کرے کہ حلقہ القاسم کے لئے اسی طرح نافع ہو جس طرح صاحب تحریر نے درد دل کھول کے رکھ دیا ہے۔ (ماہنامہ القاسم کا ادارتی نوٹ)

بخدمت عزیز مکرم ومحترم مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی ادارہ اللہ مع الحق

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مکتوب تہنیت بر سفر حجاز مقدس مع دو عدد رسالہ القاسم اور جانِ دوعالم ﷺ کی مہر مبارک کے چند نسخے بذریعہ محترم مولوی محمد زمان صاحب پہنچے احباب کی یاد فرمائی باعث صد تشکر وامتنان ثابت ہوتی ہے۔ اللہ آپ کو یاد فرماتے رہیں۔

اماں جی مرحومہ و مغفورہ

اماں جی مرحومہ کے حالات کا ابتدائی حصہ پڑھا، مرحومہ کا دینی جذبہ، ہمت مردانہ

Marfat.com

زرپرستی کے اس دور میں اکلوتے اور یتیم بیٹے کو انتہائی عسرت کے باوجود صرف تعلیم نہیں دینی، مذہبی اور قرآن وسنت کی تعلیم جسے تعلیم ہی نہیں سمجھا جاتا اس کے لئے وقف کرنا، صبر آزما حالات میں ان کا صبر واستقلال، بارش میں خوش وخرم انداز میں پیدل سفر کرنا اور اس میں یتامیٰ کو ہر قسم کی گھبراہٹ سے محفوظ رکھنا۔

قرب زمانۂ نبوت کی برکتیں

غرض اس قسم کی ان کی ایک ایک ادا کو امہات الاسلاف کا بہتر نمونہ اور آنے والی ماؤں کے لئے اسوہ حسنہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ سچ یہ ہے کہ ہم جیسے (۸۰) اسی سالہ تجربہ کار مردوں بلکہ برائے نام علماء کی فہرست میں شمار ہونے والے طالب علموں کے لئے نہ صرف قابل رشک بلکہ باعث صد شرم ہی ہے۔ سچ کہا جس نے کہا کہ گذشتہ کل یعنی چوبیس گھنٹہ پہلے کے وقت میں قرب زمانہ نبوت کے باعث جو برکت موجود تھی اس کا اندازہ آج صرف چوبیس گھنٹہ کے بعد ہم جیسے کور باطن نہیں لگا سکتے۔

نصف صدی قبل

محترم بھائی! پچاس ساٹھ سال پہلے یہ دینی ہوائیں اور یہ روحانی جھکڑ بہت عام تھے اور کم وبیش ہر مسلمان کو اس کا کچھ نہ کچھ حصہ مل ہی جاتا تھا اسی قسم کی فضا میں کہا جاتا تھا کہ

؎ اگرچہ نیک نیم خاک پائے نیکانم عجب کہ خشک بماند سفال ریحانم

؎ باد صبا جو آج بہت مشکبار ہے
شاید ہوا کے رخ پہ کھلی زلف یار ہے

اور
نسیم بوئے ز زلفش اگر دہد یک بار
ز خواب تابقیامت جہاں شود بیدار

Marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت دینی جذبات کی رمق دمق باقی تھی اور زندگی کے ہر شعبہ میں اس کی مثالیں کمیاب سہی مگر موجود تھیں۔ اماں جی کے حالات پڑھتے ہوئے اس وقت (نصف صدی) پہلے کے کئی واقعات ذہن میں گھومنے لگے۔

میرے جنازے پر نامحرم کی نظر نہ پڑے

(۱) مثال کے طور پر اللہ بخش دکاندار اپنی مسجد کے نمازی موذن حال ساکن ڈیرہ اسماعیل خان اپنی والدہ مرحومہ کے متعلق کہتے ہیں ان کی ایک خاص دعا یہ ہوا کرتی تھی کہ یا اللہ! میرے جنازہ پر نامحرم کی نظر نہ پڑے۔

ع می دہد حق آرزوئے متقین

(متقین کی اللہ پاک آرزوئیں پوری کر دیتے ہیں) کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا بعد العصر ان کی وفات ہوئی اور بعد المغرب رات کے اندھیرے میں ان کا جنازہ اٹھا اور بفضلہ وحمدہ ہر نامحرم کی نظر سے محفوظ رہا۔

سر پر غیر محرم کا ہاتھ

(۲) محترم جناب حاجی عبدالرحیم صاحب بلوچستان یکے از درویشان قطب زمان مولائی حضرت نور المشائخ کابلی مجددی قدس سرہ نے ایک مجلس میں بتایا کہ میری والدہ ماجدہ سخت بیمار رہی اور بعد از صد مجبوری ڈاکٹر کو لایا گیا۔ ڈاکٹر نے موٹا دوپٹہ ہونے کے باوجود جب ان کے سر پر ہاتھ رکھا تو بوڑھی اماں کی ایسی چیخ نکلی کہ حاضرین کانپ اٹھے اور فرمایا کہ آہ میرا سر ہے اور غیر محرم کا ہاتھ ہے۔

غیر محرم کی تلاوت ناگوار رہی

(۳) اسی سلسلہ میں اپنی والدہ ماجدہ قدس سرہ کا عجیب وغریب اور ایمان پرور واقعہ بھی

Marfat.com

سنادوں۔ ۷۰ء میں آپ کا وصال ہوا ہے۔ ایک بار ایک غیر محرم قاری صاحب سے میں نے ان کے مزار پر تلاوت کی درخواست کی اس نے پڑھنا شروع کیا تو معاً خیال آیا کہ کہیں والدہ ماجدہ نے محسوس نہ فرمایا ہو کہ نامحرم سے سنوایا۔ خود کیوں نہیں پڑھا۔ قبرستان سے باہر آئے تو ماموں زاد بھائی حافظ عبدالمنان صاحب (مرحوم ومغفور) جسے آپ بھی جانتے تھے۔ مشکوٰۃ شریف تک کتابیں پڑھی تھیں۔ ایک سال مدرسہ عالیہ سراج العلوم سرگودھا میں بھی پڑھتے رہے۔ اساتذہ کرام جس پر بہت شفقت فرمایا کرتے تھے۔ آخر میں نجم المدارس کے مطبخ کے ناظم رہے۔ دو سال قبل رمضان المبارک میں بروز جمعہ وصال ہوا۔ نہایت مسکین درویش صفت متواضع طبیعت کے مالک تھے۔ کہتے ہیں (جبکہ بندہ سفر عمرہ پر تھا) کلاچی کی تاریخ میں شاید ہی اتنا بڑا جنازہ کسی کا پڑھا گیا ہو۔ قبرستان سے نکلتے ہی انہوں نے مجھ سے کہا آپ نے خود کیوں نہ تلاوت کی، میں نے چونک کر پوچھا کیوں کیا بات ہے؟ کہنے لگا جیسے ہی قاری صاحب نے تلاوت شروع کی میں نے غنودگی میں ایک سیکنڈ تک محسوس کیا کہ آپ کی والدہ مرحومہ نے گویا کروٹ بدل کر رخ مبارک دوسری طرف پھیر دیا، گویا سمجھا دیا کہ

میرے اس شیشہ دل کو سنبھل کر ہاتھ میں لینا

نزاکت اس میں اتنی ہے نظر سے جب گرا ٹوٹا

یعنی ع پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر

یہ والدہ ماجدہؒ کی بعد الوفات ایک عالم فاضل کہلوانے والے بیٹے کو نصیحت فرمانا

ہے وللہ درھا وعلی اللہ اجرھا واجر امثالھا

بہر حال جن مخدومات مومنات مسلمات اور قانتات کی زندگیاں

ع بتولے باشد و پنہاں شد ازیں

کے مطابق گزریں اور ان کے متعلق بعد از مرگ یا قریب بمرگ اس قسم کے واقعات پر کیوں

Marfat.com

تعجب کیا جائے۔

ے فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

حفظ القرآن پر سلطنت ہندوستان

آپ نے اماں جی مرحومہ کے واقعات میں لکھا ہے کہ درابن سے چودھوان تک اٹھنی کرایہ تھا اور غالباً دونفر کا، مگر اٹھنی بھی تو نہیں تھی۔ اس پر بھی ایک ایمان افروز واقعہ یاد آ گیا۔ سنا ہی دیتا ہوں۔ حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ نے غالباً تعلیم وتربیت میں اس کو تحریر فرمایا ہے۔ ۵۰ء کے لگ بھگ کوئٹہ میں نظر سے گزرا تھا۔ کتاب پاس نہیں ہے، کمزور حافظہ میں جو کچھ ہے وہی لکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کو اپنے شیخ ومرشد نے فرمایا قرآن مجید حفظ کرلے۔ سلطنت ہندوستان بتو دادم (تجھے ہندوستان کی سلطنت عنایت کردوں گا) دینے والے تو رب کریم ہی ہیں لیکن

ے گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

(اللہ والے کی گفتگو، اللہ ہی کی گفتگو ہوتی ہے اگرچہ اس کا اظہار حلقوم عبداللہ سے ہوتا ہے)

یہی بزرگوں ہی کا ارشاد تھے۔ الحق ینطق علی لسان عمرؓ کے مطابق اہل حق کی زبان سے اس قسم کی نسبتوں کو مجاز پر محمول کرنا عام شائع وذائع ہے۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں میں نے دہلی میں دوتالاب والی مسجد میں قرآن مجید کا حفظ شروع کردیا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ مسلسل کئی وقت کا فاقہ کرنا پڑا، گھر میں والدہ ماجدہ کے علاوہ دو (۲) ایک اور رشتہ دار غالباً بہن بھائی بھی اماں جی کے زیر کفالت تھے۔ میں نے والدہ صاحبہ سے مجبور ہوکر عرض کیا اجازت ہوتو آج چھٹی لیکر مزدوری کرلوں تاکہ سب کے لئے کھانے کی کوئی چیز خرید سکوں۔ اماں جی نے سختی

Marfat.com

سے منع فرمایا۔ ناعزیز نا، ناغہ نہ کرو، غم اور پریشانی کی کوئی بات نہیں، فاقہ کرنا آسان ہے، سبق کا ناغہ گران ہے۔ اللہ کریم جس حالت میں رکھے وہی بہتر ہے۔

ع آنچہ ساقی ماریخت عین الطاف است

(ساقئ مہربان نے جو کچھ عنایت فرمایا یہ ان کا ہی لطف و کرم ہے)

امت کی مائیں

خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔ ان دنوں بازار میں کھانے کھلانے کی چیزوں کا بھاؤ یہ تھا کہ ایک دمڑی کے چار سیر خربوزے آسانی سے مل جاتے تھے لیکن جیتلے نداشتم (لیکن میرے پاس ایک دمڑی بھی تو نہیں تھی) اب اٹھنی ندارد اور جیتلے نداشتم کی مشابہت معلوم ہوئی کہ نہیں۔ یہ تھیں الفقر فخری فرمانے والے سردار دو جہان ﷺ کے امت کی مائیں ان حالات میں خوشی خوشی قرآن مجید یاد کیا اور اللہ کریم نے آپ کے پیر و مرشد کی پیشن گوئی کو پورا فرما دیا۔ کہنے کو تو کہا جا سکتا ہے کہ مورخین نے سلاطین ہند کی فہرست میں حضرت خواجہ صاحبؒ کا نام تو کہیں نہیں لکھا۔ اس کا جواب حضرت الاستاذ مفتی اعظم حضرت مولانا محمد شفیع صاحبؒ مصنف معارف القرآن کی زبان حق ترجمان میں یہ ہے کہ

بادشاہوں کی حکومت ہے فقط ظاہر پر
جن کی باطن پہ حکومت تھی وہ سلطان ہیں ہم

پائیدار اور مستحکم حکومت کونسی

فرمائیے پائیدار اور مستحکم حکومت کونسی ہے ''ظاہر والی یا باطن والی''؟ سروں پر حکومت یا دلوں پر اور پھر کیا اس سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے نام لیوا کیا آج صدیوں بعد بھی ہندوستان کے لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمانوں کے دلوں پر نہیں

Marfat.com

یا غلط حکومت نہیں کر رہے۔

ے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　چشمہء آفتاب راچہ گناہ

(اگر چمگادڑ دن کی روشنی میں بھی سورج نہ دیکھے تو اس میں سورج کا کیا قصور ہے)

بہر حال یہ جیتلے نداشتم کہنے والے کی اماں جی کے صبر و تحمل اور غضب کے غناءِ قلبی کا صدقہ ہی ہے۔ جس نے فقر و فاقہ کی صبر آزما حالت میں بھی اپنے فرزند دلبند کو چھٹی لینے کی اجازت نہیں دی کہ آج ان کے نام لیوا بادشاہی کر رہے ہیں۔ عبرۃ لاولی الابصار

والدہ کی صبر و استقامت کا صدقہ

آپ کو بھی یقین کر لینا چاہئے کہ آپ کو جو اللہ نے یہ مقام بخشا ہے یہ اسی اماں جی کے صبر و استقامت کا صدقہ ہے جو ایک اٹھنی کرایہ ادا کرنے کی سکت تو نہیں رکھتی تھی لیکن دل غناء قلبی کی دولت سے معمور تھا اور بزبان حال کہہ رہی تھی کہ یہ ہے ایک مسلمان کی شان کہ

ے گر نہ سازد بامزاج او جہاں　　می شود جنگ آزما با آسمان

اور اس لئے مجھے یہ عرض کرنے دیجیے کہ اگر آپ کو ایک ذرہ بھی اس دنیاء دنیہ کے قدر و عظمت کی ہوا لگ گئی تو عین ممکن ہے کہ یہ اسی لمحہ ہوا ہو کر آناً فاناً اڑ جائے اور آپ کے پاس حسرت وافسوس کے سوا کچھ بھی نہ رہے۔

ے شہے کہ تاج مرصع صباح بر سر داشت

نماز شام اوراخشت زیر سر دیدم

(صبح کے وقت جس باشادہ کے سر پر مرصّع تاج دیکھا نمازِ مغرب کے بعد اسی شاہ کے سر نیچے سرہانے کی جگہ اینٹ دیکھی) دنیا کی بے وفائی پر خواجہ شیراز کا جچا تلا تبصرہ تو یاد ہی ہوگا کہ

ع　ایں عجوزہ عروس ہزار داماداست

Marfat.com

جامعہ ابوھریرہ کی شاندار عمارتیں

آج جیسا کہ میں سن رہا ہوں جامعہ ابوھریرہ کی شاندار پختہ اور غالباً سر بفلک عمارتیں بہت سے فرعونوں کو سر جھکانے پر مجبور کر رہی ہیں اور وہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ کی دہائی دے رہے ہیں اور موجودہ حالات میں ایک حد تک اس کی ضرورت بھی ہے کہ مساکین محمد ﷺ کو بھی شاندار مزین اور اونچی عمارتوں میں ٹھہرایا جائے تاکہ مخالفین اسلام مرعوب ہوں اور یہ بھی مسلم کہ انسان کی یہ فطری اور طبعی خواہش بھی ہے اور اس کو ترغیبات میں شامل رکھنے کی اجازت بھی واخری تحبونها آیت کریمہ سے نکالی جا سکتی ہے۔

کچی درسگاہوں کے برکات

اس کے باوجود یہ کسی وقت بھی نہ بھولیں کہ غلبہ اسلام کے لئے جن جیالوں کی ضرورت ہے وہ عموماً سید الاولین والآخرین الصادق والمصدوق ﷺ کے ارشاد واجب الاعتقاد کے مطابق قلوبهم مصابيح الهدى يخرجون من كل غبراء مظلمة جن کے قلوب ہدایت کے چراغ ہوں گے وہ اکثر بوسیدہ مکانات اور ایک گونہ تاریک جھونپڑیوں سے نکلتے رہیں گے۔

علامہ طیبیؒ کے مطابق غبراء مظلمة كناية عن حقارة مساكنهم وانها مظلمة مغبرة

طالبان کی فوج ظفر موج اور امیر المؤمنین ملا محمد عمر دام نصر الله العزيز کے یارانِ باوفا کی تازہ مثال بھی علامہ طیبیؒ کی ببانگ دہل تائید میں ہے۔

چنانچہ انہوں نے قلیل عرصہ میں بحمد اللہ منزل کو پا لیا جبکہ ہم لوگ بااین ہمہ پچاس سالہ زندہ باد اور مردہ باد کے شور وغوغا میں

ع ہم محو نالہ جرس کارواں رہے

Marfat.com

کا مصداق ہیں اور افسوس صد افسوس کہ خود فریبی ہمارا شعار بن چکا ہے۔

ے نہ شمع ہے نہ پروانہ نہ ساقی ہے نہ پیمانہ
مگر ہم ہیں کہ سب کو بزم میں شامل سمجھتے ہیں

شاعر مشرق نے بالکل صحیح کہا تھا کہ

ے تیرے صوفے ہیں فرنگی تیرے قالین ایرانی
لہو مجھ کو رلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی

اصلی طاقت مکینِ باتمکین ہے

کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے اس حقیقت کو آخر تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ ہماری اصلی طاقت مکان نہیں مکین باتمکین ہے۔ نحن قوم اعزنا اللہ باالاسلام کا حقیقت پرور اعلان سیدنا فاروق اعظمؓ نے اس وقت فرمایا تھا جبکہ آپ کو اپنے احباب نے ہی عام اونٹ کی جگہ عربی النسل گھوڑے پر سوار ہونے اور پھٹے پرانے کپڑوں کی جگہ بہترین عربی لباس پہننے کا مشورہ دیکر منوالیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر چل کر اپنی پرانی روش اختیار فرمائی اور عام اعلان فرمادیا کہ نحن قوم اعزنا اللہ باالاسلام اور اسی سے بیت مقدس فتح ہو گیا۔

حسن ختام

آخر میں حسن ختام کے طور پر سیدی شمس الاولیاء حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی قدس سرہ العزیز کا ایمان افروز ملفوظ بھی سناتا جاؤں۔

ے شاید کہ اتر جائے کسی دل میں میری بات

حضرتؒ نے ایک بین الاقوامی مجلس مذاکرہ میں اپنا ایک مقالہ تقسیم فرما کر خود زبانی سنایا جس پر ایک غیر مسلم شاید یہودی نے حاضر ہو کر عرض کیا مولانا! ایک بات پوچھتا ہوں آپ نے

Marfat.com

زبانی جو مقالہ سنایا، تحریری مقالہ اور اس زبانی تقریر میں ترتیب کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں پایا گیا، کیا آپ نے اس غضب کے حافظہ کو قائم و دائم رکھنے کے لئے کوئی خاص نسخہ استعمال فرمایا ہے۔ جواباً فرمایا ہاں اس معجون کے صرف دو جزو ہیں۔

ایک یہ کہ ہم نے چٹائیوں پر بیٹھ کر پڑھا ہے۔ دوسرا یہ کہ اساتذہ کی جوتیاں سیدھی کر کے سیکھا۔ یعنی تواضع اور ادب۔ ع اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

اماں جی پر خوب لکھیئے

میرے محترم! آپ اماں جی پر لکھیئے اور خوب لکھیئے۔ متقدمین اور اسلاف کے کارناموں کے ساتھ ساتھ میں بہت ہی ضروری سمجھتا ہوں کہ ماضی قریب کے بزرگوں کے عزم و استقامت اور جرأت و استقلال کے واقعات بھی ضرور بیان کیے جائیں۔ ان کی خوشامد کے لئے نہیں جیسا کہ ابنائے عصر کی عادت ہو چکی ہے۔ بلکہ صرف اور صرف اس لئے کہ بہانہ جو طبائع کو اس عذر لنگ کا موقع نہ ملے کہ مسلمانان در گور و اسلام در کتاب۔ (یعنی مسلمان قبرستان میں اور اسلام صرف کتاب میں ہے)

اماں جی کی زندگی ایک معیاری زندگی معلوم ہوتی ہے، اسے کیوں چھپایا جائے۔ چھاپا جائے اور ضرور چھاپا جائے مگر یہ خیال رہے کہ آپ کی اماں جی نے اولاً آپ کے لئے اور پھر ہر خوش نصیب مسلمان کے لئے ایک ہادی برحق کا کردار ادا کیا ہے اس نے تو

ے موت کے آئینہ میں تجھ کو دکھا کر رخ دوست
زندگی تیرے لئے تجن بنا کر کے گئی

اماں جی کے درس پر عمل کا اہتمام

اس لئے آپ کو ہر واقعہ لکھ کر یہ بھی سوچ لینا چاہئیے کہ کیا میرا اماں جی کے اس درس پر عمل بھی

Marfat.com

ہے یا نہیں۔ اگر اس پر عمل ہو تو اللہ کا ہزار شکر کریں۔ بصورت دیگر اس کی تلافی کا فوراً عزم کر لیا کریں۔ اس سے اماں جی کی روح بہت ہی خوش ہو گی۔ مطلب یہ کہ معاملہ صرف چھپنے اور چھاپنے تک ہی نہ رہے۔ واللہ ولی التوفیق وفقنا اللہ وایاکم لما یحبہ ویرضاہ من القول والفعل والعمل۔ (بحوالہ ماہنامہ القاسم ماہ مئی ۱۹۹۹ء)

اسلامی انقلاب کا نعرہ لگانے والوں سے سوال

اسلامی انقلاب کا نعرہ لگانے والوں سے ہمارا سوال یہ ہے۔ کہ قوم پرستوں (پونم) نے جس طرح پوری وضاحت سے اپنے اہداف کو حکومت سے منوانے یا قوم کو ان اہداف کے لئے بیدار کرنے یا تیار رہنے کے لئے اخبارات میں مشتہر کر دیا ہے۔ کیا داعیانِ انقلاب اسلامی نے بھی اسلامی انقلاب کی اس طرح وضاحت سے مسلم قوم کو آگاہ کر دیا ہے یا حکومت کے سامنے اپنا موقف واضح کر دیا ہے۔

تحریک عمل برائے نفاذ شریعت کا سوال یہ ہے کہ جس طرح پونم میں شامل جماعتوں یا افراد نے دو چار باتوں پر مکمل اتفاق کر کے ان باتوں کی پوری وضاحت کر دی ہے اور کسی ابہام سے کام نہیں لیا گیا اسلام پرست جماعتوں یا افراد کا بھی اسلامی انقلاب کی وضاحت میں چار باتوں پر اس طرح کا مکمل اتفاق موجود ہے۔ جس سے وہ ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ اسلامی انقلاب کے داعی حضرات بالخصوص علماء کرام کی جماعتوں سے ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا اسلامی انقلاب کے بنیادی ارکان میں سے یہ باتیں نہیں ہیں۔

(۱) کہ قرآن وسنت اور اجماع امت کے خلاف اسمبلی کی نہ صرف اکثریت بلکہ پوری اسمبلی کا فیصلہ تسلیم کرنا نصوص قطعیہ کے مطابق کھلا شرک ہے اور آیت کریمہ سورۃ یوسف آیت

Marfat.com

نمبر ۴۰ سے کھلی بغاوت ہے۔

(۲) کیا ملک کے بااختیار اسمبلیوں میں کفار اور مشرکین اسی طرح زنادقہ اور ملحدین کو شریک رکھنا آیت قرآنیہ سورت آل عمران آیت نمبر ۱۱۸ کی رو سے حرام نہیں ہے اور کیا اس پر مفسرین کرام اور فقہاء اسلام کا اتفاق نہیں ہے۔

(۳) اور کیا ملک کے اہم سول اور فوج، عدلیہ اور انتظامیہ کے اہم عہدوں پر کفار مشرکین اور مرتدین تک کو مقرر کرنا یا برقرار رکھنا سورت النساء آیت نمبر ۱۴۱ کے مطابق اسلام سے بغاوت نہیں ہے۔

(۴) اور کیا انتخاب میں کافر اور ہر فاسق فاجر اور کھلے بدمعاش کی رائے کا اعتبار کرنا سورت القلم آیت نمبر ۳۵ اور سورت ص میں آیت نمبر ۲۸ کی رو سے حرام نہیں ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ جماعت اسلامی کے سوا علماء دیوبند اور علماء بریلوی کی جماعتوں کو ان چند بنیادی باتوں میں اختلاف ہو۔ اگر ہمارا خیال غلط نہیں ہے تو پھر کیا اسلامی انقلاب کی بنیاد ان تین چار ستونوں پر نہیں رکھی جاسکتی۔ اگر رکھی جاسکتی ہے اور بظاہر یقیناً رکھی جاسکتی ہے تو پھر اس کی کھلی وضاحت پر خاموشی بے معنی کا کیا مطلب ــــــ کیا فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین (جس چیز کا تم کو حکم ہے اسے کھول کر بیان کردو، مشرکین کی پرواہ نہ کرو) پر عمل کرنے کا وقت نہیں آیا جس پر انا کفیناک المستھزئین الذین یجعلون مع الله الھا آخر (الحجرات: ۱۴) (ہم ان لوگوں سے تمہارا بدلہ لے لیں گے جو تمہارے کاموں پر ٹھٹھا کیا کرتے ہیں) کی بشارت موجود ہے۔

(ماہنامہ القاسم جولائی ۱۹۹۹ء)

Marfat.com

جب تحصیل علم کا مقصد واضح ہو

دینی مدارس کے طلبہ میں نسبتاً استعداد اور برکات کی جو کمی محسوس کی جارہی ہے اور ارباب قلوب صالحہ اور صاحب دل حضرات اس سے جس پریشانی کا اظہار کر رہے ہیں اس کے مختلف اور متعدد اسباب ہیں۔ اصل علاج ان اسباب کے ازالہ کی فکر اور اس کے لئے محنت کرنا ہے جس میں ایک اہم اور بنیادی سبب یہ ہے کہ اساتذہ کی وہ شفقت اور تلامذہ کا وہ خلوص اور ادب نہیں رہا جو ماضی قریب میں جانبین کے دلوں میں تھا درحقیقت دینی تعلیم کی روح یہی معجون مرکب تھا جس کے نکل جانے سے اب یہ قالب بے جان رہ گیا اب اس سے وہ توقع جو ایک جاندار جسم سے کی جاسکتی ہے۔ بے سود ہے۔

ے

قالبم ایں جا و جاں در کوئے دوست

خلق را وہم کہ جاں در قالب است

ذرا نم ہو

یہ قالب مر نہیں گیا۔ فوت نہیں ہو گیا جسے دفن کرنے کی غلطی کی جاوے۔ یہ دشمن کا منصوبہ ہے یہ عالم سکتہ میں ہے اس قالب اور اس جسم کو باقی رکھنا فرض ہے۔ اسے ڈرپ لگانے اور انجکشن کرانے کی فکر کرنا ضروری ہے مگر خالی پانی کا انجکشن نہیں، طاقتور دوائیں ڈال کر لمبی لمبی بوتلیں چڑھائی جائیں۔ تھوڑی محنت کرنے سے معلوم ہوگا کہ

ع

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

انہیں میں آج بھی وہ چھپے پہلوان بس رہے ہیں جو ''لو اقسم علی اللہ لا برہ'' کا مصداق ہیں اور جن سے ملاحدہ وقت زنادقہ عصر اور دور حاضر کے منافقین لرزہ براندام ہیں

Marfat.com

اور جو ایمان و اسلام کے حدود اور سرحدات کی حفاظت میں وہی کردار ادا کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں جو ایک ایماندار مسلح فوج ملک کی زمین کے چپہ چپہ کی حفاظت کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔

الٰہی خیر دور فتنہ حاضر زماں آیا
رہے ایمان و دیں سالم کہ وقت امتحان آیا

تا جو نا خوب

دینی تعلیم کی یہ روح معجون مرکب کیوں ہوا ہونے لگا اس کا سبب اور اس کی بنیاد کیا ہے؟ احقر کے ناقص خیال میں اسے ان دو لفظوں میں سمیٹا جا سکتا ہے اور وہ یوں کہ تحصیل علوم (دینیہ ہو یا عصریہ، وقتیہ ہو یا ابدیہ) کا اصلی مقصد اور ۔۔۔۔۔ مطلب آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ نیا کے پردے آنکھوں پر پڑ گئے۔ اصل مسئلہ پیٹ اور عیاشی کا رہ گیا۔ علم برائے علم کے حاصل کرنے کا خیال ہی ختم ہو گیا۔

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

دین کا علم صرف اور صرف رضائے الٰہی کے لئے پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔ علوم عصریہ کو ملک وملت کی خدمت سرفرازی اور ملک کے تحفظ کے لئے سیکھا اور سکھایا جاتا تھا یا پھر اسے ذاتی وجاہت اور شرافت سمجھ کر حاصل کیا جاتا تھا۔ ہمارے تعلیمی ادارے، آزاد بھی اور سرکاری بھی علم سے محبت کرنے والوں سے آباد رہتے تھے۔

جنت کی خوشبو

نوکر بننے اور ملازمت حاصل کرنے کے خیال سے علم پڑھنا علم کی تحقیر و تذلیل تھی

Marfat.com

جبکہ اب وہی مقصودِ اعلیٰ ہوگیا۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ علی صاحبھا الف الف صلوۃ وتحیۃ کے پڑھنے پڑھانے والے حضرات جہاں ان فضائل کو حاصل کرنے کے جذبہ سے یہ مبارک شغل اختیار کرتے تھے جس کے حصول پر آیات کریمہ اور احادیث صحیحہ وارد ہوئے ہیں وہیں ان کو یہ نصوص اور تصریحات بھی نوک زبان یاد تھے کہ جو لوگ دنیا کمانے یا لوگوں کے دلوں میں وجاہت حاصل کرنے کے جذبہ سے یہ علوم حاصل کریں گے ان کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی۔ اسی طرح لحہ بہ لحہ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد مبارک بھی ہمیشہ پیش نظر رکھتے تھے کہ دوزخ کا ایک طبقہ اور حصہ ایسا سخت عذاب دینے والا ہے کہ جس سے خود دوزخ روزانہ سینکڑوں بار خدا کی پناہ مانگتی ہے اور یہ حصہ ان قراء وعلماء کے لئے ہے جو دکھاوے اور ریا کے لئے علم حاصل کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ ضروری بات چھپانے والے کو گونگا شیطان بتلانے والا ارشاد بھی ہمیشہ ان کے پیش نظر رہتا تھا۔

مشاہرہ

فقہاء متأخرین نے ہرچند بقاء دین ہی کی ضرورت سے قرآن وسنت کے پڑھانے پر تنخواہ اور مشاہرہ لینے کو جائز فرمایا ہے جو کہ درحقیقت دین سکھانے کا عوض نہیں بلکہ اس کے لئے پابند رہنے اور محبوس ہونے کا بدلہ ہے۔ اس کے باوجود ماضی قریب کے شیوخ قرآن وحدیث کے جذبات اسی سلسلہ میں کیا تھے۔ یہ ایک طویل اور ایمان افزا داستان ہے اختصاراً سن لیجئے۔

کیا حسین احمدؒ بھی بزرگ ہوگیا

دور کی بات نہیں۔ اسی صدی کے آخری حصہ میں اللہ کو پیارے ہونے والے شیخ العرب والعجم استاذ الہند والحجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد المدنی قدس سرہ کا واقعہ

Marfat.com

ہے کہ ایک دفعہ کسی معتقد نے جامع مسجد دیوبند میں نماز جمعہ کے بعد آپ کے دستِ مبارک کو بوسہ دینے کی کوشش کی۔ آپ نے سختی سے ہاتھ کھینچ لیا اور اس کو سخت ڈانٹ پلائی کہ کیا فضول حرکت کر رہے ہو۔ طلباء نے حکم شریعت معلوم کرنے کے لئے درس حدیث شریف میں پوچھا حضرت کسی بزرگ عالم باعمل کی دست بوسی شرعاً جائز ہے کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا جائز ہے۔ پوچھنے والوں نے وضاحت طلب کی کہ پھر کل آپ نے کل کیوں سختی سے آپ کے ہاتھ کو بوسہ دینے والے کو ڈانٹا۔ حضرت نے فرمایا کسی بزرگ کی دست بوسی کو میں نے ناجائز نہیں کہا مگر کیا حسین احمد بھی بزرگ ہو گیا جو کہ تنخواہ لیکر قرآن وحدیث پڑھا رہا ہے۔ بہر حال تنخواہ لینا اور بات ہے اور تنخواہ کی خاطر قرآن وحدیث کا پڑھنا اور پڑھانا دوسری بات ہے اور پھر تنخواہ ہی کی خاطر امتحان کی تیاری اور در در کا طواف کرنا اور اضافہ تنخواہ کی خاطر مختلف مدارس کا چکر لگانا مسئلہ ہی دوسرا ہے۔ حافظؒ نے ہم جیسے اس قسم کے حضرات کو دیکھ کر فرمایا ہوگا

ترسم کہ صرفہ نبرد روز باز خواست
نان حلال شیخ ز آب حرام ما

دار العلوم دیوبند کے مدرسین اور پانچ منٹ کی غیر حاضری

دار العلوم دیوبند کے اسی صدی کے دوسرے مدرسین کے متعلق بھی اس قسم کے کئی واقعات سننے میں آئے کہ پانچ دس منٹ کی غیر حاضری بھی یاد رکھ لیا کرتے تھے اور بعض اوقات پوری تنخواہ جو پچاس ساٹھ روپے سے زیادہ نہ ہوتی تھی میں پانچ دس روپیہ لیکر باقی واپس کر دیتے کہ ان اوقات میں مجبوراً میں غیر حاضر رہا۔

یہ صرف دو چار واقعات نہیں، یہ فہرست طویل ہے اور ماضی قریب ہی کے دینی مدارس کے مدرسین کا سنہری کارنامہ ہے۔ یقین کیجئے جب تک دینی علوم اسی مبارک جذبہ

Marfat.com

سے پڑھتے اور پڑھائے جاتے رہے۔ نہ کمی استعداد کی شکایتیں سننے میں آئیں اور نہ ہی نقصان برکات کی۔ طلباء کی محنت اور علم برائے علم پڑھنے کا ایک چشم دید واقعہ بھی عرض کرتا جاؤں۔

جب علم برائے علم پڑھایا جاتا تھا

۴۰ھ سے پہلے کی بات ہے میں ان دنوں مدرسہ عالیہ سراج العلوم سرگودھا میں پڑھ رہا تھا۔ ان دنوں دینی مدارس میں پڑھنے والے طلباء اس خام خیال کے تصور سے بھی ناآشنا تھے کہ ہم کو کوئی معقول ملازمت مل سکے گی اور سرکاری مدرسوں میں ہمارا ایک ساتھی محمد زمان صاحب نامی ساکن علاقہ موسیٰ خیل، موٹا تازہ نوجوان شرح جامی میں ہمارا شریک سبق تھا۔ ذہن کا تیز نہیں تھا دیر سے بات سمجھنے کا عادی تھا مگر مجال ہے کہ کوئی جملہ سمجھے بغیر سرہلاتے ہوئے آگے گزر جائے۔ پوچھتا تھا اور بار بار پوچھتا تھا۔ بعض اوقات ساتھی تھک کر بری آنکھوں سے اس کو دیکھنے لگتے۔ آپ کو شاید یقین نہ آئے لیکن واقعہ عرض کر رہا ہوں کہ بعض اوقات وہ رو پڑتا لیکن عبارت سمجھے بغیر ہرگز آگے نہ چلتا اس کے باوجود میں یہ بھی عرض کروں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ امتحان میں ذہین ساتھیوں سے نمبروں میں پیچھے رہ گیا ہو۔ یہ لوگ علم برائے علم پڑھتے تھے اور استاد بھی علم برائے علم پڑھاتے تھے۔

صرف دو نمبر لینے پر بے تحاشا روتا رہا

پھر یہ ناگفتنی بھی سن لیجئے کہ یہ ناکارہ ۵۵ھ شاید ۳۶ء میں جالندھر خیر المدارس میں خیر الاساتذہ حضرت اقدس مولانا خیر محمد صاحبؒ سے مشکوٰۃ شریف پڑھ رہا تھا۔ دو ساتھی اور تھے۔ ایک حافظ عصمت اللہ صاحبؒ جو ۴۷ء کے دوران غالباً شہید ہو گئے ہیں اور ایک حافظ عبدالغنی صاحب سلمہ جو کہ غالباً حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ کے قریبی رشتہ

Marfat.com

داروں میں تھے۔ سہ ماہی امتحان میں ان کے غالباً ۴۸ نمبر آئے اور اس نالائق کے ۴۵۔ اس وقت پورے نمبر ۵۰ ہوا کرتے تھے۔ میں تین نمبر کم لینے پر اتنا رویا کہ نہ صرف اب بلکہ اس وقت بھی تعجب کرتا تھا کہ نہ تو استاد ناراض ہوئے، نہ کسی ساتھی نے کوئی طعنہ دیا پھر یہ غیر اختیاری طور پر بار بار رونے کا کیا مطلب۔ آپ مان لیں کہ دیر تک منہ پر کپڑا ڈال کر روتا رہا آنسو پونچھتا تھا مگر وہ سیل رواں تھمنے کا نام نہیں لیتا تھا۔ اب سوچتا ہوں کہ اس کی وجہ صرف یہی ہوگی کہ اس وقت علم برائے علم پڑھنے کا نظریہ ہر کہ ومہ کے دل میں راسخ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس وقت استعداد کے کمی کی شکایت عام نہیں تھی۔ استاد کو عظیم محسن سمجھتے ہوئے ہر طالب علم ان کا ادب اپنا دینی اور مذہبی فرض سمجھتا تھا اور اسلئے ظرف کے مطابق کم وبیش ہر طالب علم کو حصہ بقدر جثہ برکت کا کوئی نہ کوئی حصہ بخرہ مل ہی جاتا تھا۔

ے میخانہ کا محروم بھی محروم نہ رہتا

اولئک القوم لا یشقی جلیسہم

پرنالہ وہیں ہے

علم برائے علم پڑھنے کا جذبہ اگر مدارس دینیہ کے طلباء میں پھر سے اجاگر کرنے کے لئے مخلصانہ محنت شروع کر دیں اور اساتذہ کا ادب واحترام ان کے دل میں جما سکیں تو کوئی وجہ نہیں کہ

ے یوسف گم گشتہ باز آید بکنعاں غم مخور

(گم شدہ یوسف دوبارہ کنعان واپس آئے گا۔ غم ہرگز نہ کیجئے) کا منظر ہم اور آپ پھر نہ دیکھ سکیں۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

لیکن پرنالہ تو وہیں ہے۔ دینی مدارس میں عامۃ المسلمین کے تعاون سے مفت داخلہ اور بارہا سی

Marfat.com

فیس کے پڑھتے اور پلتے رہیں اور مقصد کسی طرح نوکری اور ملازمت حاصل کرنا ہو اور اس کے ساتھ لیاقت و استعداد اور من عند اللہ نزول برکات کی امید بھی رکھیں تو

ایں خیال است و محال است و جنوں

جب مقصد دنیائے دون کا حصول ہو

یہ بھی تو خیال فرماویں کہ جب مقصد دنیائے دون کا حصول ہے جس کا واحد سبب ملازمت اور سرکاری نوکری ہے اور جب وہ رشوت سے، سفارش سے اور جب تک ملک میں بالغ رائے دہی سے انتخاب کا نامعقول نظام جاری ہے۔ یہ خسیس مقصد دو چار ووٹوں کا لالچ دیکر نمائندگان قوم سے حاصل کیا جا سکتا ہے تو اس کے لئے لیاقت اور بہتر تعلیمی استعداد کی کیا ضرورت ہے۔ برائے نام کسی تعلیمی ادارہ میں داخلہ لینا جب کافی ہے تو طلباء رات کی نیندیں حرام کرنے اور شب و روز کتابوں کو رٹنے اور یاد کرنے کی زحمت آخر کیوں اٹھائیں۔ یہی وجہ ہے کہ نصاب کو کم سے کم وقت میں کھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کئی اہم کتابوں کو حذف کر دینا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

اکابر کے مقررہ نصاب میں کمی بیشی

میں نے ۵۷ء میں دارالعلوم دیوبند میں دورہ حدیث شریف میں داخلہ لیا۔ ہمارے ساتھیوں میں ایک لائق فائق ذہین ترین رفیق محترم حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب، حضرت اقدس مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھویؒ کے صاحبزادہ محترم بھی تھے۔ لیاقت اور استعداد میں ایک مثالی طالب علم تھے۔ امتحان داخلہ کے لئے جانے لگے تو ان کے والد بزرگوار بھی جو ان کو داخلہ دلانے کے لئے دیوبند تشریف لائے تھے۔ اپنے فرزند دلبند کو سمجھانے لگے۔ دیکھئے ہدایہ آخر تم نے مقررہ نصاب تک نہیں پڑھا۔ کہیں اپنی استعداد لیاقت اور ذہانت پر

Marfat.com

مغرور ہو کر یہ نہ کہدینا کہ جہاں سے چاہو امتحان لے لو۔ چاہے نصاب معینہ دارالعلوم دیو بند تک میں نے اسے پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو۔ ان کے والد ماجد نے سمجھایا کہ نمبر تو کامیابی کے دیدیں گے لیکن ایک معین خانہ میں ناقص کا لفظ لکھ دیں گے جس کی وجہ سے تمہیں داخلہ یہاں نہ مل سکے گا۔ بہر حال جلدتر ملازمت ملنے یا دلانے کی خاطر اکابر کے مقررہ نصاب میں کمی بیشی بھی اس بیماری کا ایک سبب ہے۔

نظامی گروپ

آزاد دینی مدارس کو ٹھکانے لگانے کے لئے سب سے زیادہ خطرناک منصوبہ یہی ہے جسے آج کل نظامی گروپ کے نام سے مشتہر کیا جا رہا ہے۔ حب دنیا کے مریض اور حطام دنیا کے عاشق اس پر لٹو رہیں گے اور دیکھتے دیکھتے وفاقہائے مدارس کی یہ چہل پہل خدا نہ کرے ماند پڑنے لگے گی۔ نظامی گروپ سے سرکاری مدارس کہ گہما گہمی اور ان کے سندات کی برتری سے وفاق کے سندات متاثر ہوں گے اور جن سیاسی قائدین کے بھروسہ پر وفاق نے چلنا شروع کر دیا ہے اندازہ یہ لگتا ہے کہ اگر حکمرانوں نے دینی مدارس کے ان آشیانوں کو آگ لگانے کی ناروا جسارت کی تو یہ پتے بھی اس کو ہوا دینے لگیں گے۔ لا قدرها الله۔

فریب نظر یا علماء پر کھلا بہتان

دراصل اختلاف نہ جدید سائنس میں مہارت حاصل کرنے کا ہے اور نہ ہی غیر ملکی یا غیر اسلامی زبانوں کے سیکھنے کی ضرورت کا۔ علماء کا پختہ عقیدہ ہے کہ اسلام ہمہ گیر اور عالمگیر مذہب ہے تو پھر ان کو ملک وملت کے ان دونوں ضرورتوں سے اختلاف کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ خلط مبحث ایک فریب اور علماء پر ایک بہتان ہے کہ یہ غیر ملکی یا غیر اسلامی زبان سیکھنے سکھانے کے خلاف ہیں یا موجودہ سائنسی دور اور ایٹمی دوڑ میں یہ حضرات سائنسی ترقیات میں رکاوٹ

Marfat.com

بن رہے ہیں یا کم از کم علماء کو یا دینی مدارس کے طلباء کو ان چیزوں سے لاتعلق رکھنا چاہتے ہیں۔کلاوحاشا ایسا ہرگز نہیں۔ واعدوا لهم مااستطعتم من قوة الخ ۔جیسے نصوص کے ہوتے ہوئے اور فليبلغ الشاهد الغائب جیسے عام تاکیدی احکام کی موجودگی میں ان چیزوں کی ضرورت میں کسی عالم دین کو اختلاف نہیں ہوسکتا۔ بحث اس میں ہے کہ کیا نصاب کو بوجھل بنایا جائے اور کیا تعلیمات اسلامیہ کے ذمہ دار آزاد مدارس کو بھی حکومت کا دم چھلہ بنایا جائے۔

علماء کا مطالبہ

علماء کا مطالبہ یہ ہے کہ علوم عصریہ میں پوری مہارت حاصل کرنے کے بعد انہیں تعلیم یافتہ حضرات کو قرآن وحدیث اور علوم مایتعلق بها کی مکمل تعلیم دلانے کے لئے حکومت مستقل طور پر چار پانچ سالہ کورس کا انتظام کرے۔ یہ کورس اور نصاب دینی مدرسوں کے تجربہ کار اساتذہ بنائیں۔اور اس کالج کے اساتذہ لازماً وہ ہوں جو کہ صورۃً متشرع اور کم از کم پنج بناء اسلام کے پابند ہوں اور اس نصاب میں بھی لازمی طور پر کامیاب ہونے کے بعد ان مجمع البحرین افراد کو ملک وملت کی خدمات سونپی جائیں۔یعنی ملازمت دلائی جائے۔ اسی طرح دینی مدارس سے فارغ ہونے والے حضرات کے لئے حکومت چار پانچ سالہ نصاب کا انتظام کرے جس میں انہیں علماء کو بی۔اے، ایم۔اے وغیرہ تک کی تعلیم دلائی جاوے۔ پھر انہیں ملک وملت کے لئے مناسب مقامات پر متعین کیا جائے۔ان کے اساتذہ میں کوئی غیر مسلم ہرگز نہ ہونا چاہیئے بلکہ اس کو ایک ایسا مسلمان ہونا چاہیئے جو کھلم کھلا فاسق فاجر اور بدمعاش نہ ہو۔اگر نظریہ اسلام کی برتری اور تحفظ مقصود ہے تو لارڈ میکالے کی تعلیم اور اس کے اثرات کو ختم کرانے اور علوم عصریہ کو صحیح طور پر استعمال کرنے کا اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔صدر ایوب

Marfat.com

نے اپنے دور میں دینی مدارس کو ان کے اخراجات کی تہائی حصہ کی پیشکش کرتے ہوئے علوم عصریہ کو آزاد دینی مدارس میں داخل کرنے کی تجویز پیش کی تو اس وقت کے اکابرین وفاق نے اس طرح حکومت کی مداخلت کو قبول نہیں کیا۔ ہاں علماء کے لئے علوم عصریہ کی تعلیم یافتہ حضرات کے لئے علوم دینیہ کی ضرورت پورا کرنے کی یہ صورت پیش کی جسے حکومت نے تسلیم نہیں کیا اور ملک میں تعلیم کے یہ دونوں محاذ بحالہ متزاحم رہے۔ بہرحال نظامی گروپ کے نام سے مخلوط اور بوجھل نصاب کی تجویز آزاد دینی مدارس کو حکومت کا دم چھلہ بنانا پرانے شکاریوں کا نیا جال ہے۔ جس سے مرغان سحر طلبہ اسلام طالبان کے ایمان کو اللہ تعالیٰ حفاظت میں رکھیں۔ لیکن جب تک علم برائے علم، برائے ملازمت نہیں بلکہ رضائے الٰہی کا جذبہ بیدار نہ ہوگا اس خطرناک محاذ پر کامیابی آسان نہیں۔ آخر میں اتنا اور بھی عرض کردوں کہ آزاد دینی مدارس کے وفاقوں کی بنیاد تو اسی پر رکھی گئی تھی کہ طلباء کی لیاقت اور علمی استعداد گھٹنے نہ پائے۔ اگر اس کے باوجود یہ خطرہ باقی بلکہ موجود ہے تو اس کا اصل جواب تو ان حضرات سے پوچھا جائے جن کے ہاتھوں میں اس نظم ونسق کی لگام ہے۔ (ماہنامہ القاسم ماہ نومبر دسمبر ۲۰۰۰ء)

نجم الفتاویٰ کی طباعت اور مفید مشورے

برادر مکرم جناب مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نجم الفتاویٰ سے متعلق معلومات تو آپ کو یہیں ہی جامعہ ابوھریرہ میں حاضری کے وقت شاید دعوت نامہ کا نمونہ بھی آپ کو دیدیا تھا۔ حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ کا وہ گرامی نامہ جس میں آپ کو ایک تصنیف کی جلد تر طباعت کی ترغیب دی تھی میں آپ سے

Marfat.com

لے آیا تھا۔

مولانا گل بادشاہ صاحب

بطور یاددہانی یہ لکھ رہا ہوں کہ الحمد للہ ثم الحمد للہ اس اہم کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو شخصیت اپنے فضل وکرم سے بھجوادی۔ اپنے خیال میں انتہائی با اخلاق متدین اور دیانتدار انتہائی محنتی آدمی ہے حرف حرف کو چھانٹتا ہے۔ اظہارِ خیال میں نہایت جری ہے اور الحمد للہ فقہی معلومات میں وسیع مطالعہ رکھتا ہے سیر چشم اور متقی ہے۔ اس ڈیڑھ ماہ میں بارہ سو مسائل دیکھ چکا ہے۔ رات دن مکب علی الکتاب (کتاب پر مطالعہ کے لئے جھکے ہوئے) رہتا ہے۔ وہ شخصیت مولانا گل شاہ صاحب ہیں۔ (درازندہ علاقہ شیرانی کے مکین حضرت مولانا عجب نور صاحبؒ بانی معراج العلوم بنوں کے شاگرد رشید)۔ طباعت میں حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مرحوم کے حسب وصیت دیر نہیں کی جائے گی اس لئے لکھ رہا ہوں کہ ایک تو آپ کو میری خوشی اور اطمینان کی وجہ سے خوشی ہوگی۔

دوسری بات یہ کہ طباعت کے سلسلہ میں کوئی مفید مشورہ خیال میں آئے تو اظہار سے دریغ نہ کریں۔

ہاں یہ بھی عجیب بات ہے الحمد للہ تقریباً سات سو مسائل میں زیادہ سے زیادہ چھ سات مسائل میں انہوں نے نہایت سنجیدگی شرافت اور تصلب سے اختلاف ظاہر کیا ہے والحمد للہ باقی پر صاد کیا ہوا ہے۔ بقیہ مسائل پر تبادلہ خیال کے لئے فراغت نہیں پا رہا۔ مزید بھی امید ہے چھ سات سو مسائل کم وبیش ابھی وہ دیکھ رہے ہیں۔ تاخیر میری مصروفیات کی وجہ سے ہے ان کی جانب سے نہیں وہ مسلسل کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ماشاء اللہ۔

والسلام

Marfat.com

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۳-۶-۲۰۰۰

بازسوئے کوچہ جاناں روم

مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی مدظلہ، حضرت علامہ شمس الحق افغانیؒ سے بیعت تھے۔ اپنے شیخ ومرشد کی بارگاہِ رشد وہدایت میں والہانہ اور مچلتے ہوئے عاشقانہ جذبات کے ساتھ حاضر ہوتے۔ کبھی قلبی کیفیات نظم کی صورت میں چھلک پڑتے۔ درج ذیل نظم ایسے ہی جذبات کی ایک ادنیٰ جھلک ہے۔ ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا (ادارہ)

باز سوئے کوچہ جاناں روم — بازسوئے مرکزِ ایمان روم

عارف اسرار قرآن است او — آنکہ ظلِ لطفِ رحمٰن است او

فیض او عام است بر ہر خاص وعام — لطف او تام است بر ہمہ انام

دیدہ ام زد دستگیری در نہاں — در مقام سخت ودر روز گراں

بارہا در خامشی گفتہ است آں — کہ نیاید در بیاں صد زبان

صدقہ کویش خدائے رازداں — از شرورِ نفس وشیطان وداں

برنصیب خویش نازم دم بدم — کہ بکویش آمدم بر قدم

لطف شب خیزی تو از کویش پذیر — حظ قرآنی تو از کویش بگیر

دہ بکویش از دل وجان حاضری — تارہی تو از جہان آذری

روز محشر اے خدائے ذوالکرم — از طفیل سید عرب وعجم

Marfat.com

درنگاہ خویش داری درااماں آل واولادش وجملہ طالبان
چونکہ دادی دست خود در دست شاں از چہ اندیشی ندیم خستہ جاں

(۱۵ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ/ ۲۶ جون ۱۹۷۵ء) (ماہنامہ القاسم ماہ جون ۲۰۰۰ء)

نجم الفتاویٰ کا کام، انعامات الٰہیہ پر حضرت مدنیؒ کے تشکر وامتنان کے الفاظ

برادر مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی سلمہ ربہ وعافاہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اخلاص نامہ ملا۔ اسفار کے خلاف آپ کے نرم وگرم تنبیہات سے بے حد خوشی ہوئی۔ یقدم رجلاً ویوخر اخری (کسی کو آگے لانا اور کسی کو پیچھے چھوڑ دینا) کا منظر بڑا لطف اندوز ہوا، کبھی ہمدردی اور محبت کا لحاظ اور کبھی بلا استحقاق میرے ادب کا پاس

ع ہر ہوسنا کے نداند جام وسنداں باختن

(یعنی خوف ورجاء اور صحیح مشورہ اور ادب کا لحاظ دونوں فرض ادا کرنا ہر کسی کا کام نہیں)

بہر حال خوشی ہوئی۔ چند دن طبیعت بہت گھبرائی ہوئی تھی، مشاغل برقرار رکھے مگر عبوس قمطریر (یعنی ترشروئی کے ساتھ) رہ کر کل ایک ڈرپ بھی لگوایا گیا۔ پھر بعد الجمعہ تا ایں دم ہفتہ بعد العصر موسم نہایت خوشگوار رہا۔ یہ قدرت کا ڈرپ لگا اور آج بحمد للہ خوب ہشاش بشاش رہ کر کافی کام کیا تدریس وغیرہ کے علاوہ نجم الفتاویٰ کے دو رجسٹر دیکھ لیے اور بظاہر اس قابل معلوم ہوئے کہ آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بھیجدوں۔

اس سے اندازہ ہو جاوے گا کہ یہ صفحے جو پاشاں پاشاں اور بے ترتیب ہیں۔ اگر

Marfat.com

پہلی جلد کے تقریباً پانصد (۵۰۰) صفحات ہو جاویں۔ سائز توضیح السنن کے قریب ہو معمولی کم۔ کاغذ کچھ اچھا ہو۔ خط باریک نہ ہو، بلکہ توضیح السنن سے کچھ جلی۔ اگر کچھ اندازہ اخراجات کا لگ جائے تو میرا ارادہ ہے کہ جو اشتہار ابتداءً پروگرام میں شائع کیا گیا تھا جس کا نمونہ آپ کے استحضار کے لئے منسلک ہے اس کے پشت پر مختصر تمہید کے ساتھ ان احباب کو بھیج دوں جو مختلف اوقات میں دریافت کرر ہے ہیں کہ کب چھپے گا اور کتنا خرچ آئے گا۔ دعواتِ صالحہ کا ہر وقت محتاج ہوں۔

لوگوں کی محبت عطیۂ الٰہی ہے

القاسم کا نیا شمارہ مل گیا آپ کے کراچی اور گوجرانوالہ وغیرہ کا سفر پڑھا احباب اور لوگوں کا انس ومحبت سے پیش آنا عطیہ الٰہیہ ہے اس کی قدر اللھم لک الحمد والشکر کا لک کے کاف پر زور دیکر اور عظیم مخاطب کا تصور کر کے پڑھنا ہے۔

سیدنا وسید العلماء حضرت مدنی قدس سرہ جب متحدہ ہندوستان کے چار ماہہ ایکشنی دورہ پر نکلے اور ڈیرہ کلاچی بھی تشریف لائے۔ ہندو مسلم اور سکھوں نے ہزاروں کی تعداد سے بڑھ کر جب استقبال کیا اور آپ ذرا ستانے ایک مختصر کمرہ میں آکر لیٹے۔ بار بار یہی کلمہ دہرایا۔ خیال یہ ہے کہ لک الحمد میں لک کے لام پر خاص توجہ فرماتے۔ جس کا مفاد حصر ہی ہے۔

عیش دنیا را بقائے نیست دیدی غنچہ
یک تبسم کرد عمرے در پریشانی گذشت

(دنیا کی خوشی کو بقا نہیں۔ غنچۂ گل کو دیکھو، قدرے تبسم کیا اور باقی ساری عمر پریشانی میں گزار دی)

Marfat.com

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۸ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۰۔۷۔۱

ہدایہ اور صاحب ہدایہ اور کچھ یادِ ماضی

عزیز القدر مولانا عبدالقیوم حقانی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

پہلے مسودہ کے ساتھ آپ کا خط نہ ہونا کھٹکا۔

ع درون چشم اگر نیم مواست بسیار است

(آنکھ میں ایک بال گر جائے تو بھی ناقابل برداشت تکلیف معلوم ہوتی ہے)

کار ایں است

الحمدللہ دوسرے تیسرے دن اخلاص نامہ مل گیا۔ سجدہ سہو سے واجب کی تلافی میں اختلاف نہیں ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء. خدا کرے آپ صحت سلامتی اور جمعیتِ خاطر سے جامعہ ابوھریرہ کی خدمت میں مصروف ہوں۔ ؎ کار ایں است باقی ہیچ

(یعنی اصل کام دین کی تعلیم ہے کیونکہ وہ ہر نیک کام کا موقوف علیہ ہے)

پرانی یادیں

''ہدایہ اور صاحب ہدایہ'' مختصر تصنیف موصول ہوئی ابھی پڑھی نہیں بس اس نام سے ساٹھ سال پہلے پرانی دنیا آنکھوں کے سامنے پھرنے بلکہ ناچنے لگی۔ صرف سرگودھا کے حصہ میں آٹھ دس صفحے سیاہ کر چکا ہوں۔ خیرالمدارس جالندھر پھر دارالعلوم دیوبند پھر زمانہ

Marfat.com

تدریس کی دنیا ایک عبرت ہے آپ سننے کو تیار نہ ہوں گے۔ اور القاسم اس کی اشاعت سے شاید معذور رہے۔

ختم تک سنتا نہیں کوئی بیان اہلِ درد
اس قدر حسرت فزا ہے داستانِ اہلِ درد

دینی مدارس کے نصاب پر اعتراضات کا جواب

آپ کا اور آپ کے القاسم کے ناظرین کا میرے ساتھ اس بات میں اتفاق ضروری نہیں۔ مگر اس سارے مضمون کو اگر کوئی سمجھ کر پڑھ لے۔ تو دینی مدارس کے نصاب پر بے زبان اور گونگے نصاب جیسے اعتراضات کا اس مضمون کے لفظ لفظ سے جواب ملتا رہے گا۔ اور کیا عرض کروں۔ بحمد للہ نجم المدارس میں پورے سکون واطمینان سے کام ہو رہا ہے۔ اللہ کریم اپنے خالص فضل وکرم سے کوئی حرف قبول فرمالیں تو نجات ہو سکے گی۔ انشاء اللہ۔

سودائے خام

خدا کرے آپ کے برخورداری [illegible] روز افزوں ہو اور وہ آپ کے صدقہ جاریہ کا اہم حصہ بن سکے۔ والامر بید للہ۔ ۲۰۰۰-۸-۶ کو [illegible] رکھا تھا کہ آپ [illegible] (آبائی گاؤں) آنا ہے۔ بظاہر تو ملاقات [illegible] ئے خام ثابت ہوا۔ اسلئے اب [illegible] ذریعہ یہ مضمون بھیج رہا ہوں۔ عزیز جان محمد صاحب (ماہنامہ القاسم اور القاسم اکیڈمی [illegible] دفتر کمپوزر اور میرے ذاتی خطوط کے جوابات پر مامور ہیں جب سے جامعہ ابوھریرہ قائم [illegible] تب سے عزیزم مولانا گل رحمٰن کے ساتھ [illegible] محمد بھی جامعہ ابوھریرہ میں داخل ہوئے۔ [illegible] جامعہ کے ابنائے اولین ہیں اور استقامت [illegible] خلوص ومحبت اور خدمت میں اپنی مثال آپ [illegible] اللہ کریم نظرِ بد سے بچائے۔ ع ق [illegible] خطوط میں طرز وطریقہ اور صورت [illegible]

Marfat.com

اپنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ایک حد تک آپ کا فوٹو سٹیٹ ہے۔ماشاء اللہ

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۴ ج ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰-۸-۵

نجم الفتاویٰ کی طباعت اور اشتیاق ومحبت

محترم المقام مولانا حقانی صاحب سلمہ ربہ وعافاہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ٹانک کے ایک سفر کے لئے پابرکاب ہوں۔مختصراً عرض ہے کہ اس دفعہ مسلسل تین بار مسودہ بھیجنے میں تعویق پر تعویق ہو رہی ہے۔تشویش یہ ہے کہ کہیں کتابت کے سلسلہ میں اور کمپیوٹر کے نظام میں کوئی خاص رکاوٹ تو نہیں پیش آ گئی۔

جبکہ اپنی کوشش اور بڑی خواہش یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ رجب کے آخر تک نجم الفتاویٰ کی پہلی جلد اگرچہ پانچ سو صفحات کی بھی ہو آجائے۔تاکہ احباب کا شوق ٹوٹ نہ جائے۔

عین ممکن ہے کہ برخوردارم حافظ محمد نسیم صاحب سلمہ کی واپسی کے بعد ضروری ترتیب پر ناکارہ خود یا مولوی محمد زمان صاحب یا دونوں ایک ہفتہ کے لئے وہاں جامعہ ابوھریرہ میں آجاویں۔

برخوردار آج مدینہ پاک انشاء اللہ پہنچ گئے ہوں گے اور سرورِ کائنات ﷺ پر تسلیمات عرض کر رہے ہوں گے اور ہم اور آپ کے بھی حضرت حق جل شانہ اپنے فضل وکرم سے ان کے اور ہمارے سلام قبول فرماویں۔انشاء اللہ ج ۲ تک واپس آجائیں گے۔سب کی

Marfat.com

خدمت میں سلام ودعا

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۰ ج ۲ ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰-۹-۹

حضرت سرگودھوی کی خواب میں ملاقات اور حسن تعبیر

برادر مکرم ومحترم دامت معالیکم — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخلاص نامہ جو کہ بالکل دیر آید خیر آید کا مصداق تھا ملا۔

درمیانِ جانِ جاناں ماجرائے رفت ورفت

میرے کسی خط میں اگر کوئی ایسے الفاظ ہوں جن سے آپ کے اخلاص پر شبہ ہونے کا احتمال ہو تو انہیں بغیر کسی توقف اور تکلف کے واپس لیتا ہوں۔ مجھے یہ وہم بلکہ شبہ اور شک ضرور تھا کہ شاید آپ کے دفتر کمپیوٹر میں کوئی تبادلے ہو رہے ہیں یا زیر غور ہیں، یا کوئی کارکن کام چھوڑ گیا ہے۔ اور اس لئے آپ کی جانب سے بار بار کی یہ اطلاع کہ کاغذات آج روانہ کیے گئے یا کیئے جا رہے ہیں کی تصدیق میں تاخیر ہو رہی ہے۔

بہر حال ع درمیاں جان جاناں ماجرائے رفت ورفت

(یعنی دو مخلص دوستوں میں اگر کوئی رنجش ہو بھی گئی تو ختم بھی ہوگئی) اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں اس کام سمیت برکت عطا فرماویں آمین۔ برخوردار مولوی محمد نسیم سلمہ بفضلہ تعالیٰ بخیر وعافیت کل سفر مبارک سے واپس پہنچ گئے فللہ الحمد ... اللھم زد فزد فلا تنقص ولک

Marfat.com

الحمد۔ (یعنی اے اللہ یہ نعمتیں زیارات حرمین الشریفین ہم سب کو باایمان وباادب بار بار نصیب فرما)

نقد و جرح کا فریضہ و معمول

میں تو لگی لپٹی رکھے بغیر جا و بے جا آپ کے کاموں بلکہ حالات پر جو خیال دل پر گزرتا ہے۔ کنایۃً واشارۃً اور گاہے صراحۃً کھول کر لکھ دیتا ہوں۔ آپ کا ظرف بحمدہ وسیع ہے اور شکر ہے کہ درگزر کر دیتے ہیں واجرکم علی اللہ۔

خواب میں بشارتیں

آج ابھی اشراق کے بعد سو گیا تو ایک مجمع میں دیکھا کہ حضرت الاستاذ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی قدس سرہ خطاب فرما رہے ہیں اور نہایت خوش الحانی سے آیت مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃمائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم (سورہ بقرہ آیت ۲۶۱) (جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے مال کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر ایک بال میں سو،سو دانے ہوں اور خدا جس کے مال کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے) کی تلاوت فرما کر اسی آپ کی زیر محنت نجم الفتاویٰ کے لئے ترغیب دے رہے ہیں ماشاءاللہ بفضلہ تعالیٰ نیک فال ہے۔ ونعوذ باللہ من الحور بعد الکور (کامیابی کے بعد اللہ تعالیٰ ناکامی سے محفوظ رکھیں) کیا عجب عنقریب اس کی پہلی جلد کی رونمائی کی کوئی تقریب اس کی تعبیر بن سکے جس میں بعض اہل اللہ بھی شریک ہوں۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست

(اہل کرم واہل ہمت کے لئے کوئی مشکل کام نہیں) کچھ حسین یادیں ہدایہ اور صاحب ہدایہ

Marfat.com

سے متعلق بھیج رہا ہوں۔

ان میں جو سفید بال اگر مل سکیں تو خود ہی چن لیں۔عزیزان کو سلام و دعا۔دعوات صالحہ میں ہمیشہ یاد رکھا کریں اور احقر کو دعا گو یقین کریں۔سوالات کا جواب اور ہدایہ وصاحب ہدایہ دیکھ کر حسین یادیں روانہ ہیں اس سے قبل شائع شدہ مضامین بینات اور غالبًا الخیر کو بھی ارسال کیے گئے تھے۔جن کی رسید نہیں ملی۔ والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۳ ج ۲ ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۰_۹_۲۲

خدا کے ہاتھ ہے اب شرم و آبرو میری

گرامی قدر مخلص ق بم مولانا عبدالقیوم حقانی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

نجم الفتاویٰ سے متعلق آپ کی مخلصانہ سرگرمیوں پر اظہار خوشی کے لئے الفاظ نہیں مل رہے بس یؤتیکم اللہ اجرا حسنا (اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرماویں) پر اکتفا کرتا ہوں۔آنجناب کو سفر مبارک (حج ہوگا یا عمرہ) کا عزم بھی ہے۔

نظر بچا کے بتوں کی چلا ہوں کعبہ کو

خدا کے ہاتھ ہے اب شرم و آبرو میری

بس دعاؤں کی ضرورت ہے۔آپ سے وعدہ دعا اور سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کرتا ہوں اور یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ

فسقی دیارک غیر مفسدۃ لھا

صوب الربیع ودیمۃ تھمی

Marfat.com

(آپ کے شہروں، مسکن مدرسہ وغیرہ کو رحمت کے باران سے اللہ تعالیٰ آباد رکھے) ذہن اس وقت بالکل حاضر نہیں ۔ کتاب، اللہ تعالیٰ قبول فرماویں ۔ اور عینِ حساد سے محفوظ ۔ اس کے اصل مبارک باد کے قابل آپ ہیں ۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۳ شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ / ۲۰۰۰ ۔ ۱۱ ۔ ۱۹

آج وہ کل ہماری باری ہے

''آج وہ کل ہماری باری ہے'' اس عنوان سے ایک اندوہناک حادثہ کی اطلاع بھی عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ نجم المدارس کے قدیم ترین رفیق اور آپ کے استاذ محترم جناب مولوی عزیز الرحمٰن صاحب مرحوم و مغفور ہو چکے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ ان کے لئے دعائے مغفرت بھی کرلیں اور حفاظ مدرسہ سے ختم قرآن مجید سے ایصال ثواب ہو سکے تو نور علی نور ۔ آپ کی تحریر کے مطابق جو القاسم میں چھپ چکی ہے انہوں نے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ کی محبت و عظمت دوران تدریس آپ کے دل میں بٹھائی تھی جو آج آپ کے تمام صالحات کا سرچشمہ ثابت ہو رہی ہے ۔ دل چاہتا تھا کہ اذکروا محاسن موتاکم

(اپنے مُردوں کے حسنات (نیکیوں) کا تذکرہ کیا کرو) کے ماتحت ان کے بعض حسنات خود آپ کو لکھوں ۔ لیکن سخت مصروفیت کے علاوہ کافی ضعف اور کچھ بیماری کی وجہ سے توفیق نہ

Marfat.com

پا سکا اور نہ مستقبل قریب میں امید ہے۔ان کی سعادت کے لئے یہ بھی کافی ہے کہ میرے خیال میں ان کے تمام اساتذہ نے ان کو بہتے ہوئے آنسوں میں رخصت کیا۔ بیماری دل کا دورہ تھا جنازہ میں کثیر اژدحام تھا اور ہر دیکھنے والے نے ان کو بڑے اطمینان سے سوتا ہوا پایا رحمة الله عليه واسعة لاتغادر صغيرة ولا كبيرة (اللہ تعالیٰ ان کے چھوٹی بڑی غلطیاں معاف فرماویں) پسماندہ گان کا اللہ حافظ و ناصر ہے ان میں ایک حافظ بھی ہے اور قاری بھی اور دوسرا حفظ کر رہا ہے۔

ناکارہ عبدالکریم غفرله ولوالديه

القاسم ماہ مارچ ۲۰۰۰ء

توضیح

حضرت مولانا عزیز الرحمٰنؒ نجم المدارس کلاچی میرے اولین استاد تھے صرف میر، نحو میر، دستور المبتدی ان سے پڑھی تھی، قدوری بھی انہوں نے پڑھائی تھی۔ دوران درس شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا تذکرہ بڑی محبت سے کیا کرتے تھے۔ ماہنامہ الحق ان کے نام جاری تھا احقر ان سے لیکر پڑھ لیا کرتا تھا پھر بعد میں سالانہ چندہ آٹھ روپے احقر ادا کرتا رہا۔ پرچہ ان کے نام آتا وہ دیکھ لیتے تو مجھے عنایت فرما دیتے۔ اسی طرح طالب علمی کے پہلے سال سے احقر، مرحوم کی وساطت سے ماہنامہ الحق سے مستفید ہونے لگا۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے متعارف ہوا یہی چنگاری سلگتی رہی، طلب صادق کام کر گئی تو الحق کے مرتب و مدیر اور جامعہ حقانیہ میں مدرس و خطیب کی خدمات اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی جوتیاں سیدھے کرنے کی سعادتوں سے نوازا گیا۔ ع ق ح)

Marfat.com

دینی مدارس اور دہشت گردی، مدرسۃ البنات پر پولیس چھاپہ

جامعہ ابوھریرہ کی شاخ مدرسۃ البنات پر چھاپہ مارا گیا۔

ع ہر کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

(جن کا حساب وکتاب (معاملہ) صاف ہو ان کو محاسبہ کا خوف کیوں ہو) تاہم کور باطن مسلطین کا ماضی کے حکمرانوں کے عواقب سے عبرت حاصل نہ کرنے کے باعث صد افسوس ہے، اس کا ایک دوسرا پہلو یہ بھی ہے جسے شاعر نے اس طرح موزون کیا ہے کہ

ے کرگس وزاغ وزغن در بند قید وصید نیست

ایں سعادت قسمت شاہباز وشاہین کردہ اند

(کرگس چیل اور کووں کو شکار کر کے نہیں رکھا جاتا۔ یہ سعادت شاہین وشہباز کی قسمت میں ہے) نوجوان نئے خون سے محبت کرنے والے اسے مانیں یا نہ مانیں لیکن ہم جیسے گرگ باراں دیدہ نے پہلے دن ہی یہ کہہ دیا تھا کہ یہ جو شیلے اعلانات کہ کون کہتا ہے کہ ہمارے پاس اسلحہ اور طاقت نہیں ہے۔ امریکہ کے خلاف نہیں بلکہ درحقیقت اس کے حق میں ہیں کہ یہی دینی مدارس والے ہی دہشت گرد ہیں اور ان کے پاس دہشت گردی کے اسباب موجود ہیں وہ شاعر قابل داد وتحسین ہے جس نے کہا تھا۔

ے دست برسینہ بہ تعظیم رقیباں کردم بچہ تقریب بہ ہیں راز تو پنہاں کردم

(تمہارے رقیبوں کا میں ادب کر لیتا ہوں تا کہ تمہارا راز چھپا رہے)

ناکارہ عبدالکریم غفر لہ ولوالدیہ

ماہنامہ القاسم ماہ اپریل ۲۰۰۰ء

Marfat.com

مدرسۃ البنات پر پولیس چھاپہ اور جلالت بھرا احتجاج

جامعہ ابوھریرہ (شعبۂ بنات) پر پولیس کے چھاپہ سے متعلق ماہنامہ القاسم میں آپ کا جلالت بھرا احتجاج بہت ہی مناسب بلکہ ضروری تھا جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اسلامی مدارس کی صحیح ترنمائندگی پر مبارک قبول فرماویں۔

(۲) آپ کا حضرت (مولانا ابوالحسن علی ندویؒ) سے استفادہ کرنا بھی اس شمارے سے معلوم ہوا الحمدللہ۔ اس پر تہنیت پیش خدمت ہے۔

(۳) اماں جی مرحومہ ومغفورہ کے مضمون میں آپ نے نئی نسل کی ایک خاص محرومی پر رونا رویا ہے مگر میرے بھائی! ع آں ترحم کہ تو دیدی ہمہ برباد فنا

(جس کو آپ نے ان لوگوں کے لئے رحمت سمجھا وہ سب ضائع و برباد ہوا یعنی وہ مستفید نہ ہوسکے) رب کریم جل شانہ نے بنین شھوداً اور قری عینا میں خود ان دو احسانات کا جو احساس دلایا ہے حب جاہ اور حب مال کے دو بھیڑیوں نے اسے ایسا چیر پھاڑا ہے کہ اب جانبین کے قلوب سے ان کی مانوسیت بھی ختم ہوگئی۔

(۴) مولانا طاہر محمود اطہر نے القاسم میں مغربی جمہوریت کی درگت جو بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماویں اور ان کے ارشادات کو مقبولیت عامہ عطا فرماویں کہ

ایں مژدہ آسائش جاں ما است (کہ یہ ہمارے روح کی خوشحالی کا پیغام ہے)

ناکارہ عبدالکریم عفر لہ ولوالدیہ

ماہنامہ القاسم ماہ اپریل ۲۰۰۰ء

Marfat.com

سودی معاملات کے خلاف عملی جہاد

بخدمت محترم المقام مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مزاج مبارک۔ سود کے معاملہ میں یونائیٹڈ بینک نے جو کردار ادا کیا ہے۔ وہ آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہوگا۔ اور اس پر مجھ سے زیادہ پریشانی آپ کو ہوگی۔ احقر نے اس سلسلہ میں ماہنامہ نور علی نور کراچی کے ایک شذرہ پر ان کو جو کچھ لکھا ہے۔ آپ کے مطالعہ کے لئے ارسال خدمت کررہا ہوں۔

اس عریضہ کے سرد وگرم سے قطع نظر کرتے ہوئے سرخ نشان کے مضمون حجاج کرام پر محنت کرنی ہے۔ اور انشاء اللہ کامیاب رہے گی۔ یہ ناکارہ ڈیڑھ دن ڈیرہ کے ان صاحبان سے ملا جن کا کھاتہ یونائیٹڈ بینک میں ہے کہ وہ دینی غیرت کے ماتحت اس سے اپنا کھاتہ نکال لیں اور ایک دن ٹانک میں بہت سے دوستوں اور ناواقف صاحبان سے ملا۔ بہت سی خوشی ہوئی کہ مسلمانوں سے کام لیا جائے تو انشاء اللہ ناامیدی نہیں ہوتی۔

ہاں اہم گزارش ہے کہ ان سے خصوصی ملاقات کرکے یا اپنے نیازمندوں کو اپنے پاس بلاکر تفصیل سے سمجھایا جاوے وَقُلْ لَهُمْ فِیْ اَنْفُسِهِمْ قَوْلاً بَلِیْغًا ۔ تبلیغ والوں کے خصوصی گشت، عام بیانات سے ظاہر ہے کہ محنت کرنے والے کامیاب رہتے ہیں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۰۰۰-۷-۳۰

Marfat.com

ماہنامہ القاسم کے مفتی کفایت اللہ نمبر میں ایک فروگذاشت پر تنبیہ

گرامی قدر مکرم ومحترم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب فازه الله باقصى الامانى

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! القاسم کی خصوصی اشاعت مفتی اعظمؒ (حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ) نمبر اپنی آب وتاب کے ساتھ مل گیا۔ اس دینی محنت کی توفیق پر آپ کو مبارک صد مبارک ہو۔ مجھے تو اس تاخیر سے ہدیہ تبریک پیش کرنے پر صد ندامت ہے۔ غالباً آپ کو بھی کم از کم تعجب تو ہوگا۔ لیکن صحت اور ہمت کا ضعف روز افزوں دیکھ کر یقیناً آپ معذور سمجھ لیتے اس پر ایام عید کی وجہ سے جہاں دینی احباب کا ہجوم باعث صحت بنتا رہا اتنا ہی دوران الرأس کا سبب بھی۔ عرض یہ ہے کہ القاسم کا یہ شمارہ جہاں مفتی اعظمؒ کی نسبت سے ملک کے علاوہ بیرون ملک بھی حق کا پیغام رسان ثابت ہوگا۔ وہاں اس کا ادنیٰ مگر نقصان دہ تسامح بھی اتنا ہی باعث تشویش ثابت ہوسکتا ہے۔

آدمی از سہو و خطا پاک نیست

آب رواں جز خس وخاشاک نیست

(انسان سے سہو اور نسیان ہو ہی جاتا ہے۔ صاف بہتے ہوئے پانی پر بھی تنکے پڑ ہی جاتے ہیں)

القاسم کی خدمت پر افتخار

اس نمبر کے صفحہ نمبر ۱۴۲ پر کسی مضمون نویس نے حضرت مفتی کل ہند سے بسوائے زمانہ فتنہ عظمیٰ (شیعہ) کو علی الاطلاق مسلمان ہونے کی جو سند منسوب کی اس سے واقعی حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہما نے ایمان پڑھ کر ار

Marfat.com

سال پہلے کے ہزاروں علماء کا فرقہ امامیہ سے متعلق فتویٰ کفر کی تغلیط کا پروپیگنڈہ کیا جا سکتا ہے۔خیال بھی آیا کہ جب تک اس کا دفاع نہ لکھا جائے اس وقت تک آپ کو ہدیہ تبریک بھیجنے میں تاخیر کروں۔ بہرصورت دو چار راتوں کے کچھ حصہ میں کچھ لکھ کر ماحضر کے طور پر پیش کرر ہاہوں۔امید کیا یقین ہے کہ القاسم کی اس ناچیز خدمت سے آپ کو بھی دلی سرور حاصل ہوگا اور القاسم کی قریب تر اشاعت میں اس کو شامل فرمالیں گے۔میں تو اس دور فتن میں اس قسم کے ناچیز عمل کو ارجی عمل خیال کرر ہاہوں۔واللہ علیم خبیر۔

طاعتِ ناقص ما موجبِ غفران نشود

راضیم گر مدد علت عصیان نہ شود

(ہماری ناقص نیکی باعث مغفرت تو مشکل ہے کہ بن سکے یہی کافی ہے کہ باعث مواخذہ نہ ہو)

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۶ ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱-۴-۱۲

فرقہ امامیہ اور اجماع امت

مکرم و محترم جناب حاجی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

میں نے آپ کی توجہ دلانے پر بذریعہ برخوردار قاری ضیاءالدین سلمہ کے ماہنامہ القاسم خالق آباد نوشہرہ کے ص ۱۴۲ کے اس مضمون کی مطلوبہ عبارت کو پڑھا جس میں کسی غیر عالم سرکاری ملازم نے اپنے مضمون میں حضرت مفتی اعظمؒ (ابوحنیفہ ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ) کی طرف یہ بات منسوب کی ہے کہ آپ نے ایک سائل کے جواب میں

Marfat.com

فرمایا کہ "قادیانیوں کے سوا شیعہ سنی دیوبندی بریلوی وغیرہ سب فرقے مسلمان ہیں"

کیا شیعہ مسلمان ہیں

میرے محترم! صدیوں سے تمام علماء اسلام اور فقہائے ملت اسلامیہ چاہے مشرق میں گزرے ہیں اور چاہے مغرب میں عام ازیں کہ وہ حنفی ہیں چاہے شافعی مالکی ہیں اور چاہے حنبلی" سب کا اس پر اتفاق اور اجماع رہا ہے کہ اہل تشیع کا فرقہ امامیہ اسلام سے خارج ہے اور ان کا فرقہ تفضیلیہ مسلمان ہے۔

مفتی کفایت اللہ کا اصل فتویٰ

پس اگر مفتی کفایت اللہ صاحبؒ نے ان کے فرقہ تفضیلیہ کو مسلمان کہہ دیا ہے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ وہم یہی ہوگا کہ اس مضمون میں تو مطلق شیعہ کا نام لیکر ان کو مسلمان کہا گیا ہے تو گزارش یہ ہے کہ یہ تو مضمون نویس نے مطلق کہہ دیا ہے آیئے ہم خود حضرت مفتی صاحبؒ سے پوچھ لیتے ہیں کہ آپ اہل تشیع کے ہر فرقے کو مسلمان سمجھتے ہیں یا صرف تفضیلیہ فرقہ کو۔ خود اسی مضمون میں حضرت مفتی صاحب کے مجموعہ فتاویٰ کا نام دیا گیا ہے۔ کفایت المفتی کے نام سے حضرت مفتی صاحب کے صاحبزادہ واصف صاحب نے ان کو چھاپ دیا ہے۔

کفایت المفتی

محترم اسی کفایت المفتی کے جلد اول کے ص ۲۷۹ پر ملاحظہ فرمائیں حضرت مفتی صاحبؒ کا اپنا بیان ہے۔ جو شیعہ حضرت علیؓ کو دوسرے صحابہ پر فضیلت دیتا ہے اور اس کے سوا کوئی اور بات اس میں شیعیت کی نہیں تو یہ کافر نہیں اب آپ آپ (مفتی کفایت اللہ صاحب) کے اس فتویٰ کو خوب عینک لگا کر ایک ایک حرف پڑھیے اور اندازہ لگائیے کہ حضرت

Marfat.com

مفتی صاحبؒ شیعہ کے ہر فرقہ کو مسلمان فرما رہے ہیں یا کئی قید اور شرط در شرط لگا کر صرف فرقہ تفضیلیہ کے مسلمان ہونے کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ دوسرا حوالہ اسی کتاب کے ص ۲۷۷ اور ۲۷۸ میں موجود ہے فرماتے ہیں۔ شیعہ تفضیلیہ (سنی) مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں مگر ان کو اس مسجد میں اپنے عقائد کی تبلیغ اور اشاعت جائز نہیں۔ (یعنی اجازت نہیں دی جاوے گی) اور نہ ان کو اس صورت میں مسجد میں آنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ ان دو باتوں (فتووں) سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱) حضرت مفتی صاحب کے نزدیک شیعہ کے جس فرقہ کو مسلمان کہا گیا ہے وہ صرف تفضیلیہ فرقہ ہے۔ مطلق کہنے کی ذمہ داری مضمون نویس پر ہے نہ کہ مفتی اعظمؒ پر۔

(۲) دوسری بات یہ ثابت ہوئی۔ کہ تفضیلیہ فرقہ وہ ہے جو حضرت علیؓ کو دوسرے صحابہؓ پر تو افضل سمجھتا ہے مگر اس میں اس کے علاوہ شیعیت کی اور کوئی بات (عقیدہ) نہیں ہے۔

(۳) تیسری بات یہ کہ اگرچہ صرف یہ فرقہ مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے مگر اپنے عقائد کی تبلیغ اور اشاعت یہ فرقہ بھی نہیں کرسکتا ہے اور کرے گا تو اسے مسجد میں آنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی

(۴) تفضیلیہ فرقہ مسلمان تو ہے اسے اسلام سے خارج نہیں کہیں گے مگر مفتی اعظمؒ مفتی کل ہند کے فتویٰ کے مطابق اس کے اسلام کا طول وعرض یہ ہے کہ اسے اپنے عقائد کی تبلیغ واشاعت کی اجازت اپنی مساجد اہل سنت والجماعت میں نہیں دی جاوے گی کریں گے تو مسجد میں آنے سے روک دیں گے۔

غالی شیعہ، فرقہ امامیہ، فرقہ اثنا عشریہ

اب اسی مفتی اعظمؒ کا فتویٰ اس شیعہ کے متعلق بھی ملاحظہ فرماویں جو غالی شیعہ ہو

Marfat.com

اوراس فرقہ امامیہ کے عقائد میں سے کسی ایک عقیدہ کا بھی قائل ہو۔ کفایت المفتی جلد اول کے ص ۲۸۰ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ لکھتے ہیں۔ اگر نذیر احمد غالی شیعہ ہو گیا ہے۔ پھر غالی شیعوں کے چند کفریہ عقائد بیان کر کے فرماتے ہیں۔ یا وہ ابوبکر الصدیقؓ کی صحبت یعنی رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے کا منکر ہے تو بے شک وہ کافر ہے۔ واضح رہے کہ غالی شیعہ کا دوسرا نام فرقہ امامیہ ہے اور تیسرا نام فرقہ اثنا عشریہ ہے۔

بہر حال حضرت مفتی صاحبؒ کی ان تصریحات سے یہ بات تو صاف ہو گئی کہ آپ جمہور علماء اسلام کی طرح مسلمان صرف ان لوگوں (شیعوں) کے فرقہ تفضیلیہ کو سمجھتے ہیں اور اجماع امت کے عین مطابق فرقہ امامیہ یا فرقہ اثنا عشریہ یا غالی روافض کو اسلام سے خارج ہی تصور کرتے ہیں۔ اب یہ خدائے عالم الغیب ہی جانتے ہیں کہ مضمون نویس صاحب نے اپنے مضمون میں مطلق شیعہ کیوں لکھ دیا ہے۔ کیا وہ شیعہ نواز یا خودغرض ملازم طبقہ کو خوش کرنا چاہتا تھا یا بے علمی کی وجہ سے تفضیلی فرقہ اور امامیہ فرقہ میں فرق سمجھنے سے قاصر رہا۔

القاسم کی ذمہ داری

بہر صورت اگر بروقت القاسم اتنا چھوٹا سا وضاحتی نوٹ اس مقام پر دے دیتا ہے کہ یہاں شیعہ سے مراد ان کا تفضیلی فرقہ ہے تو نہ کسی صحیح العقیدہ غیر عالم اردو خوان کو پریشانی ہوتی اور نہ ہی کسی شیعہ نواز غرض پرست لوگوں کو عامۃ المسلمین میں ناموس صحابہ کرامؓ کے محافظ علماء کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کا موقعہ ملتا۔

دراصل ماہنامہ القاسم نے الجمعیۃ دہلی کے شائع کردہ مفتی اعظم نمبر پر غیر ضروری اعتماد کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے یہ تسامح ہو گیا۔ خود الجمعیۃ نے اس کی تصحیح کیوں نہیں فرمائی وجہ

Marfat.com

صرف یہی معلوم ہوتی ہے کہ قارئین میں سے کسی نے اس فروگذاشت پر ان کو توجہ نہیں دلائی۔ خدا بھلا کرے آپ کا کہ آپ نے مضمون کو غور سے پڑھا اور جس بات میں آپ کو تردد ہوا تو مجھے ایک دینی طالب علم سمجھ کر اس پر غور کرنے کے طرف متوجہ کیا۔

دینی جرائد کی فراخدلیاں

یاد ہے کہ اس سے قبل بھی ایک آدھ دفعہ آپ کو جب البلاغ یا اس قسم کے کسی دوسرے اہم دینی جریدہ کی کسی عبارت میں کچھ خدشہ ہوا تو مجھے اس پر توجہ دلائی۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دوبار البلاغ نے پوری فراخدلی سے میری گزارش کو قبول فرمایا اور جریدہ مذکورہ کے متصل شمارہ میں ہی مسئلہ کو صاف فرما دیا جیسا کہ اہل حق کا شیوہ ہے فللہ درّہ وعلیہ اجرہ میں امید کرتا ہوں کہ القاسم بھی اپنی قریبی اشاعت میں حضرت مفتی اعظمؒ کی تصریحات کی روشنی میں اس وضاحت کو شائع فرما کر اپنی دینی ذمہ داری پوری فرماوے گا۔

صحابہ واہل بیت پر بے اعتمادی

محترم صحابہ کرام بالخصوص السابقین الاولین من المہاجرین والانصار نیز اصحاب الرضوان اہل بیت عظام، ازواج مطہرات، ذریات کرام اور بالاخص خلفاء راشدین، حضور اکرم ﷺ کے چاروں یار ابوبکر، عثمان اور حیدر کرار مع عمین مکرمین اور حسنین معظمینؓ پر دینی لحاظ سے مکمل اعتماد کرنا اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے ان حضرات میں کسی ایک پر بھی اس اعتماد کے لحاظ شک اور تردد کرنا بھی ایمان کی سلامتی کے لئے نہایت خطرناک ہے۔ فرقہ امامیہ کی کتابیں ان پر بے اعتمادی سے بھری پڑی ہیں۔

بعض کفریہ عقائد

سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر تہمت، قرآن مجید میں خود خلفاء ثلاثہ کی جانب سے کمی بیشی،

Marfat.com

سیدنا حضرت علیؓ کی اس پر نہ صرف ان کے زمانہ اقتدار میں تقیہ کے نام سے مجرمانہ خاموشی بلکہ اپنے زمانہ خلافت میں اس کی تصحیح نہ کرنے کے جرم عظیم کی تہمت، اماموں کو معصوم ماننا، وامثالھم ایسے کفریہ عقیدے ہیں جن کی بنا پر سلفاً وخلفاً ان کو اسلام سے خارج ماننے پر علماء کرام وفقہاء اسلام کا اجماع رہا ہے ان کی وکالت اور ان کی رفاقت سے ایمان رخصت ہو جاتا ہے۔ یہ کوئی علاقائی صوبائی یا ملکی مسئلہ نہیں ہے جس سے لا پرواہی کی جا سکے۔ صدیوں سے بین الملی مسئلہ ہے اپنے ساتھیوں اپنے رفقاء کا خیال رکھنا اور حبیب خدا ﷺ واصحابہ کے جان نثار ساتھیوں کا خیال نہ رکھنا، ایک مسلمان کی شان نہیں۔

پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مترجم ص ۱۴۷ میں فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے میرے اصحاب چنے اور میرے لئے میرے مددگار چنے اور ان میں میرے خسر بنائے۔ پس جو لوگ ان کی شان گھٹائیں تو تم ان کے ساتھ (شوقیہ) کھانے پینے میں شرکت نہ کرو۔ خبردار! ان کے ساتھ مناکحت نہ کرو۔ خبردار! ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو اور ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو ان پر خدا کی لعنت نازل ہوئی ہے وہ رحمت پروردگار سے محروم ہیں۔

اجماعی فتویٰ

حاصل یہ کہ شریعت اسلامیہ کا اجماعی فتویٰ ہزار سال سے بھی پہلے کا ہے جن میں پیران پیر صاحب جیسے علماء اور اولیاء بھی شامل ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوبات بھی اس فرقہ کے متعلق اس قسم کے سخت احکام سے بھرے پڑے ہیں آج تک بھی یہ تسلسل قائم ہے آپ کے پورے ملک میں علماء اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ تنظیم اہلسنت ملتان، خدام اہلسنت چکوال، سپاہ صحابہ پاکستان، جماعت اہلسنت والجماعت کراچی،

Marfat.com

جماعت اہلسنت اسلام آباد، اکابر علماء کی سرپرستی میں طریق عمل میں واضح اختلافات کے باوجود اس پر متفق ہیں کہ فرقہ امامیہ اپنے کفریہ عقائد کی بنا پر اسلام سے خارج ہے اس کے باوجود اب بھی اگر کوئی کسی کے مبہم اور مجمل فتویٰ سے شک میں پڑے تو اس کی اپنی قسمت۔

ایک قابل صد مذمت حیلہ

بعض لوگ ووٹ کی بھیک مانگتے ہوئے ان لوگوں سے کہہ دیتے ہیں کہ کیا تم لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں کمی بیشی ہو چکی ہے؟ کیا تم عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کے قائل ہو؟ وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہہ دیتے ہیں توبہ توبہ تو یہ بہانہ بنا کر کہتے ہیں بس تم پکے مسلمان ہو اسلئے عرض کر دیتا ہوں کہ یہ انتہائی گھٹیا اور ذلیل حرکت ہے وہ خود جانتے ہیں کہ تقیہ حق بات کو چھپانا ان کے اسلام کے دس حصوں میں نو حصے ہیں تو وہ آج اپنی مطلب براری کے لئے اس سے کام نہ لیں تو کب لیں؟ آپ کو ووٹ دیدیں گے مگر اس کے بدلے آپ سنیوں کے بیس ووٹ لے لیں گے وہ دھوکہ دینے میں تم سے زیادہ تجربہ کار ہیں۔علاوہ ازیں ان کی اذان کا یہ کلمہ کہ **اشھدان علیاً ولی الله وخلیفته بلافصل** یعنی ہم دل سے حلفاً کہتے ہیں کہ علیؓ اللہ کا دوست اور حضور ﷺ کا بلافصل خلیفہ ہے۔اب حضرت علیؓ سے پہلے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافتیں ان کے عقیدہ میں عادلانہ ہوئیں یا ظالمانہ؟ اور اسی ایک کلمہ سے کیا ان سب کو ظالم فاسق اور فاجر ہونے کا روزانہ پانچ بار کھلا اعلان نہیں کر رہے؟ پھر کس منہ سے کہتے ہیں۔کہ ہم تبرا نہیں کرتے اور یارانِ رسول ﷺ کو گالیاں نہیں دیتے اور کس منہ سے ووٹوں کی خاطر مسلمان ان کی بات پر یقین کرتے ہیں۔

اپنے بزرگوں میں سے حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ اور حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ دونوں کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ جب تک وہ اپنی نسبت اس فرقہ سے ختم نہ

Marfat.com

کریں یعنی اپنا نام سنی فرقہ میں شامل نہ کریں اوران کے شعار یعنی ان کے مذھب کی خاص علامتوں میں شرکت کوختم نہ کریں خدا کے نزدیک ان کے بعض ناواقف اور جاہل افراد سزائے کفر کے روزِ قیامت مستحق ہوں یا نہ ہوں تم کوان سے مسلمانوں جیسا برتاؤ رکھنا ناجائز اورحرام ہوگا۔ پڑھیئے امداد الفتاویٰ جلد چہارم میں ص ۵۸۴ تا ۵۸۶ نیز احسن الفتاویٰ ص ۱۳۲ مطبع سعیدیہ کراچی) دریابادی صاحب کے وساوس ودسائس کا جواب از حضرت حکیم الامتؒ اورتذکرہ حضرت مدنیؒ از مولانا عبدالشکور صاحب ترمذی مرحوم ۲۶۰۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

محترم حقانی صاحب! آپ کا قابل غور مسئلہ تو تیسرے صفحہ کے ابتدائی حصہ تک ختم ہو گیا چونکہ القاسم ملک کے مختلف حصوں میں کثیر تعداد میں اردوخوان قارئین تک پہنچ گیا ہوگا۔ عین ممکن ہے کہ بہت سے بےعلم قارئین کوبھی حضرت مفتی اعظم سے منسوب اس فتویٰ سے پریشانی یا تعجب ہوا ہو۔ تو بطور تکمیل اس بحث کا مزید یہ ڈیڑھ صفحہ بھی تحریر کردیا گیا واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم ۔(ہدایت اللہ کریم کے ہاتھ میں ہے)

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفر لہ ولو الدیہ

ماہنامہ القاسم اپریل ۲۰۰۱ء

القاسم کے مفتی کفایت اللہ نمبر میں اصلاح پر اظہارِ مسرت

برادر گرامی قدر مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب سلمہ ربہ   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

Marfat.com

بہت ہی تاخیر سے عین سرگردانی کی حالت میں کچھ عرض کرنے لگا ہوں۔ ہفتہ میں دو تین دن بیمار رہنا تو ایک عادت بن گئی اور آج تو جوتا پہن کر لاٹھی بھی لی اور ہمت جواب دے گئی مدرسہ نہیں جارہا۔

ماہنامہ القاسم (کے مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ) نمبر کے متصل شمارہ میں تلافی مافات توفیق الٰہی ہے۔ سچی بات یہ ہے اس تسامح پر کھلے لفظوں میں اظہار افسوس سے عند اللہ اور عند اہل اللہ آپ کی قدر میں اور اضافہ ہوجاتا تاہم الحمدللہ فرض ادا ہوگیا۔ سندھ سے ایک صاحب نے خط کے ذریعے اس پر بہت ہی خوشی کا اظہار کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماویں بہت سے جواب طلب مسائل کی طرح ان کو بھی کوئی جواب نہیں لکھ سکا۔

آپ نے نمبر کے دوسرے ایڈیشن کی خوشخبری لکھی ہے الحمدللہ اس میں مختصر نوٹ ضرور بالضرور آجانا چاہیئے کہ یہاں شیعہ سے ان کا صرف تفضیلی فرقہ ہے۔ امامیہ کے غیر مسلم ہونے پر صدیوں سے اتفاق ہے۔

خانقاہ اٹک سے حضرت ارشد العلماء (حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی مدظلہ) نے اس توجہ دلانے پر احقر کو دعائیں دیں اور اس خیال کا اظہار بھی فرمایا کہ یہ مضمون کے طور پر ان سب کو تقسیم ہونا چاہیئے جن جن کو القاسم مفتی اعظم نمبر بھیجا جارہا ہے۔ اس پر عمل ممکن ہے یا مشکل بہرصورت مشورہ حضرت ہی کا مؤثر رہتا کہ وہ خود آپ کو کہتے۔ میں ضعفِ بیماری اور ناکارگی کی وجہ سے ان کے گرامی نامہ کا جواب بھی ابھی تک نہیں لکھ سکا۔ دعائے حسنِ خاتمہ کا بہت ہی محتاج ہوں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۹ صفر المظفر ۱۴۲۲ھ

Marfat.com

القاسم کے لئے مضامین بھیجنے کا اہتمام

عزیز گرامی قدر مولانا حقانی صاحب اللھم ادرہ مع الحق السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!

اخلاص نامہ ملا۔ آپ نے لکھا کہ مجھے ہشاش بشاش دیکھا تو آپ کو خوشی ہوئی۔ ماشاء اللہ و الحمدللہ مگر زندگی ساری ایسی ہی ہے کہ

عیش دنیا کو بقا نہیں

عیش دنیا را بقائے نیست دیدی غنچہ را

یک تبسم کرد عمرے در پریشانی گذشت

(دنیا میں عیش و آرام کو بقا نہیں تم ایک پھول کے غنچہ کو دیکھو ایک بار مسکراتا ہے پھر ساری عمر پریشانی میں گزار دیتا ہے) اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ بوقت ضرورت بقدر ضرورت طبیعت چل جاتی ہے چاہے کوئی مشکل مسئلہ یا کوئی شرعی فیصلہ بھی کیوں نہ ہو۔ اگرچہ بعد میں تھکان یا سرگردانی کی صورت میں اس کا ردِ عمل ہوتا رہتا ہے کبھی تھوڑا کبھی زیادہ۔ البتہ دو صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں ایک یہ کہ وہ مسئلہ حل ہو جاوے اور وہ فیصلہ تسلیم ہو یا نہ ہو خود کو جزئیات حل کرنے کی صورت میں اس پر اطمینان ہو جاوے۔

ملاقاتِ احباب

باقی آپ جیسے احباب سے ملاقات پر ہشاش بشاش ہونا تو نئی بات نہیں ہے۔

بہار عمر ملاقات دوستداران ہست

چہ حظ کشد خضر از عمر جاوداں تنہا

(عمر کی بہار تو دوستوں کی ملاقات ہے حضرت خضر ہمیشہ زندہ رہ کر کیا خوش ہوں گے؟)

Marfat.com

اگر چہ طولِ عمر نے درحقیقت اب تنہا ہی کر دیا۔ خود حضرت بلالؓ نے جان کی بازی پر بھی اس کا حصول باعثِ فرحت و سرور فرمایا۔

ع غداً نلقی الاحبہ محمداً (ﷺ) و حزبہ

(کل ہم اپنے دوستوں سرور عالم ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے ملیں گے) بہر حال غیر ضروری طول کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

اصاغر پر حسنِ اعتماد اور عنایاتِ دل

اس وقت دو تین تحریریں آپ کے مطالعہ کے لئے بھیج رہا ہوں۔ ان میں مبلغین حضرات کے نام پیغام تو القاسم میں آجانا چاہیئے۔ باقی کو زیر غور رکھیں جس طرح چاہیں۔ اپنے زعم میں ہجوم افکار کے باوجود ان حضرات کو توجہ دلانا اور بعض سے ھل من مزید کا مطالبہ ضروری سمجھا۔ باقی

ے دل دیدیا ہے ان کو دیکھیں وہ کیا کریں گے
رکھتے ہیں دل کو دل میں یا کہ جدا کریں گے

تذکرہ مدیر الخیر کا

مولانا محمد ازہر صاحب مدیر الخیر ملتان کا اخلاص نامہ آیا ہے۔ القاسم میں میرے ''حسین یادیں'' مضمون سے بہت متاثر ہوئے ہیں اور الخیر کے لئے بھی اس کی مؤکد خواہش کی ہے۔ کیا عجب اللہ تعالیٰ کسی کی شہادت اس ناکارہ کے حق میں قبول فرمالے۔ آپ نے حضرت مولانا شیخ الحدیث فیض احمد صاحب مدظلہ (ملتان) کی پسندیدگی کی مسرت افزا خبر بھی سنائی تھی ماشاء اللہ ان کی صحت سے بہت خوشی ہوئی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولو الدیہ

Marfat.com

۱۶ ج ۲ ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱-۶-۶

صالحین کا تذکرہ نزول رحمت کا باعث ہے

سوانح شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہ العزیز کی اولین اشاعت کے موقع پر القاسم اکیڈمی پریس امور کے انچارج مولانا سید محمد حقانی مدرس جامعہ ابوھریرہ جب کتاب کے اولین دو نسخے بطور نمونہ پریس سے لائے تو احقر نے اُن دونسخوں میں پہلا نسخہ استاذ المکرم حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت برکاتھم کو ارسال کیا اور دوسرا نسخہ استاذِ مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کو پیش کیا۔ حضرت قاضی صاحب شدید علیل تھے جس کی تفصیل ان کی ذیل کی تحریر میں بھی درج ہے۔ مگر بایں ہمہ کتاب کی کس قدر، قدر کی۔ بھیجنے والے کو کتنا حوصلہ دیا اور شدید علالت کے باوجود تاخیر جواب پر معذرت واعتذار اور عجز وانکسار کا کن کن الفاظ اور پیراؤں اور کس کس کیفیت سے اظہار فرمایا بس یہ تو ان ہی کی شان ہے جس سے اللہ نے انہیں نوازا ہے۔ (عبدالقیوم حقانی)

باعثِ تحریر سوانح شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ

برادر مکرم ومحترم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی دامت معالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوانح الشیخ الحقانی کی ثانی اثنین جلدوں میں سے سب سے پہلے ایک جلد اس ناکارہ کو بھیج کر آپ نے واقعی مجھے ایک بہت بڑا اعزاز مرحمت فرمایا۔ ضعف اور شدت گرمی کی جس کشمکش میں اس وقت یہ ناکارہ مبتلا تھا اور تقریباً اب بھی ہے اس سے

ع یاراں فراموش کردند یاری

Marfat.com

کے باعث میں فریضہ تشکر بروقت ادا نہ کرسکا۔ اب مزید سے مزید تاخیر پر بلا مبالغہ عرض ہے کہ اس کی تلافی کے لئے کوئی بھی الفاظ سمجھ میں نہیں آرہے۔ بس یہی کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ معاف فرماویں اور آپ بھی اس کوتاہی کو بھول جائیں۔ الا تحبون ان یغفر اللہ لکم (کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کردے) یعنی چاہتے ہو تو میں بھی چاہتا ہوں کہ آپ مجھے معاف کردیں آپ مجھے معاف کردیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کردیں گے)

تذکرہ وسوانح مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

آپ نے ایک دفعہ حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی صاحبؒ پر کچھ لکھنے کی فرمائش کی تھی۔ اسی شش و پنج میں وہ فرمائش بھی بھول گیا ہوں۔ حضرت جیسی عظیم شخصیت کے متعلق ویسے بھی کچھ نہیں لکھ سکتا تھا۔ پھر جب ان سے ملاقات اور ان کی زیارت غالباً صرف ایک دفعہ حرم پاک میں ہوئی تو کیا عرض کرتا البتہ ارادہ تھا کہ ایک غیر متعلق چیز صرف اس بنا پر لکھ دوں کہ آپ کے حکم کی تعمیل بھی ہو جاوے اور تذکرۂ صالحین میں نزولِ رحمت کا جو وعدہ ہے اس کے چند قطرے بھی حاصل ہوسکیں گے۔ مگر اب تو شاید وہ قصہ ہی ختم ہو چکا ہوگا۔ اور ان کا تذکرہ چھپ بھی گیا (ماہنامہ القاسم نے ''تذکرہ وسوانح حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی'' کے عنوان سے خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا تھا۔ حضرت سے بھی کچھ لکھنے کے لئے درخواست کی تھی۔ یہ تذکرہ بڑی سائز کے ۵۶۰ صفحات میں چھپ چکا ہے اور الحمدللہ کہ قلیل ترین مدت میں پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا اور اب دوسرا ایڈیشن بھی چھپ کر منظر عام پر آگیا ہے۔ جس میں عالم اسلام کے عظیم رہنما، بین الاقوامی شہرت کے حامل، مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی سیرت وسوانح، اخلاق واعمال، دعوت وتبلیغ، اتحاد امت کی مساعی اور تصنیف وتالیف کا جامع اور مفصل تذکرہ ماہنامہ القاسم کی خصوصی اشاعت۔ ع ق ح)

Marfat.com

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ سے محبت اور فنائیت

وہ غیر متعلق بات یہ تھی کہ مجھ سے محمد علی جناح صاحب کے عقیدت مند ایک نوجوان نے ایک دفعہ پوچھا کہ کیا آپ نے جناح صاحب کو دیکھا تھا تو میں نے عرض کیا کہ ستاد العرب والعجم شیخ الہند والحجاز حضرت اقدس مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ کو دیکھنے کے بعد تو اس مولانا ابوالکلام آزاد کی زیارت اور ملاقات کا شوق بھی پیدا نہیں ہوا۔ جو امام لہند کے لقب سے یاد کیئے جارہے تھے اور جن کے الہلال نے پورے ملک کے تعلیم یافتہ وگوں میں اسلامی جذبات کی ایک آگ لگادی تھی اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اس وقت کی ایک بڑی اور مشترکہ سیاسی جماعت کے ایک بہت بڑے اجتماع کی کامیاب صدارت اس وقت کی جبکہ آپ کی عمر جہاں تک یاد ہے صرف اور صرف بائیس سال کی تھی۔

تاریخ نے اپنے آپ کو دہرایا

تاریخ نے صدیوں کے بعد اس حقیقت کو دہرایا کہ محدث شہیر علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تفسیر جلالین کے پندرہ پاروں کی تفسیر غالباً صرف چالیس دن میں لکھی اور اس وقت وہ بھی صرف بائیس سال کے نوجوان عالم دین تھے اور حضرت مدنی قدس سرہ کو دیکھ لینے کے بعد اس ابوالکلام آزاد کی ملاقات اور زیارت کا شوق ہی پیدا نہیں ہوا۔

ابوالکلام آزاد کا استغناء

جن کی غیرت کا یہ ناقابل تسلیم واقعہ بھی خود ان کے سیکرٹری اجمل خان نے بیان کیا کہ تیس کروڑ ہندوؤں کے نہ صرف واحد لیڈر بلکہ مہاتما (گاندھی) جسے وہ پوجا کیا کرتے۔ کسی موقع سے کسی طرف سے آرہے تھے اور مولانا ابوالکلام آزاد کی قیام گاہ راستہ میں پڑتی تھی اس کے ایک نمائندے نے بے تکلف ہوکر اطلاع دی کہ مولانا! مہاتما صاحب آپ کی

Marfat.com

ملاقات کو آ رہے ہیں۔ اجمل خان کی چشم دید روایت ہے۔ کہ مولانا ابوالکلام" کچھ تحریر لکھ رہے تھے۔ جب مہاتما (گاندھی) کا یہ پیغام سنا۔ اجمل خان کہتے ہیں مولانا آزاد نے نظر بھی اوپر نہیں اٹھائی اور اس طرح مصروف رہ کر فرمایا کہ مجھے اس وقت کوئی فرصت نہیں کہ میں ان سے کوئی ملاقات کروں۔ اجمل خان فرماتے ہیں کہ میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ یہ کوئی خواب وخیال ہے یا بیداری کی کوئی حالت ہے جس سے مولانا کی اس اصول پرستی اور بڑے سے بڑے آدمی کو کورا جواب دینے کی اسلامی غیرت کو دیکھ رہا ہوں۔

مولانا آزاد کی اصول پرستی اور دین پرستی

حقانی صاحب! مولانا آزاد" کی اصول پرستی کے بعد اب ان کی دین پرستی کا ایک واقعہ بھی لکھ دوں جو آپ کو معلوم ضرور ہوگا۔ اور جو آج کل ہم جیسے طالب علموں میں تو کیا بڑے لوگوں میں بھی تلاش کرنے سے بھی شاید نہ مل سکے۔ تذکرہ جو مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح ہے اور ان کے آباء واجداد کے عجیب وغریب واقعات پر مشتمل ہے۔ اس نے کتاب تذکرہ کے صفحہ اول پر حضرت مولانا آزاد" سے تازہ فوٹو یا جوانی کے فوٹو کا مطالبہ کیا گیا۔ حضرت مولانا آزاد" طرح دے گئے۔ انہوں نے دوبارہ مطالبہ کیا۔ آپ نے پھر بھی جواب نہیں دیا۔ طابع وناشر نے جب بہت ہی تاکید کی تو آپ نے فرمایا بھائی! فوٹو کھینچنا اور کھچوانا ناجائز ہے۔ میرے دوستوں کو میری غلطیاں چھپانا چاہیئے۔ نہ کہ اچھالنا۔ فرمایئے! حق کو قبول کرنے سے حضرت مولانا آزاد" کی عظمت بلند ہوئی یا کم۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دینی حمیّت

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق تاریخ نے بتلایا ہے کہ وکان وقافا لکتاب الله (اللہ کی کتاب (حکم) کے سامنے بہت ٹھہرنے والے ماننے والے مان کر اپنی بات چھوڑنے والے تھے)۔

Marfat.com

(یہاں تک لکھ چکا تھا کہ چند گھنٹوں بعد بروز پنجشنبہ دوپہر سے بخار چڑھا۔ آج یکشنبہ تک مسلسل رہا۔ نہ مسجد جاسکا نہ کوئی سبق پڑھا سکا) مختصر یہ کہ نہ مولانا الیاس کی زیارت کا شوق ہوا۔ اور نہ مولانا آزادؒ کی ملاقات کا۔

جملہ معترضہ، مکتوب الیہ سے تعلقِ خاطر

خدا کی شان کہ یہی سطریں لکھیں تو خود بھی پشیمان ہوا کہ سر چکرانے لگا اور متلی ہونے لگی ادھر سے ہمشیرہ صاحبہ اور بچی نے لکھتے ہوئے دیکھا تو بھاگ کر آئیں میرے پاؤں پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگیں خدا کے لئے آرام کرو یہ کیا کر رہے ہو۔ بہر حال ان پر احسان جتا کر چھوڑ دیا۔ کل پورے ہفتہ کے بعد عصر پنجشنبہ ہی کی نماز کے لئے سہارا لیکر نماز کے لئے گیا جمعہ تو نہیں لیکن بعد ازاں ایک حدیث شریف کا مختصر درس دیا جس کا مضمون فضیلت عیادت تھا کیونکہ طلباء قدیم و جدید کے علاوہ تمام شہر اور مضافات بلکہ ڈیرہ وٹا تک سے اس سلسلہ میں توقع سے بہت بڑھ کر دعوات، عبادات، تلاوت، یٰسین شریف و سورۃ الرحمٰن سے اپنی محبت اور اخلاص کا ثبوت دیا تھا تو اس صورت سے ان کا شکریہ ادا کیا۔ بہر حال یہ غیر متعلقہ اور ضمنی بات تھی جو زبانِ قلم سے آپ کے لئے لکھدی۔

ہمہ شہر پر ز خوباں

کہہ یہ رہا تھا کہ شیخ مدنی قدس سرہ کو دیکھ لینے کے بعد حضرت مولانا الیاس جس کے متعلق حکیم الامت حضرت تھانویؒ کا ارشاد ہے کہ مولوی الیاس نے یاس کو آس سے بدل دیا ان کی زیارت کا بھی شوق نہیں ہوا تو حضرت مولانا ابوالحسن صاحب ہزار ہزار خدمات دینیہ اور کمالات علمیہ و عملیہ کے مالک سہی۔ مگر یہاں معاملہ

ہمہ شہر پر ز خوباں منم و خیال ماہے ۔۔۔ چہ کنم کہ چشم بدخو نہ کند بہ کس نگاہے

Marfat.com

(تمام شہر حسینوں سے بھرا ہوا ہے مگر میں تو اپنے محبوب کے تصور میں مگن ہوں کہ چشمِ بدخو، کسی بھی دوسرے حسین پر ٹکتی ہی نہیں)

اضیاف وعوارض

کل بعد العصر (تسلسل تحریر کی صورت میں) حاضر نہ ہو سکا۔ علاقہ کنڈی اور علاقہ گمل کے مہمان تشریف لائے۔ مغرب تک ان کے ساتھ رہا۔ الحمدللہ آج طلباء کو گھر بلا کر مختصر المعانی کا درس بھی دیا اب پھر قُبیلِ عصر حاضر ہوں۔

تلافئ مافات کا شدید احساس

اور یہ پھر خاص آپ کے لئے۔ اصل مسئلہ تلافی مافات تھا کہ سوانح حضرت شیخ الحدیث (مولانا عبدالحق ؒ) کا شکریہ ادا نہ کر سکا۔ یعنی اسی خصوصیت سے جس خصوصیت کا آپ نے اس نااہل کو اس کا اہل سمجھا۔ بہرصورت اس پر جتنا ناز کیا جائے کم ہے۔ کہ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی قدس سرہ جہاں تک خیال آتا ہے۔ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ کے حلقہ ءدرس میں رہ چکے تھے اور حضرت لاہوری قدس سرہ کے اس نااہل ترین پر بعض ایسی عنایتیں بھی گوشہ دل میں محفوظ ہیں کہ حق پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔

کہ محو نظارہ گل مرغ نگارے دارم
کز خیالش بدل زار بہارے دارم

(میرا وہ محبوب گل مرغ کا نظارہ کر رہا ہے جس کا تصور بھی میرے دل کا بہار ہے)

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی زیارت وملاقات

بہرصورت حضرت شیخ مدنی قدس سرہ کو دیکھ کر کسی کو دیکھنے کی اگر خواہش رہی تو حضرت حکیم الامت تھانوی ؒ کی ذات بابرکات تھی والحمدللہ۔ کہ قیام دارالعلوم کے زمانہ جو

Marfat.com

کہ ہجری ۱۳۵۷ھ تھا۔ خود تھانہ بھون حاضری کی سعادت نصیب ہوئی جبکہ ایک دفعہ اس سے قبل جالندھر میں بھی زیارت ہوئی تھی۔

مولانا حسین علیؒ سے ملاقات

ہاں دورۂ حدیث سے فراغت کے بعد چند گھنٹے حضرت مولانا حسین علی صاحبؒ کی زیارت کی اور وہ کتنی اونچی شخصیت تھی۔ ظاہری آنکھوں سے جو دیکھا وہ یہ تھا کہ اتباعاً للسنة ہم کو رخصت کرنے کے لئے بطور مشایعت ساتھ ہوئے اور ایسے معصوم انداز سے بڑی سادگی سے پوچھا۔ مولوی حسین احمد جوڑ ہے (صحت سے تھے)۔ سبحان اللہ

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں (امیر مینائی)

یہ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی سے متعلق آپ کے حکم کی تعمیل ہے چاہے اس کی اشاعت کے بہت بعد بھی اگر ان پر لکھنے والوں کا منہ چڑانے والی بات بھی نہ سمجھی جائے۔ مگر سب سے پہلے اسے پڑھیے اور ضرور پڑھیے۔ غالباً الحق نے تبصرہ میں مفتی اعظم پر لکھا ہے کہ دوسرا ایڈیشن چھپ رہا ہے ماشاء اللہ نمبر میں جو یہ لفظ آ گیا ہے کہ ''شیعہ سنی مسلمان ہیں'' اسی جگہ لازماً یہ نوٹ ضرور دیجیے۔ کہ اس سے شیعہ تفضیلیہ مراد ہے کفایت المفتی میں یہ تصریح موجود ہے۔ مفصل اس پر ماہنامہ القاسم میں چھپ چکا ہے۔ تاکیدی گزارش ہے نظر انداز نہ فرماویں۔

والسلام

عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۹ ربیع ۲ ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۱-۷-۲

Marfat.com

نسیم جا گو کمر کو باندھو، اٹھاؤ بستر کہ وقت کم ہے

گرامی قدر مکرم ومحترم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب سلمہ وعافاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اخلاص نامہ پرسوں ملا۔ جس میں اس نا کارہ کے ایک مضمون کی تکمیل کی زور شور سے فرمائش کی گئی تھی۔ اس میں قصہ عجیب وغریب یہ ہے کہ ڈاک آنے سے دو تین گھنٹے پہلے ماہنامہ القاسم کا مفتی اعظم نمبر (ابوحنیفہ ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ نمبر) جو اتفاقاً سامنے سے اٹھایا اور اس کے ایک اعلان پر نظر پڑی۔ فوراً خیال آیا کہ اس سلسلہ کے ایک مضمون کو مدیر القاسم نے لساناً وعیاناً ومشافہۃً بہت ہی پسند کیا تھا لیکن القاسم میں کہیں نظر سے نہیں گزرا۔ خیال آیا

ع امورِ مملکتِ خویش خسروان دانند

(یعنی ایسی باتوں کو مبتلی بہ ہی بہتر سمجھ سکتا ہے) وہ کہیں ''ماہنامہ النسیان'' میں شائع کر دیا گیا ہوگا اب اس میں میری کشش کا زیادہ دخل ہے یا آپ کے کشف کا مصالحت کی یہ شکل ناممکن تو نہیں کہ چلو دونوں کا دخل مان لینا غلط۔ لیکن پھر بھی داعی اور مدعو کا فرق باعث نزاع ہی رہے گا۔ والعاقل یکفیہ الاشارۃ (سمجھدار کے لئے اشارہ کافی ہے) میں وہ مضمون من وعن آ گیا۔ ع یہ سرِّ دلبراں درحدیث دیگراں

کی قابل ترین صورت ہے مگر حالات کے مطابق فاصدع بما تؤمر (کھول کر بیان کر جو تجھے حکم دیا گیا) کے بغیر کام نہ چلے گا۔ غنیمت ہے کہ تحریک عمل کے تینوں نکات کا النصیحہ کے وسیع حلقہ تک پیغام پہنچ گیا۔ بہر حال آپ کے خط سے ہی مضمون کا عنوان یاد آیا کہ بڑا حسین تھا۔

Marfat.com

اب اگر وقتی جوش نہیں اور مزید حسن مستور دیکھنے کا بھی شوق ہے تو اصل مضمون کی نقل (فوٹو) ارسال فرماویں ممکن ہے ان سے ابواب متعلقہ کھل سکیں ورنہ اس وقت کچھ بھی ذہن میں نہیں آرہا۔

جرس فریاد ے دارد

دراصل بار بار کی علالت نقاہت مسلسل مصروفیت کے ساتھ شدت گرمی کے باعث ذہن بہت ہی کمزور ہو گیا ہے۔ اچھی بھلی اور سہل سے سہل بات بھی بعض اوقات سمجھنے میں دقت رہتی ہے اور سب سے بڑی بات عمر کی طوالت ہے۔ اور اکثر خواب اور مناجات کا سلسلہ بھی کچھ اس طرح رہتا ہے۔ ع جرس فریاد می دارد کہ بر بندید محملہا

(گھڑیال اعلان کر رہا ہے آوازیں دے رہا ہے، کہ بستر باندھ لو جانے (رحلت) کا وقت آگیا ہے) اور حسب ملفوظ حکیم الامت حضرت تھانویؒ

ع نسیم جاگو کمر کو باندھو، اٹھاؤ بستر کہ وقت کم ہے

مگر غفلت کے دبیز پردے اٹھنے کا نام بھی نہیں لیتے۔ بس آخری گزارش حسن خاتمہ کی درخواست ہے۔

نجم الفتاویٰ جلد۲

ہاں! نجم الفتاویٰ کی دوسری جلد کو ترتیب دینے کے لئے مستقل طور پر نجم المدارس ہی کے ایک قدیم رفیق کو بلالیا گیا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ان دو چار دنوں میں بہ ترتیب ابواب پچاس صفحے مرتب ہو چکے ہیں۔ انشاء اللہ ڈیڑھ دو سو صفحات پر مشتمل پہلی قسط آپ کو (کتابت کے لئے) بھیج دی جاوے گی۔ ع سپردم بتو مایۂ خویش را

(اپنا سامان آپ کے حوالہ کر دیا گیا ہے اب سلیقہ سے باندھنا آپ کا فرض ہے) رہنے واں کا

Marfat.com

سلسلہ بھی چل پڑا ہے تو اب زیادہ تاخیر نہ ہوگی انشاءاللہ کمی اور نقص میری طرف سے ہے اور عموماً بامر مجبوری کہ فرصت بالکل نہیں اور بالخصوص فصلِ خصومات جو کہ بے حد مشکل ہونے کے ساتھ قابل صد قدر اور موجب تشکر وامتنان خداوندی ہے۔ اس سلسلہ میں بحمدہٖ عزیز مولوی محمد زمان صاحب کو ساتھ لگانے سے سکون اور سہولت رہتی ہے۔

آپ بیتی

آپ نے آپ بیتی کا ذکر شوق سے کیا۔ ۲۲ جون کو آپ کا خط ملا اور مذکورہ تاریخ تک تحریر بھیجنے کا اشارہ کیا تھا۔ بھائی کیا میں اور کیا میری آپ بیتی۔ خیال یہ ہے کہ میوہ از میوہ رنگ گیرد (مطلب یہ کہ بات سے بات یاد آجاتی ہے) شاید اس کے ضمن میں کئی واقعات ضمناً یاد آتے جائیں اور درحقیقت ان اہل اللہ کا ذکر ہی ان سطور کا مرکزِ مقصود ہے۔ دیکھیئے وقتِ فرصت اور خود زندگی ساتھ دیتی ہیں یا نہیں۔ عزیزوں کو سلام ودعا۔ بالخصوص محترم حافظ (محمد رمضان چودھوان) کہ ان کا خیال بہت آتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا امتحان طویل نہ فرماویں۔ خدا کرے جلد تر کامیابی سن سکوں۔ کہیں مناسب رشتہ انہیں مل جاوے۔ آپ بھی ذرا اپنے وطنی احباب میں نظر ڈالیں۔ شاید اللہ تعالیٰ آسان فرماویں۔ بحمد للہ حضرت کی توجہ اور دعاؤں کے صدقے مولانا قاری محمد رمضان صاحب کا نکاح ہوگیا ہے انہیں ایک عالمہ فاضلہ مدرسہ رفیقۂ حیات مل گئی ہیں ع ق ح) سرسری نظر ڈالنے سے محسوس ہوا کہ مسائل کی ترتیب وتبویب میں شاید کچھ ردّ وبدل کرنا پڑے لیکن جب کاغذات کمپیوٹر شدہ مجلد نہیں ہوں گے تو اس میں خاص اشکال نہیں ہوگا۔ رجسٹروں پر تحریر شدہ نمبرات اور تعداد آخری نہیں اب بھی بدل دی ہیں۔ مسائل کے مسلسل نمبر جس طرح لکھے ہیں اسی طرح دیئے جائیں۔ مقدمہ اور مختصر طور سے مکرم ومحترم ناقد صاحب کا تعارف بعد میں بھیج دیا جائے گا۔ حواشی میں

Marfat.com

دوقسم کی چیزیں ہیں ۔ ایک حوالہ جات اور دوسری چیز محترم ناقد صاحب کی نقد اور تحقیق ۔ ''ماہنامہ العصر'' نے گذشتہ ماہ نجم الفتاویٰ پر فوق التوقع تحسین لکھ دی ہے ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا (اللہ تعالیٰ نفس کے شر (تکبر) سے بچائے اور غلطیوں کی سزا سے محفوظ رکھیں آمین)

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۰۰۲ء

دینی کام، خلوص نیت کا اہتمام

برادر محترم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حضرت مفتی محمود صاحب سے متعلق کتاب کے دو نسخے ملے جن میں حسب ہدایت ایک عزیز القدر مولوی محمد زمان صاحب سلمہ کو بھجوادیا۔ کیونکہ میں اس وقت گھر پر تھا۔ رسید ارسال کرنے میں بہت تاخیر ہوگئی بوجوہ مختلفہ مگر اصل وجہ آپ کی نزاکت اور اپنی طبعی قساوت کہ خلافِ ضمیر اظہار کو ہمیشہ فيما بين المخلصين کے شدید خیانت سمجھتا ہوں۔ حضرت مرحوم کے حالات محفوظ سہی مگر اپنے ڈھب پر اس کا لکھنا کسی طرح بھی معیوب نہیں لیکن آپ کے میرے نام ایک مکتوب اور اسی طرح موجودہ حالات میں اس کا جو پیش نظر ہے اس کی وجہ سے صرف اتنا عرض کرنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس محنت پر آپ کا مواخذہ نہ فرمائے آمین ۔ ع تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل

Marfat.com

آپ تردد میں نہ رہیں۔ میرے نام خط میں آپ کا یہ جملہ ہے کہ "شکر ہے ان کے خاندان کو پسند آ گئی" بس میں نے اسی میں ساری کتاب کو سمجھ لیا۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۳۰ ج ۱ ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲-۲-۱۰

توضیح! حضرت الاستاذ کی غرض یہ ہے کہ کسی بھی کام بالخصوص تحریر میں کسی فرد، افراد یا خاندان کی رضا کو مقدم نہ رکھا جائے ہر کام میں خدا کی رضا مقدم رہے (ع ق ح)

شرح شمائل ترمذی کے کام پر ہدیہ تبریک

عزیزی الموفق بالخیر ادامہ اللہ وابقاہ الی ان توفاہ علیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

شمائل ترمذی رحمہ اللہ علی مصنفہ ومیسرہ پر کام کرنے کی سعادت پر صد ہزار مبارک قبول کریں اللھم کما رزقتنا ھذہ النعمۃ العظمیٰ فلا تنزعھا منا حتی توفنا۔ (اے اللہ یہ نعمت عظمیٰ آخر تک ہمارے ساتھ باقی رکھ) ایسا مبارک شغل رکھنے کا کیا کہنا اس میں جو جذبہ کارفرما ہے وہ مستقل طور پر مبارک ہے اور پھر اس تصور کو اگر دوام میسر ہو تو وہ تیسری عظیم نعمت ہے اس میں (امت پر سہولت) کا خیال رہے تو یہ مزید نعمت ہے۔

ے سرور فی سرور ونور فوق نور فوق نور

عجب سے احتراز

ہاں ایسے میں مرض عُجب سے بچنا بھی صرف بتوفیق اللہ ہی ہوسکتا ہے اور عالم

Marfat.com

اسباب میں شیخ کامل کی توجہ ہے وبغیرہ خرط القتاد (اور بغیراس کے ناممکن) اوراس کا قائم مقام اس کی ہمہ وقتی فکراور استعاذہ باللہ العظیم ۔ (اللہ کی پناہ طلب کرنا)

یہ رابطہ زہے سعادت

آنحضرت ﷺ کی صورت مبارکہ کے تصور پر یاد آیا کہ یہ رابطہ زہے سعادت ہے ارشاد فرمایا گیا ہے۔

ورودیوار چوں آئینہ شداز کثرت شوق
ہرکجامی نگرم روئے ترامی بینم

(کثرتِ شوق اور وفورِ اشتیاق سے درودیوار بھی آئینہ بن گئے ہیں جہاں بھی دیکھتا ہوں تمہارا دیدار ہوجاتا ہے) اس سے منامی زیارت کی سعادت بھی خوش نصیب حضرات کو مل جاتی ہے اللھم فیکن ھکذا (اے اللہ! آپ ہی حضور ﷺ کی زیارت کرادیں) لیکن اس میں درخواست یہ ہے کہ

چوں باحبیب نشینی وبادہ پیمائی بیاد آر حریفان بادہ پیمارا

رکھ تصوّر یار کا

ہاں غالباً الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر میں ہے کہ حضرت مدنیؒ کے ساتھ معتکفین کو منامی زیارت تو بار بار بہت سے حضرات کو ہوا کرتی تھی بعض سعداء کو بیداری میں بھی بعض اوقات یہ سعادت مل جاتی۔

فهنيئاً لهم ثم هنيئاً وللمهجور ما يتضرع

(ان کو یہ سعادت صد بار مبارک ہو اور ہم جیسوں کو اس پر افسوس کرنا بھی گویا غنیمت ہے)
حضرت الاستاد مولانا محمد شفیع صاحب سرگودھویؒ کا شعر ہے۔

Marfat.com

اے شفیع بے نوا ہے دردِ دل کی یہ دوا
رکھ تصور یار کا جوں جوں کہ دل گھبرائے ہے

ایک تنبیہ

درسی کتابوں کو عام فہم زبان میں آسان کر دینے کے سلسلہ میں بعض حضرات کے خیال میں اس کا دوسرا پہلو بھی ہے ان میں جہاں تک مجھے یاد ہے محترم بھائی حضرت مولانا علاؤالدین صاحب دامت معالیہ بھی ہیں کہ اپنی عام الاستعمال زبان میں ان علوم کا عام کر دینا سہل پسند طبائع کے لئے غیر مفید بھی ثابت ہوسکتا ہے۔ یعنی ایسی کتابوں سے علمی استعداد کم سے کم ہوتی جارہی ہے۔ محنت کا جذبہ تقریباً ختم ہورہا ہے۔ اور آج جبکہ علم برائے علم نہیں بلکہ برائے ملازمت پڑھا جانے لگا ہے ان کے وارے نیارے ہوگئے کہ صرف اسی سے ہی کام نکال لیا جائے گا امتحان میں کامیاب ہوتے ہی ملازمت کے لئے تگ ودو شروع کر دی تاہم پہلے فارسی اور آج اردو میں اکابرین کی تصنیفات معروف ومشہور ہیں مذکورہ پہلو کو اگرچہ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ تاہم تلک بتلک کے ماتحت اس کی بھی کافی گنجائش ہے۔

تحریری خدمات باقیاتِ صالحات ہیں

تحریری خدمات باقیات صالحات بن سکتی ہیں جبکہ الفاظ بےتلاشی ہوکر ہوا میں پھرتے رہتے ہیں جن سے استفادہ عام نہیں۔

درمیان کی ایک عمدہ تجویز

احقر کے ناقص خیال میں ایک درمیانہ محفوظ راستہ یہ ہے کہ حالاتِ حبیب ﷺ کو عام کر دینے کی غرض سے تو سہل ترین زبان میں پیش کیا جائے۔ عام تعارض اور تدافع کی صورت میں بھی ان سے تطبیق دینا اردو میں ضروری ہے۔ جس طرح حضرت اقدس شیخ

Marfat.com

الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے کیا ہے لیکن جہاں جہاں اسماء الرجال وغیرہ کے متعلق بحث ضروری سمجھی جائے اسے عربی ہی کی مبارک زبان میں باقی رکھا جائے اور یہی طرز حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے بیان القرآن میں اختیار فرمایا ہے کہ احکام اور تطبیق کے لئے تو اردو زبان کو پسند فرمایا اور مسائل السلوک میں عربی زبان کو استعمال میں لائے اور غالباً بعض دیگر اہم مضامین کو بھی عربی میں تحریر فرمایا ہے۔

اسماء الرجال کے مباحث عربی میں نقل کی جائیں

اگر زیادہ محنت طلب نہ ہو تو اب بھی اسماء الرجال کا وہ حصہ جو لکھ دیا گیا ہے۔ عربی میں کر دیا جائے میں نے محسوس کیا کہ بعض زائغین کو بعض راویان حدیث کے حالات معلوم کر کے مزید کج روی میں پختگی کا موقع نہ مل جائے واللہ خیر الحافظین (خدا ہی حفاظت فرمائیں آمین)

(اور حضرت الاستاذ مدظلہ کے مشورہ کے عین مطابق اسماء الرجال کو علیحدہ کر کے شرح شمائل ترمذی جلد ۳ کے نام سے شائع کیا گیا۔ ع ق ح)

کمالِ محبت وشفقت کا ایک انداز

کل یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ آپ ڈیرہ دراہن چودھوان کے دورہ پر آئے تاہم یہاں نہ آسکے اور اوپر اوپر گزر گئے۔ دو مصرعے ذہن میں گھومنے لگے۔ ع

نسیم گزری ہے اور بیگانہ وار گزری ہے

تمہیں غیروں سے کب فرصت ہم اپنے غم سے کب خالی

چلو بس ہو چکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی

ندانم من ترا در دل چہ افتاد

کہ کردی صحبت دیرینہ برباد

Marfat.com

(مجھے علم نہیں کہ تیرے دل میں کیا خیال گزرا کہ دیرینہ صحبت وتعلق کو برباد کر ڈالا)

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

یکم صفر المظفر ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲-۴-۱۳

علمی عنایات اور قدیم روایات

محترم المقام جناب مولانا عبدالقیوم حقانی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے خط کے جواب میں آپ کی تحریر ڈاک کے ذریعہ پہنچ گئی۔ آپ نے ''الفقہ والفقہاء'' کا ذکر کیا ہے۔ مہربانی۔ ماہنامہ الحق نے مفصل اور ماہنامہ بینات نے مختصر اس پر لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ برخوردار (حضرت مولانا قاضی محمد نسیم فاضل حقانیہ) مؤلف کتاب کو تحسینات مرسومہ کے شر اور سیّآت سے بچائے اس سے مجھے بے حد افسوس ہوا کہ برخوردار نے آپ کے آرڈر پر کتاب کے دس نسخے بصورت وی پی بھیج دیئے۔ بروقت مجھے اس کا علم نہ ہوسکا ورنہ ایسی نامناسب حرکت پیش نہ آتی۔ ماضی قریب تک آپ کے اور ہمارے جو قریبی تعلقات رہے ہیں ان کے پیش نظر ہم بوسیدہ عمر والوں کے نزدیک ایسا کرنا مناسب ہی نہیں تھا۔ ویسے آج کل سب کچھ چل سکتا ہے مگر غلطی غلطی ہے اس کو غلطی ہی کہنا چاہیئے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۶ ربیع ۲ ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲-۶-۲۸

Marfat.com

توضیح

الفقہ والفقہاء حضرت مولانا قاضی محمد نسیم صاحب کی عمدہ تالیف ہے۔ احقر نے بغرض تعاون دس نسخے بذریعہ وی پی منگوائے تھے۔ بعد میں حضرت کو علم ہوا تو اس پر تکدر ہوا کہ عبدالقیوم حقانی کو یہ کتابیں قیمتاً بصورت وی پی کیوں بھیجی گئیں ع۔ق۔ح)

جب مکاتیب پر کام کا آغاز ہوا

عزیزم محمد طاہر صاحب طهر الله قلبنا وقلوبكم عن الذنوب والآثام بحرمة خير الانام صلی اللہ علیہ وسلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! آج ہی عزیز نامہ ملا۔ یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ آپ میرے خطوط کو اکٹھا کر رہے ہیں۔ اور ان کو ترتیب دے رہے ہیں۔ یہ آپ کے والد ماجد کی غلط فہمی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا واقعی ان میں کام کی کوئی بات بھی لکھی گئی ہے۔ خدا کرے ایسا ہو اور میرے لئے باقیات صالحات میں شمار ہو سکے۔ اللهم فليكن هكذا۔

عزیز القدر مولوی محمد زمان صاحب آپ کے والد کے اشارے سے اچانک تیار ہو گئے ہیں۔ ان کی فہرست میں کل ان کی جدید زیر ترتیب مبارک کتاب شرح شمائل ترمذی پر مبارک باد بھیج چکا ہوں اور حسب عادت کچھ نہ کچھ نکتہ چینی بھی۔ خدا کرے باعث تکدر نہ ہو ان کا مستغنیانہ او پر او پر گزر جانا دل پر گراں گزرا۔

ماشاءاللہ انہیں شاید اس کا احساس بھی نہ ہوا ہو۔ اپنی زندگی کی شام ہو رہی ہے۔ حسن خاتمہ کی دعا کا بہت محتاج ہوں کہ چند روزہ حیات مستعارہ میں حفاظت عن المعاصی اور مصائب سے

Marfat.com

آنکھوں پر کافی دھند ہے محتاجی کا تصور، بہت تکلیف دہ ہو رہا ہے۔ واللہ الحافظ۔

والد صاحب کو بعد از سلام مسنون مضمون ''فتح وشکست اسلام کی نظر میں'' کی اشاعت پر شکریہ پہنچا دیں۔ بینات، الحق ۔۔۔نور علی نور، انوار القرآن، النصیحۃ وغیرھم نے الحمدللہ شائع کر دیا ہے ریفرنڈم پر ایک مضمون لکھا ہے کسی نے چھاپنے کی ہمت نہیں کی۔ اللہ پاک اس کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔

والسلام

نا کارہ عبدالکریم غفر لہ ولوالدیہ

۴ صفر المظفر ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲-۴-۱۸

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نمبر، نوجوانوں کے لئے ایک پیغام

مکرم ومحترم مولانا عبدالقیوم حقانی سلمہ ربہ　　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

القاسم کا خصوصی شمارہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ سے متعلق ضخیم نمبر پہنچ گیا جو کہ باعث تشکر وامتنان ہوا۔ نجم المدارس کے کتب خانہ میں رکھوا دیا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے اسلاف کی ماضی میں اپنے حال کو سنوارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ القاسم نے موجودہ نسل کے ہاتھ مولانا ندوی مرحوم کی زندگی کا آئینہ دیکر ان کا یہ عذر لنگ ختم کر دیا ہے۔ کہ اس دور فتن میں ہم اپنے معتقدین کے قدم بقدم چلنے سے قاصر ہیں مولانا مرحوم اسی دور کے بزرگ عالم ہیں اور اپنی یاداشت کے مطابق اور ہمارے ہی اکابر شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ کے فیض یافتہ تھے اور اسی مشکل تر ماحول میں جو کچھ کر گئے

Marfat.com

ہیں وہ آپ کے سامنے ہے۔ رب کریم کی عادت یہی ہے کہ ہمت مردان مدد خدا۔ میں نظر کی کمزوری سے خود تو نہیں پڑھ سکا مگر برخورداران نے ان کے وہ چند جملے سنائے جو انہوں نے آج کے ہندوستان ہی کی سرزمین پر دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ اجتماع میں ارشاد فرمائے جسے شاید پورے نمبر کا مکھن کہا جا سکے وہ آج کے برخود غلط نوجوانوں کے لئے باعث صد عبرت بن سکتے ہیں۔ ع ہمیں بس است اگر در خانہ کس است

(مگر کوئی سمجھدار (مخاطبین میں) گھر موجود ہے تو یہی ذرا سی بات کافی ہے)

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۴ ج ا ۱۴۲۳ھ ۲۰۰۲-۷-۱۶

نشانِ سعادت

بخدمت مکرم ومحترم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب رزقنا الله وایاکم الاستقامة الی یوم القیامة

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اخلاص نامہ گرامی آج ہی ملا۔ اس سے کئی خوشیاں حاصل ہوئیں۔

(۱) آپ نے میری قلیل مگر شدید نکیر کو بڑے تحمل سے برداشت کیا۔ شیخ سعدیؒ کے نزدیک وہ جوان سعادتمند ہوتے ہیں جو بوڑھوں کی نصیحت کو گوش ہوش سے سنتے رہتے ہیں۔ ماشاء الله ۔

(۲) شکر ہے میں نے صرف آپ کو خوش رکھنے کے لئے خیانت سے کام نہیں لیا ورنہ

Marfat.com

ظاہری انبساط کے باوجود دل پر تادیر بوجھ رہتا۔

(۳) پھر آپ نے جس حسنِ تعبیر سے اس کا اظہار کیا وہ بجائے خود قابل حمد وستائشِ خداوندی ہے کہ یہ جوہر آج نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔

اخلاص نامہ ملنے سے تھوڑی دیر قبل عزیز القدر مولوی محمد زمان صاحب سلمہ آپ کا ذکر خیر کررہے تھے کہ حقانی صاحب نے فون پر آپ کو سلام کے لئے کہا ہے اور ایک دو اجداد کے نقوش مہر کا ذکر ''شرح شمائل ترمذی'' میں کیا ہے۔ ماشاء اللہ مہر نبوت کے ذکر میں اخلاف کا ذکر اولئک القوم لا یشقٰی جلیسھم کے ماتحت نشان سعادت ہے جزاکم اللہ تعالیٰ ۔ وہی ورق بھی مل گیا۔

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کا مہر ''از گروہِ اولیاء اشرف علی'' ۔۔۔ کیوں خیال میں نہیں آیا ؟ نیز ذہن میں آتا ہے حوالہ یاد نہیں کہ حضرت شیخ الہندؒ کا مہر ''الٰہی عاقبت محمود گرداں تھی''۔ حاشیہ لگایا جاسکے تو لگا دیجئے۔ ذکر اسلاف جاذب برکات مذکورین رہے گا۔ انشاء اللہ والامر بیداللہ۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۰۰۲-۹-۳

احترام اساتذہ اور ادب کا معیار

عزیزی گرامی قدر مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

Marfat.com

مجھے یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی کہ آپ مولانا حامد الحق حقانی (ایم این اے کی الیکشن مہم میں ان) کی حمایت میں مصروف ہونے کے باعث مدرسہ مدنیہ ڈبرہ (ٹانک) کے سالانہ جلسہ میں نہ پہنچ سکے۔ اسلئے نہیں کہ مجھے حلف خوروں اور شیخین کریمین کی توہین کرنے والوں کو اعزاز دینے یا ان کے اتحادیوں سے کوئی رغبت ہے بلکہ اس لئے کہ حضرت شیخ مولانا عبدالحق صاحبؒ آپ کے خصوصی محسن تھے اور دارالعلوم حقانیہ سے علیحدہ ہو کر اسی علاقہ میں تعلیمی تبلیغی اور تصنیفی کامیاب مشاغل رکھنے کے باعث ان کے پسماندگان اور ان کے علمی ورثاء کے درمیان غیر اختیاری سہی کافی بُعد پیدا ہو گیا ہو گا۔ غالب یہ ہے کہ اب اس ربط وضبط سے انشاءاللہ یہ دوریاں ختم ہو جائیں گی۔ میں اس کو آپ کی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔

سیدنا حضرت علیؓ کا وہ مقولہ تو معلوم ہی ہے کہ جس نے مجھے دین کا کوئی لفظ بھی پڑھایا میں اس کا غلام ہوں۔ چاہے وہ مجھے بیچ دے یا اپنی خدمت کے لئے اپنے پاس رکھے۔

استاد زادے کا احترام

حضرت امام ابوحنیفہؒ کا یہ ملفوظ تاریخی حیثیت سے جیسا بھی ہو ہم سب کے لئے باعثِ صد عبرت ہے کہ وہ ایک دفعہ بار بار بیٹھنے کے بعد کھڑے ہو جاتے تھے۔ وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا بھنگی کا ایک بچہ گلی میں کھیل رہا ہے جب وہ میرے سامنے سے گزرتا ہے تو اس کے احترام میں کھڑا ہو جاتا ہوں کیونکہ اس کے باپ سے میں نے یہ پوچھا تھا کہ کتے کے بالغ ہونے کی علامت کیا ہے تو اس نے کہا کہ ٹانگ اٹھا کر پیشاب کرنا اس کے بالغ ہونے کی نشانی ہے تو اس کا بچہ گویا میرا استاد زادہ ہے۔

آخری دور کا ایک واقعہ بھی سن لیجیے۔ ژوب میں ایک بزرگ جناب محمد رسول

Marfat.com

صاحب مرحوم ومغفور ایک سو چالیس سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ وہ میرے دادا جان قاضی عبدالغفار صاحبؒ کے شاگرد تھے۔ وہ سنایا کرتے تھے کہ میں تیرے والد صاحبؒ کی شادی پر لونی گیا تھا۔ میں جب بھی ژوب گیا ہوں وہ انتہائی ضعف کے ساتھ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے لاٹھی کے سہارے مجھے ملنے آجاتے تھے میں شرمندہ ہوتا اور کہتا کہ میں خود حاضر ہونے کی کوشش کررہا تھا۔ وہ ہمیشہ یہی جواب دیتے کہ نہیں تم میرے استاد محترم کے خاندان میں سے ہو۔ اسلئے میری حاضری ضروری تھی۔ یہ تھا ہمارا ماضی بس اللہ ہی معاف فرماوے آمین۔

حکیم الامت حضرت تھانویؒ دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے اساتذہ کرام کے ادب کرنے پر زور دیا۔ پھر خود فرمایا کہ آپ کہیں گے کہ ہم تو شیخ الہندؒ کا بے حد ادب کرتے ہیں۔

پھر اس تاکید کی کیا ضرورت ہے فرمایا شیخ الہندؒ کا ادب تو ایک ان کے تقویٰ اور بزرگی اور عالم باعمل ہونے کی وجہ سے کرتے ہیں میں اس کی تاکید کررہا ہوں کہ استاد کا بوجہ استاد ہونے کے ادب کرنا فرض ہے وہ اچھا ہے یا برا۔ یہ دوسری بات ہے ادب اس کا ضروری ہے ہاں ناجائز امور میں اطاعت جائز نہیں ہے۔ من نکردم شما حذر بکنید

(میں اگرچہ عمل نہ کرسکا لیکن تم میری نصیحت پر عمل کرنے کی کوشش کرو) آنکھ کی معذوری کے باعث یہ سطور برخوردار حافظ محمد نسیم سلمہ کے ذریعہ لکھوا رہا ہوں۔ دعا میں فراموش نہ فرماویں اور دعا گو سمجھیں۔ والسلام

از حضرت قبلہ والد صاحب مدظلہ (مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ)

بقلم حافظ محمد نسیم صاحب کلاچوی ۱۹ رجب ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲-۹-۲۷

Marfat.com

''یاربّ امتی'' پر آنکھوں سے سیل رواں بہہ پڑا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ----- گرامی قدر محترمی مولانا عبدالقیوم حقانی او صلہ اللہ
کچھ دنوں سے غیر اختیاری طور پر آپ کی جانب سے فراموشی محسوس کر رہا تھا۔ کہ اچانک ''شرح شمائل ترمذی'' کا مبارک ورق "یا امتی" فی قرب الساعات الی الجمعه (نماز جمعہ کے قریبی لمحات میں) پہنچا۔ آخر تک پہنچا تو آنکھوں پر قابو نہ رہا۔ اٹھا غسل کیا اور یہ فیصلہ بھی کہ یہ سارا مضمون جمعہ کی تقریر کے بعد جب مسجد میں انشاء اللہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں رہے گی سناؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور مجمع کے بہت سے سامعین نے بھی بہتے ہوئے آنکھوں سے سنا۔ اور وہ جو آپ کی جانب سے جو کچھ محسوس کر رہا تھا آنکھوں کے سیل رواں نے دھوڈالا۔ فوراً نامہ تشکر لکھنے کا ارادہ تھا لیکن ناکام رہا۔

یا ربّ امتی :

(''یاربّ امتی'' احقر مرتب کی ایک تحریر ہے جو شرح شمائل ترمذی لکھتے وقت جو چھپ تن پڑی تو اس کی ایک فوٹو کاپی حضرت الاستاذ حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں بھیج دی تھی۔ نافعیت کے پیش نظر ذیل وہ بھی شریک اشاعت ہے۔ ع ق ح)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فکر آخرت اور فکر امت کا کس قدر اہتمام تھا۔ شیخ عبدالجواد الدومیؒ نے اپنی کتاب میں متعدد روایات نقل کی ہیں۔

(۱) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک رات اٹھی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر موجود نہ تھے پریشان ہوئی اور آپؐ کو تلاش کرتے کرتے جنت البقیع پہنچ گئی دیکھا تو آپؐ قیام کی حالت میں ہیں اور بارگاہ الٰہی میں گڑگڑا

Marfat.com

گڑگڑا کر، تضرع وابتھال کے ساتھ دعا کر رہے ہیں۔ زبان مبارک سے جو الفاظ نکل رہے ہیں وہ ذات کے لئے نہیں بلکہ امت کے لئے تھے یا ربّ امتی (اے ربّ میری امت) اور جب سجدے میں گئے تب بھی ''یا ربّ امتی'' کا ورد زبان پر تھا۔

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں یہ اضطراب انگیز منظر دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! أین القرآن لقد نسیته لأجل هذهِ الأمة یعنی قرآن کہاں ہے اس سے تعلقِ خاطر نمایاں ہونا چاہئے آپؐ نے سجود وقیام میں گویا قرآن بھلا کر امت کی فکر اور امت کے ذکر کو اپنا لیا۔

آپؐ نے سنا تو فرمایا یاعائشة! أتعجبین مِن هذا تمہیں امت سے میرے اس تعلق خاطر پر تعجب ہے اقول ما دمت فی الحیاة یا ربّ امتی میں جب تک زندہ رہوں گا یا ربّ امتی کہتا رہوں گا فاذادخلت القبر أقول یا ربّ امتی پھر جب قبر میں داخل ہوں تب بھی یا ربّ امتی کہوں گا فاذا نفخ فی الصور أقول یا ربّ امتی جب صور پھونکا جائے گا میں تب بھی یا ربّ امتی کہوں گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ کسوف کے لئے سجدے میں گئے اور دیر تک اسی حالت میں رہے اور بڑے تضرع، عجز وانکسار اور عاجزی سے دعا کرتے رہے ألم تعدنی أن لا تعذبهم وأنا فیهم اے میرے ربّ کیا آپ نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب تک میں ان کے درمیان رہوں آپ ان پر عذاب نازل نہیں فرماویں گے۔

ألم تعدنی ان لا تعذبهم وهم یستغفرون ونحن نستغفرک کیا آپ نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ جب تک یہ لوگ استغفار کرتے رہیں گے آپ ان پر عذاب نازل نہیں فرماویں گے اور ہم تو آپ سے استغفار کرتے ہیں۔

(۳) امام قرطبیؒ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے میں لکھا ہے۔ فاذا عصف

Marfat.com

الصراط بأمتي جب میری امت کا پل صراط پر گزرنا سخت اور دشوار ہو جائے گا نادوا وا محمداہ! وامحمداہ! تو میری امت بے قراری سے چیخ اٹھے گی اور پکارے گی۔ وا محمداہ، وا محمداہ! فأبادر من شدة اشفاقي عليهم میں اپنی امت پر شدتِ اشتیاق اور تعلق خاطر کی وجہ سے ان سے آگے آگے ہونگا۔

فکر آخرت میں نڈھال ہو جانے کی وجہ سے وجبریل آخذ بحجزتي۔ جبریل میری کمر پکڑے ہوئے ہوں گے فانادي رافعاً صوتي میں بارگاہ صمدیت میں بلند آواز سے دعا والتجا کروں گا یاربّ امتي اے میرے رب! میری امت کی مغفرت فرما۔ لا اسئلك اليوم لنفسي ولا فاطمة بنتي، آج نہ تو میں اپنی ذات کے لئے کوئی سوال کرتا ہوں اور نہ اپنی لختِ جگر فاطمہؓ کے لئے میری تو ایک ہی دعا ہے یا ربّ امتي (اتحافات ص ۹۔ ۱۰)

(عبدالقیوم حقانی)

شدید علالت کے باوصف اتحاد امت کی فکر وخدمت

(یہاں سے پھر حضرت قاضی صاحب کا خط شروع ہو جاتا ہے) بعد الجمعہ آپ کے وطن اصلی (چودھوان) جانا تھا کہ دو دن قبل دونوں قاری صاحبان قاری محمد رفیق، قاری فیض صاحب، محترم حاجی علی احمد جان صاحب، حافظ عبدالکریم صاحب، حافظ محمد بوستان اور دوسرے تقریباً آٹھ دس حضرات نے مجبور امیری تمام معذوریوں کے باوجود شدید تقاضہ کیا۔ جمعہ شریف کی شام تک آپ کو ضرور وہاں آنا پڑے گا۔

دو پارٹیوں میں تصادم کا سخت خطرہ اور تمہارے فیصلہ پر راضی ہیں۔ بہر حال وہاں پر دو دن مسلسل کاروائی ہوتی رہی۔ سوموار کی شب نماز عشاء کے وقت واپسی ہوئی۔ وہاں کی ضروری کاروائی دو مقدمات کے سلسلہ میں مکمل کر لی گئی فیصلہ لکھنا اور سنانا باقی ہے اب یہاں مسلسل

Marfat.com

دو دن گزر رہے ہیں سخت کوشش کے باوجود فیصلہ اب تک لکھ نہ سکا کہ بالکل فراغت نہ نکال سکا آپ کو تاخیر کی معذرت کے ساتھ اب قبل نماز ظہر یہ سطور جس طرح بنے لکھ دیئے۔ خدا کرے آپ بصحت ہوں۔ آنکھوں کی تکلیف نے پریشان کر رکھا ہے۔ احباب کے مخلصانہ دعاؤں کا سخت محتاج ہوں۔ چودھوان کے تنازعے میں دو فیصلے کیئے تھے ایک فریق پر بڑا میلہ (جرگہ) معزز لوگوں کو معافی کے لئے لے جانے کا فیصلہ تھا۔ دوسرے میں پچیس ہزار روپے بدل صلح کے ادا کرنے کا۔ بحمد اللہ دونوں پر عمل کرلیا گیا ہے اور بظاہر فریقین نے بخوشی تسلیم کرلیا ہے۔ والامر بیداللہ۔

خط میں تاخیر دیر آید بخیر آید کا مصداق ہوا۔ ماشاء اللہ ایک نعت جو بہت پسند آئی تھی۔ بار بار القاسم کے لئے تلاش کر رہا تھا نہیں مل رہی تھی آج قبل العصر مل گئی باقی پسند اپنی اپنی نظر اپنی اپنی۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

نومبر ۲۰۰۲ء

ملاحتِ محمدیہ اور صباحتِ یوسفیہ کی ایک جھلک

برادر مکرم جناب مولانا عبدالقیوم حقانی ادارہ اللہ مع الحق — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جمعۃ المبارک ۲۳ رمضان شریف ۱۴۲۳ھ کی ڈاک سے آپ کے دو نئے تازہ شاہکار ''شرح شمائل ترمذی'' اور'' جمالِ یوسف'' (تذکرہ وسوانح محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ) ملاحتِ محمدیہ اور صباحتِ یوسفیہ (علیھما وعلی جمیع النبیین وملائکۃ المقربین

Marfat.com

وجمیع عباد اللہ الصالحین صلوات اللہ وسلامہ الی یوم الدین) کی جھلک کے ساتھ ساتھ
نورِ نظر اور تسکین قلب وجگر بنے ۔ سبحان اللہ ع
ترقی اور ہو یارب جہاں میں حق نوازوں کی

ایں چنیں ے رو

اس وقت سے ہر لحہ اظہارِ تشکر وامتنان کا بار بار خیال کرتا ہوں ۔لیکن مجبوراً ادائے فریضہ سے آج ۲۷ رمضان المبارک تک قاصر ہی رہا ۔ معذرت خواہ ہوں اور اس وقت صرف اتنا ہی عرض کرسکتا ہوں کہ ع این چنیں ے رو کہ خوش زیباروی
(اسی طرح چلو کہ اچھی چال چل رہے ہو) تذکارِ انبیاء علیھم وعلی آلھم واصحابھم الصلواۃ والتسلیمات اوراسی طرح ذکراولیاءاللہ میں مشغول رہو۔ بہرصورت تحریرصدقۃ جاریہ کی ایک بہترین صورت ہے۔ السعید من وفق بھا (وہ نیک بخت ہے جسے اس کی توفیق مل جاوے)

خطراتِ قلبیہ سے حفاظت کا خیال رہے

البتہ بقول اکابرین خطراتِ قلبیہ سے حفاظت کا ہروقت خیال رہے یعنی غرض اور مقصد صرف اور صرف اللہ کریم کی رضا رہے ۔ جائز منافع دنیاویہ کا خطور غیر اختیاری ہے واخری تحبونھا نصر من اللہ وفتح قریب اس کی دلیل ہےاس پر مواخذہ نہیں ۔
مگر دلیل اصل مقصود نہ ہونے کی یہ ہے کہ اگر وہ فوت ہوتو پریشانی اور دلگیری نہ ہو بلکہ معاملہ شد شد نہ شد نہ شد (دنیوی فائدہ ہو نہ ہو کوئی فکر نہیں) کا ہو۔

احترام نعل مبارک

ہاں ایک بات سرسری نظر سے کھٹک گئی اور وہ یہ کہ ”شرح شمائل ترمذی“ کی جلد

Marfat.com

کے تحت جہاں کتاب اور مؤلف کا نام دیا گیا ہے (یہ شمائل کی سب سے پہلی جلد کی بات ہو رہی ہے جب کہ اب جدید ترین ترمیم شدہ ایڈیشن میں یہ صورتحال باقی نہیں رہی) یہ نقشہ شاید جوتے کا لگتا ہے اگر نعل شریف کے خیال سے بھی ایسا بنایا گیا ہے تو بھی طبیعت پر بوجھ پڑ رہا ہے خیال فرمالیں۔

اس وقت رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے ہیں شب ۲۸ رمضان المبارک اچانک ایک سخت سی پریشانی سے دل کو دھکا لگ رہا ہے خدا کرے آپ جیسے صالح احباب سے حکمی تخاطب کی برکت سے دور ہو جاوے۔ وذلک علی اللہ یسیر

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ

فروعی اختلافات پر صلاحیتیں نہ صرف کی جائیں

برادر عزیز مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

القاسم کا آخری شمارہ کافی دن ہوئے پہنچا۔ دماغ چکرا گیا تحسین وتشیین کا فیصلہ آسانی سے نہیں کر سکا۔ بس خاط لی زید قباء کا مصرعہ یاد آنے لگا۔ خلطوا عملاً صالحاً وآخر سیئاً۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ اپنے فضل وکرم کا معاملہ فرمائے آمین۔

پاک اسمبلی میں غیر مسلموں کی شرکت کا مسئلہ

مولوی محمد زمان صاحب کا مضمون (پاک اسمبلی میں غیر مسلموں کی شرکت کا

Marfat.com

مسئلہ) صریح عنوان سے دیکھ کر خوشی ہوئی ہی تھی۔ لیکن آپ جیسے تحریک عمل کے چھپے پہلوان سے یہ اقدام خلاف توقع نہیں تھا۔ الشریعۃ نے بھی اسی مسئلہ سے متعلق ذرا تیز مضمون برخوردار حافظ عبدالحلیم سلمہ کا دیدیا ہے۔ خلافت راشدہ اور بیدار (ڈائجسٹ) نے بھی برخوردار مذکور کا مضمون شائع کر دیا ہے۔ اور خلافت راشدہ نے تو احقر کا وہ مضمون من وعن دیدیا جو صدر مملکت ومنتخب اسمبلی کے عنوان سے آپ بھی دیکھ چکے ہیں۔ دوسرے دینی جرائد نے بھی انگڑائی لی ہے۔ ملتان، لاہور اور کراچی وغیرہ نے دبی زبان سے کچھ نہ کچھ لکھ ہی دیا ہے مگر خود کردہ را چہ علاج

ستبدی لک الایام ما کنت جاهلاً

و یاتیک بالا خبار ما لم تزود

چپکے سے تو آپ نے بھی ایک منٹی ملاقات میں واشربوا فی قلوبهم العجل سنا دیا تھا۔

القاسم کے ایک مضمون پر پسندیدگی کا اظہار

پاک اسمبلی میں غیر مسلموں الخ عنوان کے دائیں پہلو پر جناب حافظ احمد شاکر کا جو بصیرت افروز مضمون القاسم میں نظر آیا تو مسرت پر مسرت کے ساتھ بہت ہی تعجب ہوا کہ یہ اللہ کا بندہ کون ہے۔ یقیناً موجودہ حالات میں اس کی جرات قابل صد داد ہے جس نے حقیقت کو چھپایا نہیں۔ جزاہ اللہ خیرا و لایزل۔ غالباً الخیر میں بھی اس قسم کا مضمون باصرہ نواز ہوا۔ ہاں امر دعا بعد الصلوٰۃ کے مسئلہ پر القاسم کی یہ فیاضی دیکھ کر خیال آیا کہ پھر وہ کہنا بھی غلط معلوم نہیں ہوتا کہ جب اس وقت کے عیسائیوں سے مقامات مقدسہ مسلسل چھینے جا رہے تھے اس وقت بھی عیسائی پادری اس بات پر جھگڑ رہے تھے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فلاں وقت تازہ روٹی کھائی تھی یا باسی۔ اس سے زیادہ کیا عرض کروں تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں

Marfat.com

مجمل (تو اس مجمل سے تفصیلی بات خود معلوم کر لے) آپ سے دل کی بات چھپا بھی نہیں سکتا اور ظاہر کروں تو حالت وہی ہے کہ

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

(میرے دل کے اندر درد سوز ہے اگر کہتا ہوں تو زبان جلتی ہے اور اگر نہ کہوں اور چھپائے رکھوں تو ہڈیوں کا گودا تک جل جائے گا) غالبًا ایک ہفتہ پہلے سے لکھا ہوا یہ خط آج تک ڈاک کے حوالہ نہ کر سکا۔ آج نظر سے گزرا تو باحاشیہ نذرِ نظر کر رہا ہوں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

معذرت کا ایک دل نواز انداز

مکرم ومحترم مولانا عبدالقیوم حقانی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

تسلیمِ احسان اور احسان کے بدلے کا اہتمام

گذشتہ دنوں آپ اپنی پرانی اقامت گاہ (مادر علمی مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی کے درسگاہوں اور اقامت گاہوں کے تعمیرات) کی ضعف اور پیری کی حالت دیکھنے بمع ایک معتمد رفیق (عزیز القدر مولوی گل رحمٰن سلمہ) کے کلاچی وارد ہوئے۔ آپ نے تیمارِ غریباں کا اخلاقی فریضہ ادا کیا۔ ہم سے اکرام ضیف کا فرض تو ادا نہ ہو سکا۔ لیکن لسان الغیب ہی کی

Marfat.com

اصطلاح میں اسی تیمارِ غریباں کا ایک لازمہ ہے۔ جو دانستہ یا نادانستہ ہماری زبان سے نکلا ہوگا۔ سنا ہے آپ نے اسے برامنایا۔ جزاء الاحسان بالاحسان تو نص صریح ہے۔ اسی طرح یہ حدیث پاک بھی آپ کی علم میں ضرور ہونی چاہئیے۔ کہ اگر احسان کا تکافئی نہ کرسکو تو بار بار دعا تو ضرور کرتے رہو یہاں تک کہ اس کی تکافئی ہو جاوے۔

بہر حال یہ بھی حال وقال کے عدم اتفاق کی صبر آزما صورت معلوم ہوتی ہے۔ کہیں یہ وہ بات تو نہیں جو بچپن میں سنا کرتے تھے کہ استاد محترم کو کچھ لکنت تھی۔ لڑکوں کو الف با کے بعد پڑھاتے ہوئے اس کی زبان سے تیسرا حرف ٹ نکلتا۔ بچہ یہی لفظ دہراتا تو اسے تھپڑ لگاتا۔

عجیب لطیفہ اور دلچسپ ترمیم شدہ شعر

میرے خیال میں اس کی واضح مثال یہ معلوم ہوتی ہے جو لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کے تو خلاف ہے مگر عام معمولِ زمانہ کے مطابق۔ یعنی بہو کو منوں چنے دیدیئے گئے کمرہ میں بند کرنا بھی ممنوع قرار دے دیا۔ چبانے اور فوراً چبانے کا حکم بھی دیدیا گیا اور یہ بالکل عقل اور نقل کے مطابق ہے مگر آخر میں ایک مختصر سی شرط لگادی گئی کہ چباؤ اور خوب چباؤ علی رؤس الاشهاد چباؤ مگر خبردار خرپ خرپ کی آواز کوئی نہ سنے انصاف کا ترازو آپ کے ہاتھ میں ہے خود ہی فرمایئے کہ کیا یہ تکلیف مالایطاق نہیں۔ چنے چباؤ مگر خرپ خرپ کی آواز پر پوری پابندی۔ بھائی جان سیدھی بات ہے۔

ے
نہ تم چنے ہمیں دیتے نہ خرپ خرپ کی صدا سنتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں آبادیاں ہوتیں

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

Marfat.com

۲۵صفر۱۴۲۴ھ

سوانح مولانا محمد احمد صاحبؒ
تائید تصویب تشجیع اور دعا و برکات

سوانح مولانا محمد احمد صاحبؒ بمع مکتوب گرامی موصول ہوئی۔ اسی دن ''ماہنامہ الہادی'' کراچی میں اس پر تبصرہ بھی پڑھا۔ صلحاء کے ذکرِ خیر کا نزول رحمت کا سبب ہونا تو منصوص ہی ہے۔ آپ کی یہ جوع الرحمت موجبِ رشک ہے اللہ تعالیٰ قبول فرماویں۔

مقبولیت وحسنِ خاتمہ

صفحہ ۴۸ میں کرامت کے عنوان سے مولانا مرحوم کا بجسدہ و بحالتِ حیات حرم پاک میں نظر آجانا اور کسی شریکِ سعادت سے ہم کلام ہونا مرحوم کے حسنِ خاتمہ اور دینی خدمات میں بالخصوص تفسیر قرآن مجید کی مخلصانہ خدمت کی مقبولیت کی علامت ہے۔ والحمدللہ حمداً کثیراً۔

حضرت نانوتویؒ اور مولانا رفیع الدینؒ

مطبوعہ ارواحِ ثلاثہ کے صفحہ ۲۶۱ پر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ کا بھی دارالعلوم دیوبند کے اس وقت کے مہتمم مولانا رفیع الدین صاحب جو بحالتِ یقظہ بجسدہ نظر آنا اور ان کو کسی معاملہ میں نصیحت کرنا مذکور ہے۔ جس پر حضرت تھانویؒ کا تائیدی حاشیہ بھی موجود ہے۔

Marfat.com

غیبی لطیفہ

حضرت والد ماجدؒ نے سنایا اس ناکارہ کے ماموں جانؒ کے متعلق جبکہ رمضان المبارک میں عین عنفوانِ شباب ۵۲ سال کی عمر میں ان کا وصال ہو رہا تھا تو فرمایا بالکل حیات مستعارہ کے آخر ترین ساعت میں سر اٹھایا کہ اچھا وہ دیکھو حضرت تشریف لا رہے ہیں۔ والد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے ان کو پکڑ الٹانے لگے، تو سر مبارک بالین تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ روح مبارک پرواز کر گئی، روزانہ تین پارہ قرآن مجید کی تلاوت ماموں جانؒ کا وظیفہ تھا۔ حضرت سے مراد اعلیٰ حضرت سیدنا مولانا نور المشائخ صاحب قدس سرہ تھے جو حضرت والد صاحبؒ کے بھی اور حضرت ماموں جان مرحوم مذکور کے شیخ طریقت تھے۔ یہ کوئی وظیفہ غیبیہ تھا یا حضرتؒ کی شکل میں کوئی فرشتہ تھا جو کچھ تھا حضرت ماموں جانؒ کے حسن خاتمہ کی علامت تھی اور بقول شاعر محترم؎

بندگان حق رحیم و بردبار	خوئی حق دارند در اصلاح کار
مہرباں بے رشوتاں یاری کناں	در مقام مصلحت در روز گراں

کا مصداق ہے۔

سرہند شریف میں شرفِ بیعت

حضرت والد ماجدؒ کی دستگیری سے اس ناکارہ کو بھی حضرت قدس سرہ کے دست مبارک میں اپنا ناپاک ہاتھ دینے کی سعادت نصیب ہوئی اور خاک پاک سرہند شریف میں جبکہ ۱۳۵۷ھ میں دارالعلوم دیوبند میں دورۂ حدیث شریف کے سعادتمندوں میں برائے نام شرکت نصیب ہو رہی تھی، بھائی قاضی عبداللطیف صاحب سلمہ کو بھی تقریباً سات سال سے بعد جبکہ وہ بھی اس سال دارالعلوم دیوبند ہی میں دورۂ حدیث شریف پڑھ رہے تھے۔ سرہند

Marfat.com

شریف ہی میں حضرت والد ماجدؒ کے بلانے سے دیوبند سے آئے اور شرفِ بیعت سے مشرف ہوئے۔ بہرصورت یہ واقعہ بھی حضرت اقدسؒ کی حیات ہی میں پیش آیا ہے۔ حضرتؒ کو اس کا علم ہونا ضروری نہیں۔

ایک ایمان افروز واقعہ

اس پر ایک اور ایمان افروز واقعہ سنا دیتا ہوں اور وہ یہ کہ خود حضرت اقدس مولانا نور المشائخ قدس سرہ حیاتِ مستعار کے آخری دن جو غالباً جمعہ ہی کا دن تھا۔ اور غالباً ماہ صفر المظفر کی ۲۸ ویں تاریخ تھی حضرت اقدسؒ کے صحیح جانشین حضرت مولانا ابراہیم جان آغا شہیدِ دین اسلام حضرتؒ کے فرزند اسعد کے ایک مکتوب کے مطابق جو اپنے والد ماجدؒ کے نام آیا تھا لکھا کہ حضرت نور المشائخؒ اس دن تقریباً سارا دن استغراقی حالت میں رہے اور اہل مجلس کی کثیر تعداد جن میں ایسے خدام وغیرہ بھی شامل تھے، کہ جو سلوک اور نسبت کے نام سے ہی ناواقف تھے۔ سب پر ایسی عجیب حالت طاری تھی جسے ہم قلب جاری ہوجانے کے نام سے سنتے رہے ہیں۔

عصر کے بعد حضرتؒ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ اور اسی پر آپ نے آنکھیں کھول دیں۔ آپ اس وقت کابل میں صاحبِ فراش تھے اور آپ کے بھائی صاحبؒ جو مصر میں سفیر بھی رہے تھے اب جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہیں اس وقت مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام میں مواجہ شریف میں موجود تھے وہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا غالباً ''یقظته'' ہی میں کہ حضرتؒ تشریف لائے اور روضہ پاکؐ پر سلام کے یہی الفاظ ادا کیے۔ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ، اور ادھر سے روضہ مبارک کھل گیا اور ہم کو بھی حضور اقدس ﷺ کی زیادت ہوگئی۔

Marfat.com

لکھتے ہیں میں نے آنکھ کھولی اور فوراً ہی حضرتؒ کے نام تحریر لکھی، یہ سارا واقعہ لکھا اور اس کی حقیقت حضرتؒ سے دریافت کرنے کو لفافہ ڈاک میں ڈال دیا۔ اسی رات یا دوسرے دن حضرتؒ کے وصال کی اطلاع ریڈیو پر نشر ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ بھائی صاحبؒ فوراً طیارے کے ذریعے کابل پہنچے اور جنازہ میں شریک ہوئے آپ کی تحریر دو چار دن بعد کابل خانقاہ جواد میں پہنچی ۔ بہر حال یہ واقعہ بھی بحالتِ حیات حضرتؒ کے پیش آیا۔

ولی کی کرامت نبی کا معجزہ

بہرصورت طیِ مسافت، طیِ زمان اور طیِ مکان کرامات اہل اللہ کے اقسام میں سے ہیں ۔ ہر وہ خرقِ عادت جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ بن سکتا ہے۔ احیاء موتیٰ تک وہ ولی کی کرامت بھی بن سکتا ہے درحقیقت وہ ان کے نبی کا معجزہ ہوتا ہے۔ بہر حال زندہ یا میت کی روح کو متجسد بیداری میں دیکھ لینا ممکن ہے۔ دیکھیے فیض الباری جلد ۲ ص ۲۱ میں العلامہ انور قدس سرہ حضور اکرم ﷺ کے متعلق آپ نے تصریح فرمائی ہے ورؤیتہ ﷺ یقظۃ ممکن وانکارہ جھل " الجمعیۃ دہلی شیخ الاسلام نمبر میں حضرت مدنی قدس سرہ کے آخری اعتکاف میں جبکہ غالباً ۵۰۰ معتکفین اس سال آپ کے ساتھ شریک اعتکاف رہے۔ لکھا ہے کہ بہت سے حضرات کو یقظۃً یہ دولت نصیب ہوئی اور خواب میں تو غالباً کثرت سے متکفین کو ہر رات زیارت ہوتی رہی، خالص لوجہ اللہ دین اسلام اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلوۃ و تحیۃ وعلی آلہ واصحابہ کی خدمت کرنے والوں کے لئے آج بھی رحمت کے یہ دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ لا یزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق (الخ) ای قائمین علی الحق ومثل امتی کمثل المطر

Marfat.com

فضائے بدر پیدا کر

حاصل یہ کہ ؏ جلوۂ طور تو موجود ہے موسیٰ ہی نہیں

اور یہ غیبی ندا اب بھی برحال ہے کہ ؎

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

نعرہ ہائے تکبیر سے تو اب بھی آسمان تک کی فضا میں ارتعاش پیدا کیا جا سکتا ہے لیکن اب اکثر یہ نعرہ وہ نعرہ نہیں ہوتا۔ ؏ جس کی تکبیر میں ہو معرکہ بُود نبود

اور ہمارے ان نعروں پر نظر نہ آنے والی مخلوق کا تبصرہ ہوتا ہے تو یہی کہ

؏ رہ گئی رسمِ اذاں روحِ بلالی نہ رہی

مقدمۂ کراچی کی روئیداد

ہماری پر زور اور پر جوش تحریروں اور دھواں دھار تقریروں میں جان ہوتی تو سقوطِ بغداد کی ملت سوز آواز کانوں تک نہ پہنچتی۔ مقدمۂ کراچی کی روئیداد یقیناً آپ نے پڑھی ہوگی۔ اس وقت ہند کی چالیس کروڑ کی آبادی میں فوجی بھرتی کے خلاف آواز اٹھانے والوں میں سزا پانے والوں کی تعداد صرف اور صرف چھ ہے، پانچ مسلمان اور ایک ہندو، حضرت اقدس سیدنا حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی قدس سرہ کا خط مبارک اور ان کا یہ شعر بھی یقیناً آپ نے پڑھا ہوگا کہ ایسے میں بھی جذبہ اتنا قوی تھا کہ گویا پوری دنیا آپ کی مٹھی میں ہے۔ فرماتے ہیں، ہم نہتے ہیں، تھوڑے ہیں مگر ان کو بھی چھٹی کا دودھ یاد دلا دیں گے اور پھر یہ شعر تحریر فرمایا۔ ؎

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں جلا کے راکھ نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

Marfat.com

جمہوریت کی مضرت

ہم نے بیت المقدس، ذلیل یہودیوں کے حوالہ کر دیا تو ہمیں موت نہ آئی۔ ہم نے سقوطِ ڈھاکہ کو ٹھنڈے دل سے سنا ہم نے چودہ سو سال بعد کے سچے مسلمانوں طالبان افغانستان کو آگ میں نہلاتے ہوئے دیکھا تو ایمانی غیرت نہیں جاگی۔ حکمرانوں کو تو ستے رہنے پر اکتفا کیا اور کر رہے ہیں اور ذرہ بھر لیلائے اقتدار کی دوری سے جھلک نظر آنے لگی تو نہ صرف طالبان کو دور سے سلام کرنے کی ٹھان لی بلکہ اس سے تبری کیا اور کھلا اعلان کرنے لگے۔ اظلم ترین کافر کے اڈوں میں نرمی کرنے کا اشارہ بھی دیا اور حدود و تعزیرات اسلام تو گویا قصۂ پارینہ ہے، کیونکہ چور چکر میں آخر اصحاب رائے ہیں ان کا حق ووٹ ادا کرنا بھی تو اپنا اخلاقی فریضہ ہے بلکہ قليل من عبادی الشكور ۔نصِ قرآنی کے مطابق صالحین کی تعداد کم ہے اور ہماری کامیابی تو اکثریت کی رہینِ منت ہے۔ پہلے معاشرہ کو ٹھیک کرنا ہے، اس کے بغیر چور کا ہاتھ کاٹنا تو پہلے ہی سے تسلیم شدہ ہے کہ تسلیم شریعت میں ذہ اظلم ہے۔

کشتی میں سوراخ کرنا

رہ گئی اس پر علماء حق کی ناراضگی کے اسباب میں ہمارے بعض مرحومین اکابرین کی سخت گیری تو وہ اب درگور ہیں، موجودہ حالات میں اس پر گرفت کرنا کشتی میں سوراخ کرنا ہے جس سے ہم سب کفر کے سمندر میں غرق ہو سکتے ہیں۔ اسلئے بجائے خود غرق ہونے سے پرانی شریعت کو کیوں نہ غرق کر دیں۔ (انا لله) کفار کو پہلو میں رکھنا، زمین خدا کی اور حکومت ہماری پر عمل کرنے سے بچاؤ ہو سکتا ہے۔ ایسے میں حکومت کے خلاف آواز اٹھانا ہی نادانی ہے اور حزبِ اختلاف پر تنقید کرنا بھی حماقت ہے۔ زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز، کا دور ہے وغیر ذلک من الهفوات۔

Marfat.com

القاسم کا احسان

ماہنامہ القاسم کا احسان ہے کہ کم از کم رونے والے کے منہ پر تھپڑ لگا کر خاموش ہونے کی دھمکی نہیں دیتا عمرش دراز باد کہ ایں ہم غنیمت است کیونکہ رونے سے بھی غم میں تخفیف ایک طبعی امر ہے۔لیکن'' لا تتخذوا بطانة من دونکم ''قسم کے بیسیوں آیات اور احادیث نبویہ کے کھلے اعلانات کے باوجود ادھر سے نہ صرف کفار کی باعزت شرکت پہ نہ صرف سالہا سال سے مجرمانہ خاموشی بلکہ اب اپنے دستخطوں سے ان کو شریک رکھنے کی سفارش ،انتہا یہ کہ شریعت ساز کمیٹی میں اقلیت (غیر مسلم) کو باقاعدہ شریک کرنے پر پُر افتخار اعلان "لاحول و لاقوة الاباالله "۔زمانہ کیا سے کیا ہو جائے گا۔

دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت غم سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

(ماہنامہ القاسم جولائی ۲۰۰۳ء)

اصاغر کی حوصلہ افزائی ،تواضع وعبدیت کی انتہا

برادر مکرم ومحترم مولانا حقانی صاحب سلمک الله وعافاک عمن اذاک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آج ۲۶ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ آپ کا ڈرافٹ (مدرسہ عربی نجم المدارس کے لئے) مع اخلاص نامہ ملا۔۲۲ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ کے عظیم اجلاس کے بعد بحالتِ بیماری آپ کو خط لکھا مگر مختلف وجوہات جن میں اپنی بیماری اور برخورداران کی صحت بھی غیر تسلی بخش ہونے کے ساتھ ملحقات جلسہ میں مصروفیات کے باعث

Marfat.com

وہ خط بمع ملحقہ مضمون ''بذل القوۃ'' ڈاک کے سپرد نہ ہو سکا۔ آج آپ کا خط ملا جس میں آپ نے اپنے ایک الہام بصورت '' عبس وتولیٰ'' کا ذکر کیا جس کا واضح مفہوم یہ تھا کہ یہ ناکارہ فون پر آپ سے نہ مل سکا گویا کسی کی متوقع ہدایت پیش نظر تھی۔ حالانکہ واضح حقیقت یہ ہے کہ مجھے آپ کے فون کا علم اس دن غالباً عصر کے بعد ہی ہوا اس مجلس میں بلکہ اس کے بعد یعنی کافی وقت تک آپ کے فون کا شبہ بھی نہیں ہو سکا نہ کسی نے اشارۃً بتایا اور نہ ہی کنایۃً۔ تا بصراحت چہ رسد ورنہ میں اتنا مہمان نواز نہیں کہ کسی غیر متعلق بلکہ مخالف مسلک والے کا اتنا احترام کروں جس کی وجہ سے ایک عزیز ترین قدیمی رفیق کو تاریخ دوں۔ شاید آپ کو یہ شبہ اسلئے ہوا ہوگا کہ جس طرح آپ میری آواز سنتے اور سمجھتے رہے کہ فلاں بول رہا ہے آپ کا خیال ہوگا کہ راقم الحروف نے بھی آپ کی آواز سنی بھی ہوگی اور یہ بھی سمجھ رہا ہوگا کہ یہ حقانی صاحب کی آواز ہے بالکل نہیں۔

دو دن پہلے میں نے جو تاریخ آپ کو لکھی اور ابھی تک سپرد ڈاک نہ ہو سکی اس میں میں نے صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ نعمت صمم (کانوں کے بھاری پن) کا مجھے یہ فائدہ ہے کہ ذام اور مادح یکساں ہو گئے ہیں اسلئے آپ یقین کریں کہ نہ میں نے آپ حضرات کی تقریریں سنی ہیں اور نہ اس دن آپ کی آواز پر یہ شبہ بھی نہیں ہوا کہ یہ کس کی آواز ہے؟ اور اسلئے یہ آپ کا الہام نہیں بلکہ حسب تحقیق حضرت تھانویؒ یہ قوت متخیلہ کا تصرف ہے۔ اپنا یہ مرض ہے مختصر بات پر کسی حد تک قادر ہی نہیں بلا وجہ مخاطب کو اکتانا پڑتا ہے معذور ہوں والعذر عند کرام الناس مقبول

ہاں یہ بھی بعد میں معلوم ہوا کہ آپ نے زادِ راہ (مادر علمی نجم المدارس کے جلسے کے موقع پر حاضری کا) بھی واپس کر دیا بلکہ اب خیال آرہا ہے کہ جب چلتے چلتے میں نے اس سلسلہ میں آپ سے کچھ پوچھا تو آپ نے جواباً جو کچھ کہا اس کا حاصل بھی یہی تھا جلسے پر

Marfat.com

احباب قریب وبعید کے بہت ہی خوشی کا اظہار کرر ہے ہیں ۔چشم بد دور ہی رہے آمین ۔

والسلام

نا کارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۶ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ

لب بہ بند، چشم بند، گوش بند

بخدمت برادر مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی سلمک اللہ وعافاک مما اذاک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! معلوم ہوا کہ ہوا کے دوش پر آپ کو کتاب نجم الفتاویٰ جلد دوم کے پہنچنے کی اطلاع بھی مل گئی ۔ مبارک صد مبارک ہو۔ آپ کے دونوں مکتوب اولاً مختصر ثانیاً مطول اور فی ما بین ذلک من وراء الحجاب ۔ صوتاً جن کا خلاصہ میرے خط پر اظہار مسرت تھا خوشی ہوئی ۔ کہ مجموعہ رطب ویابس میں کام کی بھی کوئی بات نوکِ قلم پر آ گئی ۔ماشاء اللہ والحمدللہ ۔ آپ کا یہ دوسرا خط ہے جس میں آپ نے برخورداران بالخصوص الاکبر منہما کو تاکید پر تاکید کی ہے کہ وہ میرے ان آخری لمحات کی گفتگو بلکہ گومگو کو محفوظ رکھنے کی جانب خاص توجہ دیں ۔ حالانکہ حق یہ تھا کہ آپ مجھے بصد تاکید یاد دلاتے کہ اب رات دن عمر رفتہ کو آواز دیتے رہیں اور نہ صرف گفت اور گو بلکہ ہر حرکت وسکون کا خیال کرتے رہیں اور اب حکماءِ امت کی اس نصیحت کو خاص طور پر پیش نظر رکھیں کہ

ع لب بہ بند، چشم بند، گوش بند

جبکہ حال یہ ہے کہ یشیب ابن آدم ویشب فیہ خصلتان الحرص وطول الامل

Marfat.com

او کما قال ﷺ (انسان جتنا بوڑھا ہوتا رہتا ہے اس کی دو فطری خصلتیں جوان ہوتی رہتی ہیں حرص (دنیا) اور طول امل۔ لمبی لمبی امیدیں) آج اپنی عمر کا غالباً ۸۶واں سال شروع ہو گیا ہے۔ عفا الله عني وعنكم بمنه وكرمه وفضله (اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ کو اور سب کو معاف فرماویں)

اولاد کی تنبیہ وتربیت

بہرصورت جہاں تک برخورداران کی مصروفیات کا تعلق ہے۔ تو اگرچہ اس وقت بھی وہ میری سخت گیری کا شکار ہیں قدم قدم پر روکنے ٹوکنے کی عادت بد سے، میں رک نہیں سکتا۔ بعض اوقات تو سب وشتم بلکہ حرب وضرب سے بھی دریغ نہیں کرتا پھر اس پر طبعاً شرمندہ بھی ہوتا ہوں۔ لیکن عقلاً اس کے اظہار سے اجتناب نہیں کیا کرتا۔ تاکہ وہ اپنے تساہلات کو معمولی نہ سمجھنے لگیں۔ واضح ہو کہ ان کی ان کوتاہیوں کا تعلق خالص گھریلو معاملات سے ہوتا ہے لاغیر۔ بہرحال مدرسہ کی مصروفیات ان پر دگنی تگنی سے بھی زیادہ ہیں۔ تدریس کے مسلسل شغل کے علاوہ مطبخ کا سارا بوجھ برخوردار حافظ عبدالحلیم سلمہ کے سر ہے۔ جبکہ اس سے قبل سالہا سال سے اس کے لئے مستقل اسامی رہی ہے۔ اور یہ ذمہ داری بغیر کسی اضافی مشاہرہ کے ہے اور شہر میں مختلف مقامات پر تین چار دن درس عام کے لئے بھی جاتے رہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی شوگر کے سخت مریض بھی ہیں۔

عزیز حافظ محمد نعیم سلمہ بھی مرض صداع (دردسر) کے خطرناک مریض ہیں [illegible] ساتھ ہدایہ قسم کے متعدد کتابوں کی تدریس کے علاوہ فتاویٰ [illegible] خارجہ کا انصرام اس پر بحمد للہ فتاویٰ کی ترتیب وتہذیب وغیرھم ان [illegible] ایک غیر ضروری کام پر آپ کا توجہ دلانا کوئی اہم مشورہ نہیں ہے [illegible]

Marfat.com

حسن خاتمہ سے دریغ نہ فرمادیں جس کی تاکید پرتاکید ہے۔

روزے کہ زیر خاک تن نہاں شود　　　آں ہاں کہ کردہ ایم یکا یک عیاں شود

(جس دن مٹی کے نیچے (قبر) میں ہمارا جسم چھپ جائے گا (لوگ نہیں دیکھ سکیں گے) جو کچھ (عمل) ہم نے کیا ہوگا وہ سب کچھ سامنے آجائے گا) ۲۵ مئی بروز اتوار صبح ۷ بجے سے انشاء اللہ نجم الفتاویٰ جلد دوم کی رونمائی کا مبارک اجلاس منعقد ہوگا۔ خدا کرے کہ آپ شب اتوار کسی وقت تک کلاچی پہنچ سکیں۔ خاص طور پر خیال رہے۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفر لہ ولوالدیہ

۲۳ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳-۵-۱۶

بذل القوة فی حوادث سنی النبوة

بخدمت مخلصی فی اللہ برادر مکرم مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی بسلامت جان وایمان باشند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!　　　خدا کرے آپ بخیر وعافیت جامعہ ابوھریرہ پہنچ گئے ہوں۔ جلسہ آپ ہی حضرات کی مخلصانہ للہی توجہات سے بحمدللہ فوق التوقع کامیاب رہا انعامات الٰہیہ میں سے اس ناکارہ پر موجودہ صمم (کانوں کا بھاری ہونا) بھی ایک ایسی نعمت ہے کہ جس نے مادح اور ذام کو برابر کردیا ہے نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری کا معاملہ چل رہا ہے۔ بعد میں عزیزان نے آپ حضرات نے جن جن پرزور الفاظ سے کتاب بلکہ صاحب کتاب تک کو آسمان تک پہنچانے کی جائز یا ناجائز کوشش فرمائی۔ (احقر مرتب نے اپنی تقریر

Marfat.com

میں کتاب کے بجائے صاحبِ کتاب سے نسبت، تعلق، استفادہ، حصولِ دعا اوران کے دامن رشد وہدایت سے وابستگی کو اصل ہدف قرار دیا تھا۔ حضرت نے بھی اسی خط میں حاشیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ ''شکر ہے آپ نے صاحبِ کتاب کہا ہے جوش میں اصل کتاب نہیں کہا ورنہ مدح سے قدح ہوجاتی'' ع ق ح) ان کا خلاصہ سنایا تو ہمت بڑھی اور اپنے ساتھ آپ حضرات کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے عفوو صفح کی دعائیں کرتا رہا۔

آپ نے دس ہزار روپے کی خطیر رقم کا اعلان بجائے خود مدرسہ سے انتہائی وفاداری کے ساتھ ساتھ خدام مدرسہ پر مکمل اعتماد کا اعلان فرمایا ہے۔ اللھم فصدق المخلصین فینا بفضلک ومنک وکرمک (اے اللہ مخلصین کا اچھا ظن ہمارے متعلق قبول فرمالے) اس کے مکافات پر جو مسنون ومامور ہے تہی دستی کے باعث بغیر جزاکم اللہ احسن الجزاء (تمہیں اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرماوے) کے کیا کرسکتا ہوں۔

بذل القوۃ کا اجمالی تعارف

البتہ بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ جو تاریخ نبوی علی صاحبھا الف الف صلوٰۃ وتحیۃ احقر کی بہت ہی محبوب کتاب ہے اور جو کہ سہل عربی عبارت میں ہم جیسے ملاؤں کے لئے بھی عجیب معلومات کا ذخیرہ ہے۔ اور اس پر نا گی زمانہ نے ایک معتد بہ حصہ پر احقر نے بھی کچھ شد بد کی ہے اور جسے حضرت سیدی حضرت افغانی نے بھی اپنی نیک دعاؤں کا سہارا دیا ہے خیال آیا کہ وہی آپ کو خدمت میں بطور ہدیہ پیش کروں۔ تاکہ اگر آپ بطیب خاطر بغیر کسی تکلف کے پسند فرماویں تو القاسم میں اس کو عربی ہی میں بالاقساط دیتے رہیں اور جب معتد بہ حصہ ہو جاوے جس پر احقر کے رطب یابس موجود ہیں اور جو آپ سے ''صاحبِ کتاب'' (نجم الفتاویٰ کی تقریب رونمائی میں احقر کے موضوع گفتگو) کتاب نہیں

Marfat.com

صاحبِ کتاب'' کی طرف اشارہ ہے) کی ایک زندہ نشانی ہوگی اور شاید کسی وقت پھر یہ مختصر کتاب کی شکل میں آجائے تو وہ صالح طلباء مدارس دینیہ کے لئے باعث دلچسپی ثابت ہو سکے اور کیا عجب یہی صاحبِ کتاب کے لئے موجبِ عفو وصفح رحمٰن رحیم بن جاوے۔

بذل القوۃ کا اردو ترجمہ

خیال آتے ہی تو بہت خوشی ہورہی تھی کہ یہ ایک نایاب ہدیہ ثابت ہو سکے گا۔ لیکن کافی وقت کے بعد خیال آیا کہ غالباً اس کا اردو ترجمہ بینات میں آنے لگا تھا یہ معلوم نہیں مکمل کتاب آگئی کہ نہیں لیکن جو لطف اصل کتاب میں ہے اور مصنف قدس سرہ کے الفاظ میں ہیں وہ شاید اصل کتاب کی خصوصیت ہے۔

بہر حال آپ کھلے دل سے اگر کسی پہلو سے بھی اس کو مفید سمجھیں تو ماحضر پیش خدمت ہے۔ زندگی شاید زیادہ ساتھ نہ دے سکے اسلئے حسن خاتمہ اور حفاظت عن المعاصی والمصائب کی دعا کے لئے خصوصی درخواست کرتا ہوں دریغ نہ فرماویں۔ کتاب کے صرف ابتدائی چودہ (۱۴) صفحات کا فوٹو ارسال خدمت ہے۔ اگر بلا تکلف پسند فرماویں گے تو پھر مزید بھی بروقت بالاقساط روانہ کرتا رہوں گا بشرط زندگی۔ کتاب کا نام بھی غالباً حضرت شمس العلماء نے تجویز فرمایا ہے بذل القوۃ کے مصنف گیارہویں صدی میں علماء سندھ کے استاذ الکل تھے اور مصنفات ان کے تین سو (۳۰۰) سے زائد تھے۔ نہایت مفصل اور محقق و مدلل اور تحاریر متفرقہ تو ہزاروں سے زیادہ ہیں۔ سلاطین کو سختی سے نصیحت کرتے تھے کہ دین کو قائم کریں چنانچہ حاکم سندھ غلام شاہ عباسی نے جو حکم نامہ جاری کردیا تھا۔ اس کا فوٹو ارسال ہے۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

Marfat.com

۲۵ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ـ۵ـ۲۸

ذوقِ تدریس اور شوقِ مطالعہ

برادر مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب سلمہ ربہ وعافاہ　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط کا مفصل جواب مل کر کاشفِ احوال ہوا۔ ماشاءاللہ۔ والخیر فی ما صنع اللہ رسید نہ لکھ سکنے میں صحت اور ہمت کا فقدان مانع رہا۔ شدید قبض کی تکلیف سے پریشان ہوں مدرسہ تک جانے سے دل گھبرانے لگتا ہے۔

کل بروز جمعہ رسید لکھنے کا عزم تھا مگر مختلف اور متعدد احباب کا ڈیرہ اسماعیل خان اور ٹانک سے آمد کے باعث ناکام رہا۔ اب بھی حجرہ متصل مسجد میں بیٹھ گیا۔ منہ میں کافی چھالے ہیں۔ گھنٹہ آدھ پڑھا کر دماغ چکرانے لگتا ہے جب تک اچھی طرح دم نہیں لیا جاتا ہے دوسرا سبق پڑھانے کے قابل نہیں رہتا۔

بہرصورت ارسالِ رسید میں تاخیر کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ حسنِ خاتمہ اور حفاظت عن المعاصی والمصائب والآلام کی دعا کے لئے بتاکید متمنی ہوں۔

ایک ہزار صفحات کی حیاتِ ترمذی از مولانا عبدالقدوس صاحب ترمذی پہ[illegible] گئی ارباب ہمت لوگ موجود ہیں اللہ تعالیٰ ان کو برکت عطا فرمائے [illegible] مجموعہ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ فہرست کی شہادت ہے۔

والسلام

ناکارہ عبدالرحیم غفرلہ ولوالدیہ

Marfat.com

۱۳ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ

آثارِ صالحہ پر تبصرہ اور تعجیل سے اجتناب کی ہدایت

برادرمکرم جناب مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب اقامہ وادامہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خواب کی پوری تعبیر

کل برخوردار عزیز محمد وسیم سلمہ ربہ الکریم ابن العزیز الحافظ محمد نسیم سلمہ ربہ کی تقریبِ سعید ختم نصف قرآن مجید سے فارغ ہو کر دوپہر کو خواب میں آپ سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے کچھ ٹائپ شدہ کاغذات سامنے رکھے میں نے کہا کیا میرے خط کا جواب ہے؟ آپ نے ہاں میں جواب دیا میں انہیں پڑھنے لگا مگر صاف نہ پڑھ سکا۔ خیال تھا اس کی آج عینی تعبیر امید ہے سامنے آئے گی۔ بہرحال آج دوپہر آنکھیں کھلی توسرِ بالین آپ کا خط اور رسالہ آثار صالحہ پر نظر پڑی۔ خیرالاساتذہ حضرت اقدس استاذی الکریم حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ کے خیر المکتوبات کا کافی حصہ پڑھ لیا تھا۔ (یہاں تک لکھا اب مغرب ہو رہی ہے رکنا پڑا) آج پھر (دوسرے اور تحریری گفتگو کے لئے) حاضر ہوں مسجد کے حجرہ میں بیٹھ گیا مدرسہ سے طلباء کے آمد کا منتظر ہوں۔

عجلت سے کام نہ لیں

میرا مشورہ یہ ہے آپ عجلت سے کام نہ لیں آپ کو پہلا خط جس دن روانہ کیا اس کے بعد حضرت اقدسؒ کے مکتوبات قدسیہ کو یکجا کرنے کو بھی کیونکہ مختلف فائلوں اور کتابوں کے اوراق میں پڑھ کر رکھتا رہا) ہاتھ نہ لگا سستی اور کاہلی نہیں۔ نہ فرصت ملی اور نہ ضعف طبعی سے ایسا

Marfat.com

ہوسکا۔ تا بہ ترتیب چہ رسد نمبر لگانے کا مرحلہ تو بعد کا ہے اور اس پر کچھ تسہیل فہم مقصود کے لئے یا پس منظر وغیرہ بتلانا تو دور کی بات ہے۔ گرمی سے اپنا حال یہ ہے کہ ظہر کی نماز کے لئے مسجد میں آنے سے خدا محروم نہ کرے کافی دِقت ہوتی ہے دل کی حرکت تیز ہو جاتی ہے اور مسجد اور گھر کا فاصلہ تو دو ہی قدم کا آپ کو معلوم ہے۔

تاکیدِ مزید

برخوردار حافظ عبدالحلیم سلمہ تو شوگر کی وجہ سے اکثر وقت اپنے پاؤں پکڑے رہتا ہے۔ تدریس اور تنظیم وغیرہ کے علاوہ باورچی خانہ کا اہتمام خاص دردِ سر ہے۔ مکاتیب قدسیہ کی ترتیب وغیرہ کا کام اکثر برخوردار حافظ محمد نسیم سلمہ کو کرنا ہے۔ اور ان کی صحت اور پریشان کن ہے۔ صداع کی تکلیف انہیں اچانک پیش آجاتی ہے اور جس کا باعث کثرت کار اور ذہنی مشغول ہوتا ہے اور اس وقت ان کا حال پریشان کن ہو جاتا ہے استغفر اللہ۔ تدریس بعد اب افتاء کی ترتیب اور تحفیظ بھی وہ کر رہے ہیں اور فتویٰ نویسی تو اکثر آپ کے استاد محترم کر لیتے ہیں۔ لیکن ذمہ داری مجھ پر ڈالنے کے لئے دردِ سر بنتے رہتے ہیں۔ اس لئے پھر تاکید مشورہ دوں گا کہ تعجیل سے کام نہ لیں۔

تاکیدِ ثالث

ایک دفعہ حرم مدینہ علی ساکنہا والصلوٰۃ والسلام مع الاہل والاصحاب سے آتے ہوئے بس میں بیٹھے کچھ دیر ہوگئی معلوم ہوا کہ یہ بس جدہ ہو کر غالباً ذوالحلیفہ کے راستے سے مکہ جانے والی ہے۔ سواریوں نے شور مچایا کلینر سے کرایہ (ٹکٹ) واپس کر دینا چاہا۔ کلینر نے فوراً ٹکٹ لیے اور کرایہ واپس کرتے ہوئے۔ خذ خذ العجلۃ من الشیطان۔ کہہ کر سب سے کرایہ واپس کرنے کو کہا اور نہ ٹکٹ دیے۔ معذرت خواہ ہوں کوئی دینی واقعہ تو مات

Marfat.com

مقدسہ یا مقالات مقدسین کا یاد آجاتا ہے تو ہضم نہیں کرسکتا یہ دیکھے بغیر کہ اس کا اثر مخاطب یا خود متکلم کی طبیعت کے خلاف تو نہ ہوگا۔

بہرحال ثانیاً یہی مشورہ دہراتا ہوں کہ جلدی نہ کریں۔ بدرو (سخت گرمی کا مہینہ) گزرنے دیں۔ زندگی رہی تو انشاء اللہ سب کچھ ہوجاوے گا۔ ورنہ ع

ای بسا آرزو کہ خاک شدہ

عمر برف است آفتاب تموز — اندکے ماند خواجہ غرّہ ہنوز

(عمر کو برف سمجھو اور دن رات کو سخت گرم دھوپ۔ برف (عمر) تھوڑی رہ گئی لیکن مالک مغرور ہے (دھوکہ میں ہے) کہ ابھی برف (عمر) کافی باقی ہوگی)

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۵ جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳-۷-۱۶

جنت البقیع میں بچھو کا واقعہ

احقر نے استاذی و استاذ العلماء شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم کو شرح شمائل ترمذی (جلد دوم) میں تحریر کردہ اپنے مشاہدہ کا درج ذیل واقعہ بھیجا تھا:

''مجھے اس موقع پر ایک واقعہ یاد آرہا ہے، جب اپنے ایک بزرگ اور مہربان دوست ماہنامہ ''الحق'' کے کاتب (جب کمپیوٹر اور کمپوزنگ مروج نہ تھے) جناب الحاج عبدالواحد صاحب خوشنویسؒ (جو معروف سکالر، عظیم مصنف حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب مدظلہ صاحب تاریخ مکۃ المکرمہ ومدینۃ المنورہ کے برادر بزرگ تھے) صبح سویرے

Marfat.com

چمن سے چنبیلی کے پھول کاٹ کر اپنے میز پر سجاتے اور باوضو "الحق" کی کتابت کرتے، احقر اُن دنوں ماہنامہ "الحق" کی خدمت پر مامور تھا، بلکہ مادرِ علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں درس و تدریس، خطابت اور دیگر متنوع ذمہ داریوں سمیت "الحق" کی ادارت سے لے کر پروف ریڈنگ اور کاپی پیسٹنگ تک کے تمام امور تن تنہا انجام دیتا تھا۔ مرحوم جب چنبیلی کے پھول سجا کر کتابت شروع کرتے اور میں حاضر ہوتا، تو فرماتے 'حقانی صاحب!'' ریحانہ'' سجا رکھا ہے، جنت کا پھول ہے جنت کا' ایک روز علی الصبح کچھ مسودات لے کر حاضرِ خدمت ہوا تو دیکھا کتابت بھی جاری ہے، وجود پر لرزہ بھی اور آنکھوں سے آنسوں بھی ٹپ ٹپ گر رہے ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا تو گلوگیر آواز میں جواب دیا اور پھر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ میں نے ہر چند تسلی دینی چاہی، مگر مرحوم کا رونا کب رُکنے کا تھا اور پس منظر تو مجھے معلوم نہ تھا۔ آخر کیا تسلی دے سکتا تھا، جب جذبات پر قابو پایا اور قدرے بات کرنے کے موڈ میں ہوئے تو فرمانے لگے :

حقانی صاحب ! کیا پوچھتے ہو کیا انجام ہوگا، اب کے بار جب عمرے پر گیا تھا تو جنت البقیع میں بھی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، دیکھا ایک نئی قبر کھودی جا رہی ہے لوگ اچانک کسی چیز کے نمودار ہونے سے پریشان ہوگئے، میں بھی لپک کر ان کے پاس جا پہنچا تو دیکھا کہ نئی کھودی جانے والی قبر سے ایک خطرناک بچھو ظاہر ہوا، جس کی لمبائی کوئی آٹھ انچ کے برابر ہوگی۔ اسے دیکھا میں تو تب سے اب تک پریشان ہوں۔ حقانی صاحب! جب جنت البقیع (جس کے مدفون سعادت مند ہیں) میں اتنے بڑے بڑے خطرناک بچھو موجود ہیں، تو ہم گنہگاروں کا انجام کیا ہوگا اور پھر رونے میں ڈوب گئے' بس اتنی سی بات بہ مشکل کر سکے کہ پھر گریہ طاری ہوا۔ اب پس منظر مجھے معلوم ہو چکا تھا، ان کے رونے سے میرا دل بھی پسیج گیا اور چند لمحے مجھے بھی ان کی معیت میں اشک ندامت کے حاصل ہوئے۔ یہ سارا

Marfat.com

واقعہ مجھے لفظ ''ریحان'' کی بحث سے یاد آیا، امانت تھی جو قارئین کے حوالے کر دی''۔

حضرت نے پڑھا تو اس پر مفصل مکتوبِ رشد و ہدایت تحریر فرمایا۔ عالمانہ، محققانہ، فقیہانہ اور عاشقانہ کیفیات سے معمور یہ تحریر نذرِ قارئین ہے۔ (عبدالقیوم حقانی)

جناب محترم حقانی صاحب سلمک اللہ معنا من الفتن ما ظهر و ما بطن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اخلاص نامہ کسی جدید حالتِ منتظرہ کے بغیر نعمتِ غیر مترقبہ ثابت ہوا۔

حکیم ابراہیم کا سانحۂ ارتحال :

جناب محترم حکیم ابراہیم صاحب مرحوم کا اچانک حادثہ و ارتحال ہم جیسے عمر رسیدہ پڑوسیوں کے لئے جرس کی جگانے والی فریاد تھی مگر ہم پنبہ بگوش لوگ حسبِ سابق نوم ارنبی (خواب خرگوش) میں ہی مدہوش ہیں۔ اللہ کریم ہی معاف فرماویں۔ آمین۔

مرحوم خوش قسمت تھا کوئی ایک نماز بھی قضا کئے بغیر چلا گیا۔ موت فجاءۃ بظاہر ان کے لئے رحمت ہی رہی کہ سکرات کی سختی کسی کو محسوس نہیں ہوئی۔ ماشاء اللہ والحقیقۃ عند اللہ یہ سطور کافی نقاہت کی حالت میں لکھے گئے۔

مکتوباتِ قدسیہ :

مکتوبات قدسیہ (حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانی کے مکاتیب) کے لئے آپ کی انتظار بجا سہی لیکن اپنی مجبوری بھی اختیار میں نہیں۔ پہلے ہی مکتوب پر چند سطریں لکھیں، اب غالباً دو ہفتہ سے ہمت اور فرصت دونوں سدِ سکندری بنے ہوئے ہیں۔ جنت البقیع مبارک کی کسی قبر مبارک سے بچھو کے واقعہ پر کچھ عرض کرنا ضروری سمجھ کر قلم کو ہاتھ میں لیا۔ ۲ جمادی الثانیہ ۱۴۲۴ھ جمعہ کو یہاں تک لکھا، نہ معلوم کب تک پہنچ سکوں۔

Marfat.com

جنت البقیع میں بچھو کا مسئلہ :

عرض ہے ہم گنہ گاروں کا بقیع کے بچھو سے ڈرنا کیا ضروری ہے۔ جناب کاتب کا خوف خداوندی کے غلبہ سے رونا قابل صد تحسین ہے اور پھر آپ کی ان سے ہمنوائی میں متاثر ہونا بھی باعث تبریک سہی لیکن یہ کسی کافر منافق اور فی زمانہ کے کسی ملحد زندیق کی قبر کا بچھو ہوگا۔ کیا دجال کے علاوہ کسی کافر کا مدینہ منورہ میں داخلہ تکوینی طور پر کسی آیت سے ثابت ہے۔ دجال کی رفاقت کے لئے زلازل کا آنا خود اس کی دلیل ہے کہ اس وقت تک کافر بصورت نفاق والحال بصورت الحاد وزندقہ مدینہ پاک میں سکونت کر رہے ہوں گے اور خود دورِ مبارک میں تو آیت ''وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ'' (التوبہ:۱۰۱) (اور کچھ مدینے والوں میں ایسے منافق ہیں کہ نفاق پر اڑے ہوئے ہیں) اور'' وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ''(الانفال:۶۰) (اور ان کے سوا اوروں کو بھی، جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ انہیں خوب جان رہا ہے) سے ثابت ہے اور یہ لوگ وہاں مرتے بھی ہوں گے اور وہیں صورتِ اسلام کی وجہ سے دفن بھی کئے گئے ہوں گے۔ ہاں تشریعی طور پر ان کا داخلہ ممنوع سہی لیکن یہ تو ہم کمزور مسلمانوں کا قصور ہے کہ ان کو نکالنے میں کوتاہی کریں اور آج کل کی عام بیماری ہیضہ اتحاد میں نہ صرف اس کو حرام نہیں بلکہ باعث حفاظت بھی کہتے رہیں۔

حقانی صاحب! کیا رئیس المنافقین کی قبر اسی پاک شہر کے کسی گوشہ میں نہیں رکھی گئی ہوگی۔ کسی اعرابی کے بیعت توڑ دینے اور پھر بھاگ جانے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد سے عموم کا حکم غالباً کسی نے بھی نہیں لگایا ہوگا کہ کوئی کافر یہاں نہ رہ سکے گا۔

خاکِ یثرب میں دفن ہونے کی آرزو :

اگر گنہگاروں کو وہیں دفن ہونے پر عذاب برزخ سے چھٹکارے کی امید اور بہت ہی بڑی امید نہ ہو تو وہ وہیں دفن ہونے کی رو رو کر کیوں دعائیں کرتے رہے ہیں۔ شاعر مشرق نے اس

Marfat.com

مصرعہ کو کہ ...... ع

میں موت چاہتا ہوں زمین حجاز میں

اگر صرف شاعری بھی کہدیا جاوے تو سیدنا امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کا نفلی حج پر نہ جانے کی وجہ کیا یہی نہیں کہی جاتی کہ کہیں مدینہ پاک سے باہر دفن نہ ہونا پڑے۔ کیا وہ اپنے آپ کو معصوم سمجھتے تھے۔ معصومین کو یہاں دفن ہونے کی زیادہ ضرورت ہے یا ماوشما مذنبین (گنہ گاروں) کو۔

اچھا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد بھی جو تقریباً بتواتر ثابت ہے کہ "اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ" (اے اللہ مجھے شہادت دے اپنے راستے میں اور میرے موت مقرر کر و اپنے حبیب کے شہر میں) کے معلوم نہیں۔ اگر صرف روحانی زیارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ کی مقصود تھی تو وہ تو

ع بعد منزل نبود در سفر روحانی

(روحانی سفر میں منزل کی دوری نہیں ہوا کرتی) سے بھی ہو سکتی تھی۔ مدینہ پاک میں دفن سے یہی تو امیدیں ہیں کہ اب ان شاء اللہ گناہوں کے باوجود عذاب برزخ سے محفوظ رہیں گے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اعترافِ ذنوب (ولو بالصغائر عند اللہ) آپ کو یقیناً معلوم ہوگا۔ موت کے خوف سے حضرت کیوں رو رہے ہو؟ کے جواب میں آپ کا ارشادِ گرامی ہے۔

مَالِیْ حَذَارَ الْمَوْتِ اِنِّیْ مَیِّتٌ
وَ لٰکِنَّ حَذَارَ الذَّنْبِ یَتْبَعُھَا ذَنْبٌ
ظَلُوْمٌ لِنَفْسِیْ غَیْرَ اَنِّیْ مُسْلِمٌ
اُصَلِّی الصَّلٰوَاتِ کُلَّھَا وَ اَصُوْمُ

نہیں ہے میرے لئے ڈرنا موت سے کہ میں مرتا ہوں، لیکن ڈرنا ہے گناہ سے جس کے بعد دوسرے گناہ ہوں، زیادہ ظلم کرنے والا ہوں اپنے آپ پر سوای اس کے کہ میں مسلمان ہوں، نمازیں پڑھتا ہوں سب اور روزہ رکھتا ہوں۔

Marfat.com

حضرت نانوتویؒ کی تمنا :

پھر یہ کل کی بات ہے، حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد کیوں یاد نہ رہا کہ .... ؎

جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار

ہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ مور و مار کا غذا بننا اور بات ہے اور بچھو اور سانپ کا کاٹنا اور ڈسنا شئ آخر ہے۔ پہلی صورت محبوب و مرغوب و مطلوبِ عشاق ہے۔ دیکھئے مشکوٰۃ شریف کی یہ حدیث "کُنَّا نَسمَعُ تَسبِیحَ الطَّعَامِ وَھُوَ یُؤکَلُ" کسی صحابی کی غذا بننے پر لقمہ طعام کو کتنی خوشی ہو رہی ہے۔ یہی حضرتِ قاسم نانوتویؒ کی تمنا ہے اور دوسری بات قابل صد استعاذہ ہے۔ و اَعُوذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوتَ مُدْبِراً اَو لَدِیغاً اَوْ کَمَا قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّم۔

خاکِ مدینہ :

خاکِ مدینہ منورہ کے متعلق مَنْ مَاتَ فِی اَحَدِ الحَرَمَینِ بَعَثَہُ اللّٰہُ مِنَ الآمِنِینَ یَومَ القِیَامَۃِ مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے۔ من مات میں مدفنین بھی شامل ہیں۔ بین السطور من الفزع الاکبر کے ساتھ او من کل کدورۃ بھی لکھا گیا ہے۔ یوم القیامۃ کے ساتھ من مات فقد قامت قیامتہ کا خیال رہے تو برزخ کو بھی شامل ہے۔ اسی میں یہ بھی ہے کہ ما علے الارض بقعۃ احب الی ان اکون قبری بھا منھا۔

اصلاحِ کتاب :

ایسی ترغیبات کے ہوتے ہوئے ہم گنہ گاروں کو کسی قبر کے کسی بچھو کا واقعہ بالخصوص مطالعہ کرانا اپنی ناقص خیال میں نہیں آیا۔ کتاب میں ضمناً آجانا تو ایک بات ہے اور ناچیز کا مشورہ تو یہی ہے کہ وہاں بھی اس واقعہ پر یہ حاشیہ لگا دینا چاہیئے کہ یہ کسی کافر، منافق، ملحد اور زندیق کی قبر کا بقایا ہوگا۔

Marfat.com

بنیادی عقائد کے انکار کا وبال :

اور اسی تاکید کے ساتھ کہ یہاں بنیادی عقائد کے انکار کرنیوالوں کو جلد از جلد توبہ کرلینی چاہیئے۔ جن میں حضرت حق جل مجدہ کی ذات وصفات میں کسی مخلوق کو ولو کان ملکاً او نبیاً مرسلاً شریک کرنا، قیامت رسالت یا ختم نبوت میں شک وتردد کرنا بھی شامل ہے اور اسی طرح صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت اور بزرگی بالخصوص عشرہ مبشرہ اور بالاخص خلفاء راشدین یارانِ اربعہ ابوبکر و عمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم کی جنتی ہونے کا انکار کرنا بھی شامل ہے ورنہ شدید خطرہ ہے۔ یوں کہہ سکتے ہیں کہ خاک پاک مدینہ مثل الشہادۃ ہے یمحی السیئات لا النفاق والالحاد۔

جوارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں :

ہاں عذابِ قبر سے حفاظت کے جتنے اسباب ہیں ان میں سب سے اقوی صحیح العقیدہ مسلمان کے لئے تو جوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہی ہونا چاہیئے۔

قصیدہ بردہ کے اشعار :

قصیدہ بردہ کے یہ مبارک اشعار تو وردِ زبان رہنے چاہیئے، نہ معلوم کیوں بروقت آپ کو یاد نہ رہے۔

حَاشَاهُ اَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَكَارِمَهٗ اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

اور حاشا یہ کہ آپ کا امیدوار بخششوں کا محروم رہے یا پناہ لینے والا یوں ہی الٹا پھرے بے توقیر

وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَداً تَرِبَتْ اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِی الْاَكَمِ

اور ہرگز بے نیازی فوت نہ ہوگی، اس ہاتھ کی جو خاک پر پہنچا جس نے وسیلہ آپ کا لیا کیونکہ مینہ ٹیلوں پر سبزہ پیدا کرتا ہے۔

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے تمام مخلوق سے بزرگ تر آپ کے سوا میرا کوئی ایسا نہیں جس سے پناہ چاہوں حادثۂ عام کے

Marfat.com

نازل ہونے میں۔

مَا سَامَنِی الدَّھرُ ضَیمًا وَّاستَجَرتُ بِہٖ

اِلَّاوَنِلتُ جِوَاراً مِّنہُ لَم یُضَمِ

مجھ پر زمانہ نے جب کبھی رنج وخواری سے ستم کیا اور میں نے آپ کی پناہ لی فوراً حمایت میں آ گیا اور اس کے ستم سے بچ گیا۔

اے فخر نوح کیا کہیں پوچھے اگر کوئی
کشتی یہ ڈوبتی ہوئی کس ناخدا کی ہے

بہرحال ڈرائیں نہیں بلکہ بخلوصِ قلب دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ایمان وادب کے ساتھ وہیں کی خاک پاک کا شرف عطا فرمادیں۔ آمین ثم و ثم۔

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ (۱۴ جمادی الثانیہ ۱۴۲۴ھ)

کارِ خیر میں تعجیل نہیں، مکمل اعتماد اور صدقِ دل کی ضرورت ہے

بخدمت عزیز مکرم سلمک اللہ معنا من المعاصی و المصائب و الآلام و المعائب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! محررہ ۱۵ جولائی ۲۰۰۳ء کا خط کل ہی ملا۔ میرا خط آپ کو اس کے دوسرے تیسرے دن مل گیا ہوگا جس کے اول اوسط اور آخر میں مکرر آپ سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ عجلت سے کام نہ لیں دیر آید خیر آید سنا ہوگا۔ اور وہ جو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کا ارشاد ہے کہ حرارت در ہمہ کار درکار است برودت نصیب دشمنان باد (گرمی اور جلدی سب کاموں میں درکار ہے ٹھنڈک (سستی) نصیبِ دشمنان ہو)

اس کا مقصد یہ ہے کہ کارِ خیر دل کے یقین اور پورے اعتماد اور مکمل جذبے اور صدق دل سے

Marfat.com

کیا جائے۔ کسل اور بے دلی سے نہیں کہ وہ کارِ منافقان ہے۔ لایأتون الصلوۃ الّا وھم کسالی . خیر یہ تو ذیلیہ سہی تاہم مصروفیات کے علاوہ بڑھاپا ایک مستقل لازمہ ہے اور آج بعض دوسرے مریضوں کے علاوہ برخورداران کی بہن اہلیہ حافظ قاری عبدالشکور سلمہ جو کھانسی کی سخت مرض میں مبتلا ہے۔ پشاور سے اپنے ہی متعلقین ڈاکٹر صاحبان نے پورے اخلاص سے اور محنت سے علاج کیا اور افاقہ بھی ہوا لیکن مرض موجود ہے۔

القاسم کا عکس

ماہنامہ الرشید برخوردار آپ کے استاد محترم (حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم صاحب) کے نام آرہا ہے۔ مضمون انہوں نے مجھے دکھایا اور میں نے القاسم کا عکس ہی سمجھ کر اسے پڑھا اللہ کا شکر ہے کہ آپ کا اجر بھی دوگنا ہو گیا۔ مضمون کی نفس اشاعت بھی مطلوب تھی اور اپنا تو وہی اکیلا پن ہے۔ کہ شکر ہے شریعت ساز کمیٹی میں غیر مسلم اقلیت کو شریک کرنے پر میرا احتجاج خدا کرے دافعِ عذاب ہو سکے۔

تواضع وانکساری کی نادر مثال

برادر محترم مولوی محمد زمان صاحب نے تصحیح کر کے دونوں خطوط بھیج دیئے ہیں اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرماوے۔ آپ نے اپنے کاتبین کی اہلیت کی بات کی ہے۔ دراصل ان کا بھی جرم نہیں اس پر لطیفہ یاد آیا آپ بھی سن لیں۔ پھر تطبیق لکھتا ہوں۔ دفتر میں کوئی افسر صاحب تھے انہوں نے ایک صاحب کو بتایا کہ وہاں جا کر مسلمان افسر ہو تو السلام علیکم کہا جائے ہندو سکھ وغیرہ ہو تو جناب آداب! کہنا مناسب ہے۔ یہ صاحب گئے اور داخل ہوتے ہوئے کہا جناب آداب۔ ساتھ والے دفتری نے ذرا تیز لہجہ میں کہا بھائی سوچو تو سہی یہ صاحب فلاں معزز خاندان کے فلاں صاحب ہیں۔ پھر افسر ہیں السلام علیکم کی جگہ تم نے یہ کیا

Marfat.com

کہا جناب آداب ۔ اس افسر نے نظر اٹھا کر از راہ انصاف کہا دراصل یہ صاحب بھی ملامت نہیں شکل جب میری مسلمان کی نہیں تو اس کا کیا قصور ہے؟ دراصل میرا خط بھی تو میری طرح بوڑھا ہوتا ہے لکھ کر تیسرے دن پڑھنے میں مجھے خود بھی غور کرنا اور سوچنا پڑتا ہے کہ کونسا لفظ ہے ۔ اگر اس پر بھی ہنسی نہیں آئی تو مزید سنیئے ۔

ڈائری یا ڈوتری کا لطیفہ

استاد اللہ بخش مرحوم و مغفور نے سنایا ایک ہندو نے خط لکھا گھر والوں کو بتایا ''چھت والی ڈاتری فلاں شخص کو دے دیں'' رکرز کی طرز تحریر میں لکھا ۔ پڑھنے والے بوجھ بجھکڑ نے گھر والوں کو بتایا کہ صاحب تحریر لکھتے ہیں ۔ کہ چھتے والی ڈوتری فلاں کو دے دیں انہوں نے چھتے والے ڈوتری کی شادی اس شخص کے ساتھ کر دی ۔ حقیقت کھلی تو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے ۔ آخر میں بتاکید درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے باقی ضروری دعاؤں کے ساتھ ساتھ یہ دعا ضرور کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس عادت بد سے چھٹکارا عطا فرماویں کہ بے تکلف احباب کا قیمتی وقت ضائع کرنا چھوڑ دوں ۔ اگر چہ ایک آدھ بات کام کی بھی اس میں آجاتی ہے لیکن عموماً کچرا زیادہ ہوتا ہے ۔ کماتری والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفر لہ و لوالدیہ

۲۸ـ۷ـ۲۰۰۳

اصلاح مکاتیب پر توجہ و ہدایات

برادر مکرم بسلامت جان و ایمان باشند السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

Marfat.com

کل جمعہ کے روز آپ کا محررہ خط ۷ جولائی ۲۰۰۳ء کا موصول ہوا۔ دو باتیں عرض کرتا ہوں جمادی الاول غلط العوام ہے۔ جمادیٰ مؤنث ہے صفت الاولیٰ۔ اخریٰ الآخرة یا الثانية ہو خطبہء یوم النحر میں ہے چار ماہ حرمت کے ہیں۔ ذوالقعدہ۔ ذوالحجہ۔ محرم۔ اور وہ رجب جو بین جمادیٰ وشعبان ہے۔

لفظ تنبیہ کی تصحیح

بہرحال اپنے کاتب کو تنبیہ فرماویں اور دوسری بات یہ ہے کہ خود لفظ تنبیہ کی بھی بہت ضروری تصحیح چاہیئے۔ کہ تنبیہ نباہت شان سے ہے کہ یہ بات جو کی جارہی ہے بہت اہم اور نبیہ الشان ہے اور تنبح (حقانی کے کاتب نے یوں لکھا تھا) جو اس محررہ میں ہے وہ نباحة الكلب سے ہے فالفرق مابينهما ابعد مما بين السماء والارض. كما هو الظاهر. فاليتفكر واليتدبر۔ چونکہ آخر میں ذمہ داری آپ پر آتی رہے گی پھر آپ اتنے بڑے بھی نہیں ہے کہ معترض سائلین کو بھی بے پرواہی سے یہ کہہ کر پیچھا چھڑالیں کہ مجھے وضاحت کی کیا ضرورت ہے۔ حضرتؒ کے ملفوظ مکتوبات میں پہلا گرامی نامہ بیاسی (۱۳۸۲) ہجری باسٹھ (۱۹۶۲ء) عیسوی کا ہے۔ جس کا پس منظر بہت طویل بھی ہوسکتا ہے۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفر لہ ولوالدیہ

۸-۸-۲۰۰۳

سوانح مولانا محمد احمدؒ اور تجسّدِ روح کا مسئلہ

بقیۃ السلف استاذ العلماء شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت

Marfat.com

برکاتہم بانی و مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی کی مولانا عبدالقیوم حقانی کے ایک خط کے جواب میں یہ دوسری تحریر ہے۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ کی اس سے پہلے والی تحریر القاسم میں شائع ہوئی تو اہل علم نے قدر افزائی فرمائی۔ ماہنامہ الرشید لاہور نے تو من وعن اپنے مجلّہ میں شائع فرمائی۔ ذیل کی تحریر اسی مضمون کی گویا تکمیل ہے۔ افادۂ عام کے لئے نذرِ قارئین ہے۔ (ادارہ)

محترم بھائی جناب مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی ادارہ اللہ مع الحق حیث کان ما دام الملوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اس سے خوشی ہوئی کہ درسِ قرآن کے مؤلف مرحوم ومغفور سے متعلق میرا مخطوطہ کسی پہلو سے آپ کے لئے موجبِ تسکین ہوا۔

تجسدِ روح کا مسئلہ :

غالب یہی ہے کہ تجسدِ روح سے متعلق ان کا جو واقعہ آپ نے لکھا ہے، کسی کو اس کا تسلیم کرنا گراں گذرا ہوگا۔ آپ نے لکھا ہے کہ اگر میرا خط وقت پر ملتا تو اسے ''القاسم'' میں بھی شائع کر دیا جاتا۔ گذارش یہ ہے کہ اگر اب بھی آپ کا خیال اسے ''القاسم'' میں شائع کرنا ہو تو پھر مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کا درجِ ذیل مکتوب انفاس العارفین نیز ماہنامہ دارالعلوم دیوبند بابت جمادی الاولیٰ ۱۳۷۴ھ کے ذیل میں دیئے گئے واقعات بھی تبرکاً ان میں شامل کر دیئے جائیں تاکہ منتسبین دیوبند اور شاہانِ دہلی سے تعلق رکھنے والے اہل حق اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات سے مطمئن ہونے والے اہل سنت والجماعت کو مزید تسلی اور اطمینان حاصل ہو۔ آپ جانتے ہیں کہ مادیت پرست اس سے چیں بجبیں ہیں لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اور نہ ہی تعجب انگیز

ع   ایں فتنہ ایست کہ از روزِ اول می بینم

اور بقول قائل ....

Marfat.com

ستیزہ کار رہے گا ازل سے تا بہ ابد
شرارِ بولہبی با چراغ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

عادت اللہ اور قدرت اللہ :

رونا یہ ہے کہ توحیدِ خالص کا ڈنکا بجانیوالے تو ثواب وعذابِ قبر کے منکر، حیاتِ شہداء کے نصوص کی موجودگی میں حیات انبیاء علیھم الصلوات والتسلیمات کے قائلین کو بدعتی بلکہ مشرک کہنے والے قادر مطلق کی قدرت کاملہ پر قدغن لگانا چاہتے ہیں کہ مرنے کے بعد وہ کسی سے کام کیوں لے۔ اگر وہ ایسا کرے تو یہ اس کے اعلان ﴿ من ورائھم برزخ الی یوم یبعثون ﴾ کے خلاف ہے۔ ٹھیک ہے اس قسم کے واقعات کا بیان چاہے امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے کیا ہو، چاہے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی کتابوں میں مذکور ہوں اور چاہے ارواح ثلاثہ اور دارالعلومِ دیوبند کے اکابر کے زیر سرپرستی نکلنے والے رسائل میں چھپے ہوں آیت ﴿من ورائھم برزخ﴾ ...... کے خلاف سمجھ کر چھوڑ دیں گے مگر قرآن ہی کے ان آیات سے کیا معاملہ کیا جائے گا، جس میں فرمایا گیا ﴿ او کالذی مر علی قریۃ ...... فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ ...... الخ ﴾ اسی طرح ﴿ فخذ اربعۃ من الطیر ...... الخ ﴾ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد خداوندی ﴿ واتخذ سبیلہ فی البحر سربا ﴾ اور ﴿ خرجوا من دیارھم حذر الموت ...... فقال لھم موتوا ثم احیاھم ﴾ سورہ یوسف کے ﴿ لولا ان رأی برھان ربہ ﴾ میں معارف القرآن، تفسیر مظہری اور غالباً مدارک وغیرہ میں شبیہ یعقوب علےٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی لکھا ہے۔ یہ لطیفہ غیبیہ ہو یا فرشتہ بصورت نبی یا ولی ہو تجسد روح کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔ کیا ان سب کا جواب بغیر اس کے کوئی اور ہے کہ ﴿ ان اللہ علی کل شئ قدیر ﴾ مان لو کوئی شبہ نہیں رہے گا۔ بہ الفاظ دیگر ﴿ من ورائھم برزخ ﴾ میں عام ضابطہ کو بیان فرمایا ہے۔ یعنی وہ عادت اللہ ہے اور یہ واقعات قدرت اللہ۔

Marfat.com

حضرت مجددالفِ ثانیؒ کا ارشاد :

حضرت خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام طویل العمر ہیں یا ان کی روح متجسد ہوکر بعض اہل اللہ سے ملا کرتی ہے، اس میں غالباً دو قول ہیں۔ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگ جب اس کے متعلق مجھ سے پوچھا کرتے تھے تو میں عموماً خاموش رہتا۔ مکتوب ۲۸۱ میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آج صبح کے حلقہ میں حضرت الیاس اور حضرت خضر علی نبینا وعلیہما الصلوات والسلام کی ارواح تشریف لائیں۔ فرماتے ہیں کہ اس روحانی ملاقات میں انہوں نے بتلایا کہ ہماری ارواح کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ متجسد ہوکر وہی کام اور عبادات ادا کرتی رہتی ہیں جو دوسرے لوگوں کے جسم اور اجساد کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ اہل اللہ کے کشف سے فرض واجب یا حلال وحرام یعنی جائز یا ناجائز ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اس کا قرآن وسنت اجماع امت یا قیاس مجتہد سے ثابت ہونا ضروری ہے مگر کسی مباح کام کے ترک وفعل میں کسی پہلو کو ترجیح دی جاسکتی ہے یا کسی واقعہ کی تحقیق میں اس سے کام لیا جاسکتا ہے۔

امام الطائفہ حضرت شاہ ولی اللہؒ کا فرمان :

اپنے والد صاحب حضرت شیخ عبدالرحیمؒ سے متعلق حالات میں تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ ایک لمبے کوچے سے گذر رہا تھا اور شیخ سعدیؒ کے یہ اشعار بڑے ذوق وشوق سے پڑھ رہا تھا............ ؎

جز یادِ دوست ہرچہ کنی عمر ضائع است

جز سر عشق ہرچہ بخوانی بطالت است

سعدی بشوئے لوح دل از نقش غیر حق

یہاں تک پہنچا تو آخری مصرعہ ذہن سے اڑ گیا۔ بڑی کوشش کی یاد نہیں آیا۔ بڑی کوفت ہوئی، پریشان ہوا لیکن ناکام رہا۔ دیکھا تو سامنے کوئی اللہ والا نظر آیا اس نے کہا ہاں :مصرعہ یہ

Marfat.com

ہے.......... ع علمے کہ راہِ حق نماید جہالت است

بہت خوشی ہوئی، اطمینان ہوا۔ بتلانے والے کا شکریہ ادا کیا اور عرض کیا جناب کا تعارف ؟ جواب ملا" منم فقیر سعدیؒ" اور معاً غائب ہوگیا۔

نمبر(۲) فرمایا کرتے میرے والد (حضرت شاہ وجیہ الدین صاحبؒ) جو کہ شہید ہوگئے تھے بعض اوقات میرے لئے متشکل ہوجاتے تھے اور موجودہ اور آئندہ کی خبریں دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہماری ایک بچی مسماۃ کریمہ کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے اور یہ بھی فرمایا کہ میں اور کریمہ بیمار بچی تو ان کو دیکھ رہے تھے باقی حاضرین کو اس کا احساس نہیں ہوا۔ (نمونہ از خروارے)

ع ہمیں بس است اگر درخانہ کس است

تقویٰ اور خشیت کا دین آموز واقعہ :

ماہنامہ دارالعلومِ دیوبند (جمادی الاولیٰ ۱۳۷۴ھ) کی بھی سنئے اور سنایئے۔ مضمون کا عنوان ہے "سید شہید رحمۃ اللہ علیہ کے دیوبندی رفقاء" مضمون نگار سید محبوب رضوی صاحب ہیں۔

دارالعلومِ دیوبند کے دوسرے مہتمم مولانا رفیع الدین صاحب تھے۔ آپ کا زمانہ اہتمام مختصر تھا۔ ان کا ایک دین آموز واقعہ چھوڑا نہیں جاسکتا۔ لکھا ہے مدرسہ کی روئیداد چھاپنے کے لئے دہلی جارہے تھے، چھ سو روپیہ راستہ میں ان سے کہیں کھویا گیا۔ چوری ہوگیا یا گرگیا۔ چھ سو روپیہ آج کل سولہ ہزار سے بھی غالباً زیادہ کارآمد تھا۔ پریشان ہوئے کہاں سے ادا کریں۔ دارالعلوم کی مجلسِ شوریٰ نے تسلی دی آپ پر ذرہ بے اعتمادی نہیں، آپ سے امانت کی حفاظت میں اصولاً کوئی کوتاہی نہیں ہوئی اس لئے آپ فکر نہ کریں، فنڈ میں گنجائش ہے۔ آپ کو تسلی نہیں ہوئی زمین کا کوئی ٹکڑا فروخت کرنے لگے، اراکین شوریٰ نے مدرسہ کے اس وقت کے سرپرست حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جن پر فقاہت کے لحاظ سے بھی اور دینی تصلّب کے لحاظ سے بھی سب کو اعتماد تھا، یہ واقعہ اور مولانا رفیع الدین صاحب مہتمم کی پریشانی اور شوریٰ کے اطمینان دلانے کے باوجود زمین کا ایک ٹکڑا فروخت کرنے کا ارادہ بھی حضرت کو بتلایا۔ حضرت گنگوہیؒ نے فتویٰ تحریر کرکے ان

Marfat.com

کو دیا کہ یہ مہتمم صاحب کو جا کر دکھلا دیں تا کہ ان کو تسلی ہو جاوے۔ اب سنئے اور پورے غور سے سنئے اور ہم جیسے مہتممین مدارس کو اس آئینہ میں اچھی طرح اپنا منہ بھی دیکھ لینا چاہیئے۔ حوالہ تو اس وقت یاد نہیں جہاں تک وثوق سے حضرت مہتمم صاحب جو کہ حقیقۃً رفیع الدین اور رافع اور اعلام الاسلام تھے، جواب جن پھیکے الفاظ سے دیا ان سے ان کی خشیت کا تھوڑا سا اندازہ لگائیں۔ فرمایا:

''میاں رشید احمد نے یہ ساری فقہ میرے لئے پڑھی تھی، ان سے کہیئے ذرا اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر بتلائیں کہ اگر ان کو ایسا واقعہ پیش آتا تو وہ کیا کرتے''۔

تجسد ارواح پر ماہنامہ دارالعلومِ دیو بند کی شہادت :

اسی مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد کا نام مولانا فرید الدین تھا۔ لکھا ہے انہوں نے دینی تعلیم علماء بخارا سے حاصل کی تھی۔ ان کے تین بھائی بلند بخت، مقصود علی اور سید احمد رحمۃ اللہ علیہم حضرت سید شہید رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء جہاد میں سے تھے اور تینوں بالاکوٹ میں شہید ہوئے۔

جب مولانا فرید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ان کی شہادت کے بعد غالباً گھر پر ہی انتقال ہوا۔ ماہنامہ دارالعلومِ دیو بند شمارہ مذکورہ کا بیان ہے کہ ان کے یہ تینوں شہید بھائی ان کے جنازہ میں دیکھے گئے۔ تدفین میں بھی شریک رہے اور اس کے بعد معاً غائب ہو گئے۔

اسی مولانا فرید الدین صاحبؒ کی قبر سے متعلق اسی مضمون میں لکھا ہے کہ تلاوت قرآن مجید کی آواز بھی سنی گئی۔ اسی مضمون میں یہ بھی ہے کہ شہداءِ کرام اپنے والد ماجد شیخ محمود بخش صاحبؒ سے بیداری میں ملے ہیں جبکہ زخموں سے چور چور تھے۔ انہی شہید بھائیوں میں سے ایک بھائی شادی شدہ بھی تھا، لکھا ہے وہ اپنی بیوہ سے متجسد ہو کر رات کو مجلس کرتا ہوا دیکھا گیا۔ لوگوں نے کمرہ میں روشنی اور بیوہ سے کسی کی ہم کلامی سنی تو بدگمان ہوئے۔ دروازہ کھلوایا تو اندر بیوہ کے بغیر کوئی بھی نظر نہیں آیا جبکہ کمرہ سے نکلنے کا دوسرا کوئی دروازہ بھی نہیں تھا۔ مجبوراً بیوہ کو حقیقت کا اظہار

Marfat.com

کرنا پڑا مگر اس کے بعد پھر ملاقات ختم ہوگئی۔

یہ ہے تجسدِ روح سے متعلق اضافہ موعودہ اقساط متوردہ دواوقات مختلفہ میں لکھا گیا ہے۔
بے ترتیبی سے متعلق وہی جو کسی نے کہا ہے ....

درین کتاب پریشاں چوں بینی از ترتیب
عجب مدار کہ چوں حال من پریشان است

سیاست تو زندگی کا اہم شعبہ ہے :

اب ذرا اپنی عادت پوری کرنے کی اجازت چاہتا ہوں ۔ آپ نے میرے خط کے تندوتیز جملوں کا جواب اس جملہ سے دیا ہے کہ میں نے سیاست پر تین حرف بھیج دیئے ہیں ۔ عرض یہ ہے کہ سیاست تو زندگی کا اہم شعبہ ہے اور یہ ناکارہ بحیثیت دینی طالب علم کے یہ ایمان اور پختہ عقیدہ رکھتا ہے کہ خالقِ کائنات کا پسندیدہ دین اسلام عالم گیر بھی ہے اور ہمہ گیر بھی ، اس نے ہر مسلمان کو زندگی کے ہر شعبے میں واضح ہدایات مرحمت فرما کر اپنے ماننے والوں کو کسی دوسرے در پر جانے کی نہ صرف یہ کہ ضرورت نہیں چھوڑی بلکہ اس پر پوری پابندی لگا دی ہے کہ کسی مرحلہ پر کسی کا دریوزہ گر بننا بھی میرے لئے حرام ہے ......

ع جو کچھ ہمیں لینا ہے لے لیں گے محمدؐ سے (صلی اللہ علیہ وسلم)

(شعر کا پہلا مصرعہ متوحش اور غلط ہے مگر جس معنی میں دوسرا مصرعہ لکھا ہے وہ بالکل صحیح ہے) جس اسلام نے پیشاب پر جانے پھر فارغ ہو کر واپس ہونے یہاں تک کہ اس مابین بیٹھنے کا طریقہ اور ڈھنگ بتلایا ہے اس اسلام نے سیاست جیسے اہم شعبہ حیات میں ناممکن ہے کہ ہمیں واضح احکام نہ دیئے ہوں ۔ میرا تفرد اور بالکل اکیلا پن تو یہ ہے کہ اہل سیاست کی ذرا سی صحیح بات کو اکثر مدارسِ دینیہ اور عموماً دینی جرائد آسمان سے آگے عرش معلیٰ پر ملائکہ سے بھی پہلے پہنچانے میں ایک دوسرے سے سبقت کرنے میں قلم توڑ کوشش کرتے ہیں مگر ان کی پہاڑ جیسی غلطیوں پر منقار زیر پر ہو کر کان لم یکن شیئاً مذکوراً کر دیتے ہیں۔ تقسیم کار بھی عقلاً و شرعاً ،علماً و عملاً نہ صرف

Marfat.com

مناسب بلکہ ضروری بھی ہے لکل فن رجال ایک مسلمہ اصول ہے اس سے میرے جیسا بوڑھا گرگِ باراں دیدہ طالب علم کیسے انکار کر سکتا ہے لیکن یہ ''میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا گھونٹ تھوتھو'' کے رویہ پر سکوت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اگر میرے بعض جملوں یا الفاظ سے سیاست سے بیزاری مترشح ہوتی ہے تو میں کھلے لفظوں میں اس سے ابراء کرتا ہوں اور بڑی خوشی سے وہ الفاظ واپس لیتا ہوں لیکن مذکورہ وباءِ عامہ ہونے سے ''اللّٰھم اذا اردت بقوم فتنۃ فتوفنی غیر مفتون'' کی مسنون دعا کا ورد رکھنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ ہاں! اگر تین حرف سے مراد رحمت ہو کہ اس کے بحذف التاء تین ہی حرف بنتے ہیں جیسا کہ لعنت کے بھی بحذف التاء تین حرف ہیں تو مسئلہ ہی بدل جاتا ہے۔ و للناس فیما یعشقون مذاھب (ماہنامہ القاسم ستمبر ۲۰۰۳ء)

تجسدِ روح پر تناسخ کا شبہ

<☆☆☆>

ماہنامہ القاسم شمارہ 77 میں حضرت العلامہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ کے مضمون تجسدِ روح پر بعض قارئین نے خطوط لکھے تھے، جو مِن وعَن حضرت قاضی صاحب موصوف کی خدمت میں بھیجے گئے۔ موصوف نے بڑی فراخدلی اور خوش طبعی کے ساتھ مفصل و مدلل جواب ارسال فرمایا ہے، جس سے سائلین کے ساتھ عام قارئین کو بھی نفع ہوگا۔ لہٰذا نذرِ اشاعت ہے۔ (ادارہ)

ماہنامہ القاسم نوشہرہ کے دفتر سے کل 25/09/2003 کو آمدہ ڈاک کے ایک خط سے معلوم ہوا کہ قارئین القاسم میں سے ایک صاحب نے تجسدِ روح پر تناسخ کا شبہ ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ تو کفار کا عقیدہ ہے۔ گویا القاسم کو اس کی کچھ وضاحت مطلوب ہے۔

Marfat.com

تناسخ کی حقیقت

سو گزارش یہ ہے کہ تناسخ کی حقیقت رئیس المفسرین و رأس المتقین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے تفسیرِ عزیزی پارہ دوم کی آیت کریمہ ...... ''ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات'' ...... کے ماتحت ان الفاظ سے تحریر فرمائی ہے۔ تناسخ آنست کہ روح بعد از مفارقت یک بدن بہ بدن دیگر عنصری دریں دنیا متعلق شود، واز سر نو نشو نما پذیرد و جمیع لوازم نشاء دنیا دراں متحقق شود۔ ترجمہ:۔ تناسخ یہ ہے کہ روح ایک بدن سے جدا ہو کر (نکل کر) اسی دنیا میں دوسرے بدن عنصری سے تعلق پیدا کر لے اور از سر نو نشو و نما قبول کرے اور یہ نشو و نما اس دنیا کے تمام لوازمات کے ساتھ اس میں پائے جائیں۔ اب آپ فرماویں کہ تجسد روح کی جتنی مثالیں مضمون میں بیان کی گئی ہیں کیا اس میں زید کی روح عمر میں داخل ہو کر نشو و نما پاتی رہی ہے، بالکل نہیں، زید جو فوت ہو گیا ہے، اسی کو آپ نے اسی کے شکل و صورت اور جسم و جسد میں دیکھا اور وجہ ظاہر ہے کہ روح نظر نہ آنے والی چیز ہے، وہ نظر آئے گی تو کسی جسم میں نظر آئے گی۔ اب یہ دوسرا مسئلہ ہے کہ زید کی اس روح کو آپ نے جو دیکھا وہ کس قسم کا جسم اور جسد تھا، بعض کے نزدیک یہ جسم صورت مثالیہ ہے جو مشابہ ہے، اسی زید کے جسم عنصری کے اور بعض کے نزدیک یہ بھی ممکن ہے کہ یہ اس کا جسم عنصری ہو۔

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کا ارشاد

اشرف الجواب حصہ چہارم ص ۴۹۷ میں حضرت تھانویؒ نے عنوان ''جنت میں شہداء کی ارواح کا سبز پرندوں میں ہونا'' کے ماتحت تفصیل کے بعد آخر میں فرمایا ہے۔ (رہا یہ سوال کہ وہ جسم انسانی کونسا ہے جس میں شہداء کی روحیں یعنی اپنے جسم مثالی یا عنصری کے ساتھ داخل ہو کر طیور خضر کے حواصل (پوٹوں یا سینوں) میں سوار ہو کر جنت کی سیر کریں گی۔ اہل کشف کے نزدیک وہ جسم مثالی ہے جو اسی جسم عنصری کے مشابہ ہے، مگر اس سے زیادہ لطیف ہے، گو برزخ میں جسد عنصری کا ہونا بھی کچھ محال نہیں ......

Marfat.com

ہاں جنت اور دوزخ میں یہی جسد عنصری پھر مل جائے گا) مطلب یہ کہ وہاں دار آخرت میں ثواب و عذاب مسلمان اور کافر کی روح اور اسی جسد عنصری دونوں پر ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تناسخ کا وہم اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ اگر زید کی روح کسی دوسرے کی بدن میں جا کر اسی میں پہلی کی طرح نشوونما حاصل کرے ...... زید کی روح کو اگر زید ہی کی جسم مثالی یا جسم عنصری میں اگر کسی نے دیکھا تو اس سے تناسخ یا آواگون کا وہم کسی کم عقل ہی کو ہوسکتا ہے ۔

بیداری میں دیکھنا

ہاں ایک اشکال یہ ہوسکتا ہے کہ کیا بیداری میں بھی کوئی وفات پانے والے کی روح کو جسم مثالی یا عنصری میں دیکھ سکتا ہے کہ نہیں ۔ تو فیض الباری میں انوار العلماء حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے ج۱، ص۲۰۴، میں اس کی تصریح فرمائی ہے کہ وروىته صلى الله عليه وسلم يقظة ممكن و انكاره جهل ، آنحضرت ﷺ کا بیداری میں دیکھنا ممکن ہے اور اس کا انکار جہالۃ یعنی دین سے ناواقفیت ہے۔

امام سیوطیؒ کی سعادت

اور اسی میں ہے کہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے بائیس مرتبہ آنحضرت ﷺ کو بیداری میں دیکھا اور آپؐ سے احادیث کی تصحیح کی ۔ اور امام شعرانیؒ کے متعلق لکھا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یعنی بیداری ہی میں آٹھ رفقاء کرام کے ساتھ آپ ﷺ سے بخاری شریف کا درس لیا ۔ اسی طرح امداد المفتیین حصہ دوم ص۷۵۴ میں ہے کہ خلیفہ راشد سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد میں دو شخصوں کو اپنی اپنی قبروں سے زنجیروں میں جکڑے ہوئے نکلنا اور آوازیں دینا اور پھر قبروں میں لوٹ جانا سند متصل کے ساتھ حضرت عروۃ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

امام شعبیؒ کا چشم دید واقعہ

اسی طرح امام الاحادیث امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا چشم دید واقعہ ہے کہ جہاں جنگ بدر

Marfat.com

واقع ہوئی ہے، وہاں سے وہ گذر رہے تھے، دیکھا کہ ایک شخص اپنی قبر سے نکلتا ہے، جس کا تمام بدن صحیح وسالم ہے اور زندہ نظر آتا ہے، لیکن جب وہ نکلتا ہے تو کوئی شخص اس کے سر پر چوٹ مار کر پھر اندر داخل کر دیتا ہے۔ امداد المفتیین میں یہ اور اس قسم کے دوسرے واقعات کتاب الروح لابن القیم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں ...... ان واقعات سے ثابت ہو گیا کہ بعد الموت کسی شخص کے جسم کا بدستور سالم رہنا اور بہ شکل زندہ چلنا پھرنا اور بولنا اور بعض کام کرنا ثابت ہے اور یہ ضروری نہیں کہ وہ مقبول ہوں بلکہ بُرے لوگوں کے اس قسم کے واقعات زندہ لوگوں کی عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے ظاہر کر دیئے جاتے ہیں۔

تناسخ اور تجسد میں فرق ہے

حاصل یہ کہ روح کا تجسد اور چیز ہے اور تناسخ دوسری چیز ہے، القاسم کے مضمون میں تجسد روح کے جو واقعات بیان کئے گئے ہیں، وہ سب باحوالہ ہیں، اگر حوالے غلط نہیں ہیں تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ جن حضرات نے یہ واقعات لکھے ہیں وہ سب تناسخ اور آواگوں کے کفریہ عقیدہ کے قائل ہیں، کچھ تو فہم سے کام لینا چاہئے۔

اچھی طرح سمجھ لیں کہ تناسخ کا مطلب یہ ہے کہ کسی مرنے والے کی روح اسی عالَم (دنیا) میں اس کے بدن سے نکل کر اسی عالَم دنیا میں دوسرے شخص کے بدن میں (جبکہ وہ ماں کے پیٹ میں روح قبول کرنے کے قابل ہو جاوے) داخل ہو کر اس کو زندگی بخشے شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی عبارت ابتداء مضمون میں تفسیر عزیزی سے نقل کر دی گئی ہے۔

قائلین تناسخ کا نظریہ

دوسری بات تناسخ میں یہ ہے کہ روح کا اس طرح منتقل ہونا، اس لئے ہوا ہو کہ اگر وہ پہلا شخص نیکوکار بندہ تھا، تو اس کو اپنے نیک اعمال کا بدلہ اس طرح مل جاوے کہ یہ دوسرا شخص خداوند تعالیٰ کے علم میں ایسا شخص ہوتا ہے کہ اس کی زندگی مکمل عیش اور خوشحالی سے گذرنے والی ہوتی ہے

Marfat.com

اور اگر وہ پہلا شخص بدکار ظالم اور بدمعاش تھا تو اس کی روح کو ایسے بچے میں منتقل کر دیا جاتا ہے کہ اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کے علم میں تنگی خواری اور بے عزتی میں گذرنے والی تھی تا کہ اس کو اپنے بد اعمالیوں کی سزا مل جاوے۔

تناسخ کا عقیدہ رکھنے والے بے وقوفوں کے نزدیک گویا من یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ اور من یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہ کا مقصد یہی ہے اور اس لئے ان بے دینوں کے نزدیک بعث بعد الموت یعنی موت کے بعد آخرت کی دائمی زندگی کا کوئی تصور ہی نہیں اور نہ ہی وہ جنت اور دوزخ کے قائل ہیں اور اس لئے وہ بہ اجماعِ امت اسلام سے خارج اور کافر ہیں۔

جسم کے مرنے سے روح نہیں مرتی

رہا مسئلہ تجسدِ روح کا تو اس کے لئے سب سے پہلی بات تو یہ ذہن میں رہے کہ انسان (یا جاندار) کے مرنے سے اس کا جسم بیکار ہو جاتا ہے۔ اسی جسم کو مسلمان قبر میں دفن کرتے ہیں۔ بعض کا سالم رہتا ہے جیسے انبیاء علیہم السلام یا بعض دوسرے حضرات کا اور بعض کا بظاہر ختم ہو جاتا ہے، مگر روح نہیں مرتی، وہ ختم نہیں ہوتی۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک وہ علیین میں رہے یعنی مقبولین بارگاہِ خداوندی یا سجین میں جائے، مثلاً کفار وغیرہ کی جسم عنصری سے اس کا کچھ نہ کچھ تعلق رہتا ہے۔ عالم برزخ میں اسے جسم مثالی بھی عنایت کیا جاتا ہے جس سے وہ جنت میں سیر کرتی رہتی ہیں یا دوسرے قسم کی روحیں دوزخ میں جلتے رہتے ہیں۔

بہرحال جسم کے مر جانے سے روح نہیں مر جاتی، دیکھئے معارف القرآن از حضرت الاستاد مفتی اعظم پاکستان وصدر مفتی دار العلوم دیوبند کا ج ۲ ص ۲۳۶ فرماتے ہیں (مرنے کے بعد اُس کی یعنی مرنے والے کی روح زندہ رہتی ہے) اور عالم برزخ میں اشیاء کے نزدیک جسم مثالی سے متجسد اور متجسم ہو کر دیکھنے والے کو بیداری میں بھی نظر آ سکتی ہے کیا شب معراج بیت المقدس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی کثیر جماعت سے ملاقات کا واقعہ مشہور و معروف نہیں ہے۔ اسی طرح مختلف آسمانوں میں مختلف انبیاء علیہم السلام سے ملاقات علیک

Marfat.com

وسلیک کی روایات کا کیا انکار کیا جا سکتا ہے اور کیا بغیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور بعض روایات کے حضرت ادریس علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بغیر باقی تمام انبیاء علیہم السلام کا وصال نہیں ہو چکا ہے اور کیا یہ ملاقات بیداری میں نہیں تھی اور کیا معراج کا واقعہ ایک خواب تھا، اگر کہا جائے کہ یہ تو آنحضرت ﷺ کا معجزہ تھا تو کہا جائے گا کہ جن واقعات کا ذکر مضمون میں کیا گیا ہے تو وہ آنحضرت ﷺ کے سچے غلاموں اور مخلصانہ تابعداری کرنے والوں کی کرامت ہے۔

کتنی عجیب بات کی جاتی ہے کہ تجسد روح کو تسلیم کرنے سے تناسخ لازم آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سوءِ فہم سے بچائے۔ درحقیقت عذاب وثواب قبر کے منکرین کو اس قسم کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے تکلیف ہوتی ہے اور وہ لوگوں کے دلوں میں ...... یوسوس فی صدور الناس کا کردار ادا کرنے لگتے ہیں ...... اسی طرح قیامت قائم ہونے سے پہلے کسی مردے کا زندہ ہونا جب نصوص قرآنیہ سے ثابت ہے، چنانچہ بعض واقعات کا گذشتہ مضمون تجسد روح میں اشارہ کیا گیا ہے تو اسے قدرتِ الٰہیہ کہنا جس کے لئے ان اللّٰہ علی کل شیء قدیر کی صریح نص کو دلیل میں لایا گیا اور آیت کریمہ من ورائهم برزخ الی یوم یبعثون کو عادت الٰہیہ پر حمل کیا گیا ہے۔ تو یہ تطبیق ان کی سمجھ میں نہ آ سکی۔ فالی اللہ المشتکی۔ حفظنا اللہ من الفتن ماظهر منها و مابطن ...... تاہم سائل یا معترض کا شکریہ جن کی توجہ دلانے سے یہ چند سطور لکھے گئے، جو بعض طالبانِ علم کے لئے کسی حد تک مفید ہو سکتے ہیں۔ واللّٰہ ولی التوفیق و بیدہ ازمة التحقیق و التوفیق۔

(ماہنامہ القاسم اپریل ۲۰۰۴ء)

مکاتیبِ افغانی کی تدوین وترتیب

استاذ العلماء حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی کی ایک دلچسپ تحریر

اُستاذی و استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی

Marfat.com

فاضلِ دیوبند، شیخ مدنی ؒ کے تلمیذِ خاص۔ امام لاہوریؒ، حضرت بنوریؒ مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا مفتی محمودؒ، حضرت درخواستیؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ کے رفیق کار و معتمد۔ احقر کی اولین مادرِ علمی مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی کے بانی و مہتمم، دسیوں کتابوں کے مصنف اور عظیم مفسر و فقیہ اور احقر کے درسِ نظامی کے اولین استاذ و مربی ہیں۔ انہوں نے احقر کے ایک خط کے جواب میں شدید علالت، امراض و عوارض کے باوصف کئی قسطوں میں سترہ (۱۷) دِن میں ایک مفصل تحریر لکھی ہے جس میں ۸۵ سال کی عمر میں حضرت کے مشاغل، عزم و حوصلہ، اخلاص و للہیت، حرصِ عمل صالح، درس و تدریس اور سیرت و سوانح کے نمایاں نقوش ہم گنہ گار طالب علموں کے لئے نشانِ راہ اور محرک عمل ہیں۔ نیز آپ کی یہی وقیع تحریر چونکہ اصلاً حضرت العلامہ مولانا شمس الحق افغانی ؒ کے مکاتیب قدسیہ کی تدوین و ترتیب کے سلسلہ میں وجود پذیر ہوئی ہے، اس لئے اسے من وعن اس کتاب کا مقدمہ بھی بنایا جارہا ہے

(عبدالقیوم حقانی)

برادر محترم مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی سلمک اللہ و عافاک عما آذاک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شغلِ درس و تدریس:

ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ کا تیسرا ہفتہ کچھ امراض، شدتِ قبض اور منہ و زبان اور مسوڑھوں میں سوزش جسے عام زبان میں ملاش کہتے ہیں، شدید گرمی کے باعث کچھ تکلیف میں گذرا۔ تدریس وغیرہ کا شغل ترک تو نہیں کیا لیکن مدرسہ تک جانے کی ہمت نہ کرسکا۔ حجرہ یا مسجد کے متصل حجرہ میں بیٹھ جاتا اور تھوڑی دیر کے بعد خوب تھک جاتا۔ گرمی سے

Marfat.com

نکلنے کا علاج ٹھنڈے مقام پر سفر کر کے جانا ہے۔ جناب قاری علی جان صاحب سلمہ و عافاہ کو اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے اس نے ابوظہبی سے چار دفعہ فون کیا اور مؤکد تاکید سے کہلوانا ضرور آجاویں، میں نے بچے کو تاکید کی ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مکان آپ کی خاطر بنایا ہے، اکیلے نہ آسکیں دس بارہ طلباء کو ساتھ لے آئیں، میں جون کے آخر تک آرہا ہوں۔ یہ بھی کہا اگر پہلے نہ آسکے تو میں آکر زبردستی لے آؤں گا۔

اس وقت میں نے صاف لفظوں میں بہ ہزار شکریہ ان سے کہا کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس آخری وقت میں مدرسہ اور آباء واجداد کا گھر اور بچوں کو چھوڑ کر لاش لٹکوانا نہیں چاہتا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ ہزار ہا اجر خیر عطا فرماویں۔ (اگر زندگی رہی تو پھر اصل مقصود کا جواب ان شاء اللہ تبھی لکھوں گا)

تحریر جواب کی مساعی :

۱۹ ربیع الثانی کو مختصر سا ڈرپ لگوایا تھا۔ جمعہ کا دن تھا، نہ صبح کی نماز پڑھا سکا نہ شبِ جمعہ کی مجلس ذکر میں بیٹھ سکا، نہ جمعہ کا بیان خطبہ اور درسِ حدیث دے سکا البتہ دوگانہ جمعہ کے لئے حاضری نصیب ہوئی۔ اسی تاریخ کی ڈاک پر نظر ڈالی تو خاکی وردی (جامعہ ابوہریرہ کے لفافہ کا رنگ) میں آپ کا قاصد (عریضہ) بزبان حال کہہ رہا تھا "پس پردہ حقانی صاحب بول رہے ہیں۔ لفافہ کھولا، حسب سابق شکریوں کا ڈھیر اور دعوات صالحہ کا لشکر باصرہ نواز ہوا۔ میں نے کیا تیر مارا جواب ایک ہی تھا کہ میں نے آپ کو خط لکھا اور حسب عادت اپنے تند و تیز لہجہ سے بہر حال اللہ تعالیٰ آپ کو صبرِ تلخ پر میوہ شیریں کا اجر عظیم عطا کریں۔ بظاہر ڈرپ کی وجہ سے اس وقت طبیعت حاضر تھی، قلم اٹھایا اور آپ سے قلمی ملاقات کرنے لگا جسے عام اصطلاح میں نصفِ ملاقات بھی کہتے ہیں۔ صفحہ ڈیڑھ سیاہ کر دیا۔ آپ کو شاید مبالغہ معلوم ہو

Marfat.com

صبح گھر سے آتے وقت وہی کاغذات ساتھ لیکر حجرہ یا مسجد تک لے آتا، گیارہ بارہ بجے واپس لے جاتا۔ عصر کی نماز کے لئے نکلتا تو وہی کاغذات ساتھ لیکر مغرب کے بعد پھر گھر لے جاتا۔ پانچویں دن شاید عصر کے بعد وقفہ ملا اس کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ پھر وہی ناکامی۔ (مکتوب الیہ کے لئے یہ توجہ وعنایت دنیا میں استناد اور آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے)

فکرِ جواب بھی اور فکر تدریس بھی :

آج ۲۸ ربیع الثانی پھر ڈرپ لگایا اور اذان مغرب کے قریب تک یہاں تک لکھا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ "مغز ما خورد و حلق خود بدرید" کے مصداق ہے۔ آج ۲۹ ربیع الثانی صبح پونے سات بجے بیٹھ گیا۔ سات بجے تک آرام کرنے کی عادت ہے۔ ساڑھے سات آٹھ بجے تک طلباء کی خدمت میں حاضری ہے۔ دیکھئے کتنے سطریں لکھتا ہوں۔ اب تطویل لا طائل کے بعد۔

مکاتیبِ افغانیؒ کی تدوین کی تجویز :

آمدم برسر مطلب ! آپ نے لکھا ہے استاذ محترم حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم صاحب کی تحریک وتجویز پر حضرت افغانیؒ اور آپ کے درمیان جو باہمی مکاتبت ہوتی رہی ہے۔ ''القاسم'' ان تمام علوم الخ برخوردار مذکور کی تحریک وتجویز پر سیدی حضرت افغانی قدس سرہ اور اس نالائق ترین کے درمیان کوئی مکاتبت نہیں ہوئی۔ برخوردار سلمہ نے غالباً ۹۰ھ میں دورہ حدیث شریف پڑھا ہے اور حضرت قدس سرہ کی خدمت میں میرے عرضات کا سلسلہ غالباً ۸۲ھ/۶۲ء سے بھی قبل کا ہے۔

بہرحال آپ کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ ان مکاتبت کو شائع کرنے کی تجویز و تحریک، آپ کے استاد محترم کی ہو مگر عبارت کے الفاظ موہم ہیں۔ مکاتبت کا لفظ اس

Marfat.com

ناکارہ کے نزدیک حضرت اقدس قدس سرہ کے لئے میں موجب توہین سمجھتا ہوں اگر کسی وقت آپ اسے شائع کرنا بھی چاہیں تو اس میں مکاتبت فیما بین کا لفظ ہرگز نہ آئے۔ حضرت افغانی قدس سرہ کے مکاتیب قدسیہ بنام عبدالکریم غفرلہ (کلاچی) یا اس قسم کے کوئی مناسب الفاظ لکھدیں۔

عنایات وشفقات کا گنجینہ :

حضرت قدس سرہ کے ان دُررِ گرانمایہ کی اشاعت میں مجھے کیا عذر ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمادیں۔ مکاتبت کا لفظ اس لئے بھی بے جا اور بے جوڑ ہے کیونکہ میرا کوئی عریضہ ان میں شامل نہیں ہے، نہ شامل ہونے کے قابل اور نہ اس وقت سے اب تک میرے گوشہ خیال میں یہ بات آئی۔ عنایات اور شفقاتِ بے غایات کا یہ گنجینہ احقر کے ہاتھ میں تو ''زاغ کے چونچ میں انگور کا دانہ'' خدا کی قدرت کی ایک تازہ مثال ہے۔ ہاں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات میں احقر کے معروضات کا کچھ نہ کچھ اتہ پتہ چل سکتا ہے مگر حد یہ ہے کہ مجھے اپنے معروضات میں کئی واقعات باوجود کوشش کے یاد نہیں آرہے حالانکہ یہ بالکل یقینِ محکم ہے کہ نہ تو میں نے باوجود مجسمہ اثم وعصیان کے نہ منامی اور نہ ہی اس قسم کے واقعات نہ تو گھڑے ہیں اور نہ حضرت قدس سرہ نے از روئے کشف ان کو معلوم فرما کر جواب تحریر فرمایا ہے۔ ہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے مکاتیب عالیہ کے بالخصوص سرنامہ میں جن تشجیعی الفاظ سے اس ناکارہ کو نوازا ہے ان کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ واللہ، باللہ ثم تاللہ۔

حضرت افغانیؒ کے تشجیعی کلمات :

پھر کیا حضرتؒ نے غلط بیانی سے کام لیا ہے، کلّا وحاشا! اس کا وہم بھی اپنے ایمان کا

Marfat.com

نقصان سمجھتا ہوں۔ غلط بیانی اور ناجائز خوشامد کاروباری مشائخ اور سیاست پرست علماء سے تو ممکن ہے۔ میں نہ عمر بھر کسی محکمہ میں چپڑاسی رہا ہوں نہ کسی پارٹی وغیرہ کا سربراہ۔ حضرت کے تمام مکاتیب قدسیہ میں صرف ایک مکتوب شریف میں کسی ڈاکٹر کے لئے بھائی قاضی عبداللطیف صاحب سلمہ سے حکمانہ تصدیقات کے باوجود تحریر فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو اپنے واقف کار کسی ممبر وغیرہ کو توجہ دلانے کی کوشش کریں۔ بھائی صاحب موصوف نے غالباً اس کے لئے کسی سے کہا ہوگا۔ کام تو اس وقت تک نہیں ہوا تھا لیکن حضرتؒ نے اپنی علمی جلالت، دنیوی وجاہتوں کے باوجود ان کا جن بھاری بھرکم الفاظ سے شکریہ ادا کیا ہے' وہ صرف ان کی اعلیٰ شرافت کا تقاضا تھا' جو اسی مکتوب میں پڑھا جا سکے گا۔ جیسا کہ میں نے پہلے لکھا اس وقت تک تو کام بھی نہیں ہوا تھا، بعد میں بھی معلوم نہیں، کام ہو گیا کہ نہیں ہوا۔ پھر ان تشجیعی الفاظ کا مطلب کیا لیا جائے گا۔

میری گذارش ہے کہ اس کا مطلب چھوٹوں کا دل بڑھانا ہے اور گرتے کو سہارا دینا ہے۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے ﴿ولا تھنوا ولا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین ﴾ حضرتؒ نے جہاں اوپر بڑا ظاہر کرنے کی کوشش فرمائی۔ انہیں مکاتیب میں ﴿ان کنتم ﴾ کی شرطیہ میں بڑا بننے کا جو طریقہ ہے وہ بھی بتایا ہے۔ بعض مکاتیب میں غفلت پر ڈانٹ بھی پلائی ہے جسے میں نے ﴿اذھمت طائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیھما ﴾ میں جس طرح ان طائفتان نے ان تفشلا کا تاقیام قیامت کے اعلان کو ''واللہ ولیھما'' کی وجہ سے نہ صرف محسوس کیا بلکہ باعث صد فخر اور موجب صد اعزاز سمجھا۔ بہر حال یہ بالکل اسی طرح کی ہمت افزائی ہے جس طرح سیدنا حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اخوان یوسف کا حال معلوم ہونے کے باوجود یہ فرمادیا

﴿ یبنی اذھبوا فتحسسوا من یوسف واخیہ ولا تیئسوا من روح اللہ' الخ ﴾ حضرت آخر تک سہارا دیتے رہے' اگر اس طرح بات سمجھ میں نہ آئے تو یوں سمجھئے کہ اعلان مریض وہی آخر تک نفسوا لہ اجلہ او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل ہے۔

Marfat.com

حضرت مدنیؒ اور امیر شریعتؒ کا ایک واقعہ :

۱۳۶۲ھ میں سید المشائخ حضرت مدنی قدس سرہ ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لائے تھے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علیحدگی میں حضرتؒ کا کچھ وقت لیا۔ باہر نکلے اور حضرت کو کار میں سوار کرانا تھا۔ ہجوم زیادہ تھا، راستہ ملنا کافی دشوار معلوم ہو رہا تھا۔ حضرت شاہ جیؒ نے جلالی انداز میں فرمایا بھائی وقت تھوڑا ہے، راستہ چھوڑ دو ورنہ ہم ڈنڈا چلائیں گے (احراریوں کے پاس ڈنڈے ہوتے تھے) بعض لوگوں نے حضرت شاہ جیؒ کی عظمت اور بعض نے ڈنڈا کے خوف سے (و للناس فیما یعشقون مذاھب۔ کوئی شریف اور کوئی .....) راستہ چھوڑ دیا اور راستہ فوراً صاف ہو گیا۔ شاہ جیؒ نے حضرتؒ کو آرام سے کار میں بٹھایا اور پھر اونچی آواز سے اپنے داؤدی لحن میں یہ شعر پڑھا ..... ع نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے

آپ نے آخری لفظ بار بار پڑھا۔ مقصد دوسرا مصرع سنانا ہے اور وہ یہ کہ ع

مزہ تو تب ہے کہ گرتے کو تھام لے ساقی

اور پھر ساقی کے لفظ پر حضرت شیخ مدنی قدس سرہ کی جانب ہاتھ مبارک سے اشارہ فرما کر کار کو روانہ کرا دیا۔

معاصی و آثام کا معاف کرنا خرقِ عادت ہے :

حضرت افغانی قدس سرہ نے اگر کسی گرتے کو تھامنے۔ کے لئے سرنامہ پر اونچے الفاظ لکھدیئے ہیں تو ان کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں جو عرض کیا گیا۔ اب پڑھنے والوں اور سننے والوں کو ان الفاظ سے فریب اور دھوکہ میں نہیں آنا چاہیئے۔ ہاں اپنے ذنوب کثیرہ اور کثرت خطایا اگر آڑے نہ آئے اور وقت موعودہ پر ایسے اہل اللہ کے دعوات مقبولہ کام آئے اور کلمہ شہادت نصیب ہوا تو پھر کوئی فکر نہیں ورنہ رحمت کی آیتیں کوئی ضابطہ نہیں۔ عادت اللہ معاصی اور آثام پر گرفت ہے۔ بلا توبہ نصوح اور بلا کسی طاعت مقبولہ اور بلا کسی شفیع کی شفاعت کے جو کسی وجہ سے باذن اللہ ہی ہو سکتی

Marfat.com

ہے۔ معاصی اور آثام کا معاف کرنا خرق عادت ہے۔ حضرتؒ کے ان ارشادات میں بصورت ایک مکتوب کے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے اس کی تصریح بھی میری ہی اصلاح کے لئے موجود ہے۔

خرقِ عادت پر عادت کا اعتماد نادانی ہے :

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی سے استدلال فرمایا ہے کہ حضرت مریم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ سے کوئی عورت اسی امید پر بیٹھ جائے کہ خداوند تعالیٰ بغیر شوہر کے بچہ عطا فرما سکتے ہیں تو جواب یہی ہے کہ یہ عادت کے خلاف ہے اور تزوّجوا اور فانکحوا کے بھی خلاف ہے۔ یہ خرقِ عادت ہے، اسی پر بھروسہ کر کے رات دن اپنے لئے اولاد کی دعا کرنے میں وقت ضائع کرنا کسی طرح جائز نہیں۔

میری اشد اور ناگزیر ضرورت :

میری یہ ادنیٰ ضرورت بھی نہیں ہے کہ احباب حضرت افغانی قدس سرہ یا اس قسم کے دوسرے اکابر کے الفاظ کو للہ فی اللہ میرے حق میں کچھ اعلیٰ الفاظ کو من مانی معنی پہنائیں یا چند باتیں جو خود آپ نے نجم المدارس میں کچھ عرصہ میں مجھ میں دیکھیں یا مجھ سے سنیں اور اتفاق سے حسن ظن سے آپ کو پسند آئیں ان کو اچھالنا بالکل کھلی حقیقت ہے کہ مجھے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔ اور فرشتہ نے سکرات یا موت و برزخ میں ان کو دکھا کر پوچھا کہ ''اکنت ھکذا'' آپ کو معلوم ہے کہ اپنے نفس کا علم حضوری ہوتا ہے، اگر میں اس کا جواب ہاں میں دوں تو فوراً اقرأ کتابک اپنا اعمال نامہ سامنے رکھ دیں گے۔ خود میں نے بار بار پڑھا پڑھایا ہے اور یہی عقیدہ اور پختہ نظریہ ہے ولا یکتمون اللہ حدیثا۔ بزرگوں کا یہ قول سنتا اور سناتا آرہا ہوں

روز یکہ زیر خاک تن ما نہاں شود
آنہا کہ کردہ ایم یکایک عیاں شود

Marfat.com

حسنِ خاتمہ کی فکر :

تو فرمایئے! کہ ان حقائق کے ہوتے ہوئے ہاں کے جواب نے مجھے فائدہ پہنچایا یا اچھی طرح گرفتار کرایا۔ میری اشد اور ناگزیر ضرورت اس وقت یہی اور صرف یہی ہے کہ ۸۵ سال میں جتنی غلطیاں ہوئی ہیں دانستہ یا نادانستہ، ظاہری یا باطنی، کبیرہ یا صغیرہ، قدیمہ یا حدیثہ آپ اس کے لئے پرخلوص دعا فرماتے رہیں اور بکرّات ومرّات کہ اللہ تعالیٰ وہ سب مفت میں معاف فرماویں اور ان اکابر اہل اللہ نے جتنی شفقتیں فرمائی ہیں ان کو شہادات تزکیہ کے طور پر مفت میں قبول فرما کر ان کے بدلہ میں حسنِ خاتمہ کی دولت سے نوازیں۔ انہیں کے حسن ظن کو قبول فرما کر سکرات موت کو آسان تر فرمادیں اور جب تک سانس میں سانس چلے دور حاضر کے فتن ماظہر و مابطن سے حفاظت فرمادیں ....ے

مراد و خضر عناں گیر باید از چپ و راست
کہ کجروی نکنم ورنہ عزم راہ خطا است

سوء کبر اور محتاجی (تا کہ کسی کی دستگیری کی ضرورت ہو) سے ضرور محفوظ رکھیں کہ اس کے تصور سے بھی دیر تک مخبوط رہتا ہوں۔

سفرِ آخرت کیلئے دو ضروری کام :

یہی میری سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اس طرف توجہ فرمادیں تو آپ کا انتہائی احسان ہوگا۔ اس سے اگلے مرحلہ میں تشویش نہیں ہوگی اور ہرگز نہیں ہوگی ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ۔ عمر کے تقاضا کے علاوہ بہت سے خواب بھی ایسے ہی ہیں کہ جانا صبح و شام کی بات معلوم ہوتی ہے۔ ہاں آپ میں اخذ کا مادہ سمجھ کر اتنا عرض کردوں کہ میں اس کے لئے تیاری کرنے سے ہر طرح غافل رہنے کے باوجود دو کام کرنے لگا ہوں۔ ایک یہ کہ ہر دعا اور نماز کے آخر میں "رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ و من ذریتی الیٰ ربنا اغفرلی ولوالدی و للمومنین یوم یقوم

Marfat.com

الحساب" کو خاص کر اس خیال سے پڑھنے لگا ہوں کہ کل کو اگر رحمت الٰہی نے الحقنا بھم کا معاملہ فرمایا تو یہ خاص محسنین والدین کرام یہ شکوہ نہ فرماویں کہ تم نے مرور زمانہ سے ہم کو ہمیشہ یاد نہیں کیا۔ الحمدللہ بھولا کبھی نہیں لیکن اس خاص خیال سے ان آخری ایام میں یہ دعا پڑھا کرتا ہوں۔ نماز کے اندر بھی اور بعد از نماز بھی کہ انہیں قبولیت دعا کے اوقات کہا گیا ہیں۔

اور ذریت میں جو کمی محسوس کرتا ہوں وہ اپنی ناقص زندگی کا نتیجہ ہے اور صورتِ حال وہی ہے جسے مولائے رومؒ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے .... ۔

که حمله برخود میکنی اے ساده مرد

ہمچوں آں شیرے کہ برخود حملہ کرد

کہ ممکن ہے اس سے اپنی کوتاہیاں معاف ہوں یا میرے بعد ان دعاؤں کے مقبول ہونے کا کچھ اثر ظاہر ہو۔

کھانے پینے کے برتنوں کو صاف کرنے کا اہتمام :

دوسری اس بات کی کوشش کرتا ہوں کہ جس پیالہ میں چائے یا دودھ وغیرہ کچھ پی لیتا ہوں اسے فوراً پانی ڈال کر صاف کرتا ہوں۔ اسی طرح جس برتن میں کھانا کھایا اسے بھی ملوث نہیں چھوڑتا، خود پانی سے صاف کر دیتا ہوں یا برتن اٹھانے والی بچی کو کہہ دیتا ہوں اور یہ اس خیال سے اور اس تبلیغ سے کہ صاف پیالہ اور صاف برتن تسبیح پڑھا کرتے ہیں۔ ہم اس خیال سے اسے صاف کر دیں تو ہم مفت میں ان کی تسبیح میں شریک رہیں گے۔

حضرت افغانیؒ کے مکتوب قدسیہ :

بہر صورت حضرت قدس سرہ کے مکتوباتِ قدسیہ کو آپ ہی کی توجہ دلانے سے جب بہ تعاون برخوردار مولوی حافظ محمد نسیم سلمہ دوبارہ پڑھنے لگا تو ایک عجیب حظ محسوس ہونے لگا۔ اس کی تکمیل تک زندگی رہی تو آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا۔ پھر آپ جانیں اور آپ کا کام لیکن خود تو

Marfat.com

یہ شرمندگی حاصل ہو رہی ہے کہ ان عجیب و غریب نصائح کو نہ صرف یہ کہ بار بار پڑھ کر مستفید نہ ہو سکا بلکہ اپنی نالائقی سے ان کو پوری طرح محفوظ بھی نہ رکھ سکا حتیٰ کہ بعض کا مکمل طور پر عکس بھی نہ لیا جا سکا۔ فیا اسفی علیٰ ما فرطت فیھا۔

اکابر کی شامِ زندگی :

جملہ معترضہ (۱) برادر عزیز مولوی عماد الدین صاحب کا رسالہ ''اکابر کی شامِ زندگی'' کو پڑھتے ہوئے مسلسل جو آنسو گرے کیا عجب وہی اپنی نجات کا ذریعہ بن جائے۔ (یہ رسالہ القاسم اکیڈمی نے شائع کیا ہے)

''القاسم'' منفرد دینی جریدہ :

جملہ معترضہ (۲) : القاسم بابت جولائی ۲۰۰۳ء کل پرسوں مل گیا۔ سوانح حضرت مولانا محمد احمد مرحوم پر احقر کے معروضات کا آخر ترین حصہ ''انتہا یہ کہ شریعت ساز کمیٹی میں غیر مسلم اقلیت کو شریک کرنے پر احتجاج شائع کرنے میں غالباً القاسم نہ صرف پہلا دینی بلکہ منفرد اسلامی جریدہ ہو، اس کے باوجود اگر بقول حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ دو ڈومنیوں کی بیداری پر پورا قصبہ ربِّ قہار و جبار کے عذاب سے بچ گیا تھا تو کیا عجب اس ضعیف ترین آواز سے پورے ملک کے دینی زعماء دین کی اس کھلی بے حرمتی پر مکمل خاموشی پر آنیوالا عذاب بھی روک دیا گیا ہو۔ اللّٰھم فلیکن ھکذا . و اللہ بصیر بالعباد.

تیرہ سطری خط، سترہ صفحات کا جواب :

آپ کے بارہ تیرہ سطری خط کے جواب میں سترہ صفحے سیاہ کر کے بھی قلم کی جوع ھل من مزید کہنے کو ہے۔ ۱۹ ربیع الثانی سے ہی جواب لکھنا شروع کیا۔ آج ۵ جمادی الاول ۱۴۲۴ھ قریب غروب عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سترہ دن جو بخار گرمی وغیرہ کے باعث اچھے بھلے صبر آزما تھے۔

Marfat.com

صورتِ بے جان بھی مطلوب ہے :

مگر بحمد اللہ سیدی حضرت افغانی قدس سرہ جیسے اکابرین کی توجہات اور آپ جیسے حباب کے دعاؤں سے ضروری معمولات از قسم تدریس و تعلیم بعض مسائل کے ضروری جوابات، تنازعات کے بیانات وغیرہ کے ساتھ تلاوت و درود شریف کا حال تو اول سے صورت بے جان کی ہے لیکن مشہور مقولہ یا مصرعہ "یا رب این صورت بے جان نمی خواہم" سے کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ صورت خود مطلوب شرعیہ ہے اس کے بغیر نہ کوئی عمل مقبول ہے اور نہ ہی کوئی عقیدہ تو خود حدیث مفصل بخواں از یں مجمل اس لئے صورت کی بے قدری اور ناشکری سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں البتہ س میں روح جان افزا ڈالدینے کی ہر وقت دعا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور آپ سے بھی اسی کی بصد تضرع و زاری دعا چاہتا ہوں اور اسی کو اپنی انتہائی ضرورت سمجھتا ہوں

دل مے رود ز دستاں صاحبدلاں خدارا
فردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا

ہاں کم اور مقدار کی کمی ہے مگر وہ فرائض و سنن کے علاوہ باعث مزید پریشانی نہیں۔ یعنی فرائض، واجبات اور سنن موکدہ کے سوا دوسرے معمولات میں دوام مطلوب ہے اور یہی احب الاعمال ہے۔

مکاتیب کے مطالعہ کے برکات :

مکاتیب قدسیہ پہلے بھی کسی صاحب نے طلب کئے تھے غالباً شائع نہیں ہے ورنہ میں ایک آدھ نسخہ بھیج دیتے۔ اس دفعہ آپ صاحبان کی طلب یا تجویز کا خاص اثر اور بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ان سب کی جدید زیارت نصیب ہوئی۔ تقریباً سوا سو (۱۲۵) تک ان کی تعداد ہو سکتی ہے۔ ۸۲ ہجری سے حضرت اقدس کی یہ توجہ جن کے ایک ایک لفظ سے بالمؤمنین رؤف رحیم کی نیابت مترشح ہو رہی ہے اور جس کے ایک ایک حرف سے حضرتؒ کا فنا الفنا، بلکہ ورا الورا سے مقام پ

Marfat.com

فائز ہونے کا بے اختیار تصور جمنے لگتا ہے۔ الحمدللہ آخر تک یہی کیفیت رہی۔

ایک خواب اور اس کی تعبیر :

گذشتہ دنوں کے ایک خواب میں، میں اپنے مخدومزادہ صاحبزادہ غلام قاسم جان شیرانی فاضل حقانیہ و ریاض یونیورسٹی، مستفیض مدینہ یونیورسٹی سے کہہ رہا ہوں کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس شیخ افغانی قدس سرہ کا وصال یہیں کلاچی میں ہوا۔ خواب میں صاحبزادہ صاحب نے لاعلمی کا جواب دیا۔ آنکھ کھلی تو خیال آیا کہ یہاں تو احقر کے شیخ ثالث حضرت میاں جمیل احمد صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تھا نہ کہ حضرت افغانی قدس سرہ کا۔ معاً یہ خیال بھی آیا کہ بزرگانِ دین کے مطابق کہ شیخ ثانی دراصل لطیفہ ہوتا ہے شیخ اول کا۔ اس طرح حضرت دہلویؒ کا یہاں وصال گویا حضرت افغانیؒ ہی کا وصال ہے۔ ثانیاً یہ کہ حضرت کے الطاف بے غایات اس کا قرینہ ہے۔ قریب بہ قطعیہ کہ حضرت قدس سرہ آخر تک الحمدللہ ثم الحمدللہ اس جانب متوجہ رہے اور یہی حضرت کا یہیں وصال ہے جو خواب میں بتایا گیا ہے۔

روزِ محشر میں نگاہِ یار کی تمنا :

بہرحال زندگی کا اپنا سارا سرمایہ یہی رہا ہے کہ اول سے آخر تک اپنے بڑوں نے واللہ باللہ ثم تاللہ بلا کسی استحقاق و اہلیت کے اس ناکارہ کو سہارا دیا اور آپ سے پھر وہی درخواست کروں گا کہ مجھ پر آپ جیسے مخلص احباب اور قدیمی رفقاء نجم المدارس کا سب سے بڑا احسان یہ ہے اور یہی میری سب سے بڑی زندگی اور برزخی ضرورت ہے کہ دل سے دعا فرماتے رہیں

فردا کہ روز حشر کہ عرض خلائق است
باید دراں میاں بمن افتد نگاہ او

فانما الاعمال بالخواتیم۔ اگر زندگی کی آخری سانس تک یہ رشتہ قائم رہا تو بے اختیار منہ سے فزت و ربّ الکعبہ کے مبارک الفاظ نکلیں گے، ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ۔

Marfat.com

بہر حال یہ دُررِ گرانمایہ انشاء اللہ مرتب ہو کر پیش خدمت کر دیئے جائیں گے۔ اگر زندگی نے وفا کی تو ہو سکتا ہے کہ جابجا ضروری نوٹ بھی بعض مکاتیب قدسیہ کے متعلق دیدیئے جائیں گے ورنہ و کم من حسرات فی بطون المقابر تو آپ کو معلوم ہی ہے۔

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ۷ جمادی الاول ۱۴۲۴ھ

(ماہنامہ القاسم مئی ۲۰۰۴ء)

مکتوبات قدسیہ (مکاتیبِ افغانی) کی ترسیل

بخدمت برادر مکرم جناب حقانی صاحب سلمک اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

دس مکتوبات قدسیہ بڑی کاوش اور محنت کے بعد آج روانہ کر رہا ہوں۔ دیکھیئے

ع رکھتے ہیں دل کو دل میں یا کہ جدا کریں گے

صرف پہلے کی تمہید ذرا لمبی ہے باقی تو قابل برداشت معلوم ہوتی ہے۔ ناظرین کے سمجھنے کے لئے احقر کے جن جن گزارشات کو ضروری سمجھیں گے دیدیئے جاویں۔ بعض۔طور شاید ماہنامہ القاسم برداشت نہ کر سکے ان کو حذف کر دیں۔ کوشش کرتا ہوں کہ آج ہفتہ کی ڈاک سے شامل ہو جاوے۔ پہلے مکتوب کی تمہید برخوردار مولوی حافظ سراج الدین صاحب امام العسکر سے نقل کرا چکا ہوں۔ شاید ناقل کے لئے کچھ سہولت رہے کل کی ڈاک سے ایک خط آیا ہے تعلیم یافتہ اور غالباً پنشنر ہے القاسم میں احقر کی بعض باتوں سے متاثر ہے خوشی کا اظہار کیا ہے۔ اس سے قبل بھی بعض خط آئے ان کا یہ لکھنا کہ یہ سلسلہ جاری رکھیں یہ درخواست تو ان کو آپ سے کرنی تھی نہ کہ مجھ سے۔ میں تو صرف آپ کے مطالعہ کے لئے بھیج رہا ہوں۔ حسن خاتمہ کی دعا ضرور فرمایا کریں۔

Marfat.com

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۵رجب ۱۴۲۴ھ

تجسد اور تناسخ پر شبہ کے جواب کی ترسیل

عزیزی المکرم سلمک اللہ وعافاک عمن اذاک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط مع الخط ملا۔ تجسد اور تناسخ پر شبہ سے معلوم نہیں آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں دو چار سطروں میں آپ خود ہی جواب لکھ دیتے۔ بہر حال حسب ایماء اسی وقت ہی کچھ نہ کچھ لکھنا شروع کر دیا لیکن فرصت نے ساتھ نہیں دیا اور مختلف وقفات میں تعمیلاً کچھ نہ کچھ لکھ ہی دیا آپ کی جانب طلب وضاحت کی قصداً نسبت نہیں کی۔ خدا کرے پسند آجائے۔ مکتوبات قدسیہ اور احقر کے نوٹس آپ نے غالباً بہت ہی سرسری دیکھ کر خط لکھا ہے۔ میں نے ایک خط بھیجنے کا بھی حوالہ دیا تھا لیکن مضمون کے ساتھ رکھنا بھول گیا ہوں اور اب۔ الخط بالخط والجروح قصاص کے طور پر یاد آیا اور شامل کر رہا ہوں۔ محترم پروفیسر صاحبزادہ غلام قاسم صاحب اسلام آباد جارہے ہیں۔ عزیز القدر مولوی حافظ محمد نسیم صاحب سلمہ کو بھی ساتھ لے جارہے ہیں عمرہ ویزہ کے لئے دعائے حفاظت وکامیابی مطلوب ہے۔ والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲ شعبان ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳-۹-۲۹

Marfat.com

عُجب مرض خطرناک ہے، بے قدریاں قابلِ صد گرفت ہوسکتی ہیں

سوانح مولانا غلام غوث ہزاروی پر تبصرہ

مکرم ومحترم جناب مولانا عبدالقیوم حقانی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کل ۱۶ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو مسرت نامہ ملا۔ یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی کہ آپ کو حل اشکال پسند آیا۔ آپ کے مشاغل تحریری تقریری بحمدہ تعالیٰ دینی مصروفیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس ذات پاک نے اسباب بنا دیئے ہیں۔ جن میں صحت جوانی ہمت اور پھر رجوع احباب یہ نہ ہوتے تو آپ کیا کر سکتے تھے۔ اس پر شکوہ نہیں اللہ کا شکر ادا کریں۔ ایسے میں عُجب کا مرض لگ جانے کا خطرہ رہتا ہے جس کا علاج آیت کریمہ فلینظر الانسان مم خلق خلق من مَّاءٍ دَافِقٍ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ الخ فلینظر الانسان الی طعامہ انا صببنا الماء صَبًّاثُمَّ شَقَقْنَاالْاَرْضَ شَقًّا۔

بقول شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہ جو انسان کی گندگی سے بھی زیادہ پلید ہے گندگی کے کھلنے سے چار اندام کے دھونے سے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہونے کے قابل ہو جاتے ہے۔ مگر منی کے نکلنے سے جب تک سارا بدن نہ دھوئے سجدہ کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ بہر حال مبارک ہو اور موانعات سے حفاظت رہے آمین۔

ے نفس وشیطان زدکر یمار اہ من

رحمتت باشد شفاعت خواہ من

(نفس اور شیطان نے غلط راستہ پر ڈالا یا اللہ تیری رحمت ہی میری شفاعت خواہ بن جائے)

ے بے گناہ نہ گزشت بر ما ساعتے باحضور دل نہ کردیم طاعتے

Marfat.com

(بغیر گناہ کے مجھے ہی کسی وقت نہیں رہا گیا۔ رہی نیکی تو حضور دل سے نہیں ہوئی قلب لاہی غافل سے کرتا رہا)

گذشتہ خط میں حضرت ہزارویؒ اور حضرت بنوریؒ کی سوانحات کا شکریہ ادا کرنے سے ذہول پر سخت پشیمان تھا۔ نسیان کا عارضہ عمر کی رفتار سے تیز رفتار سے دوڑ رہا ہے۔ معافی چاہتا ہوں ایسی بے قدری اخلاقاً قابل صد گرفت ہوسکتی ہے۔

تحسینِ ناشناس سکوتِ سخن شناس

واقعہ یاد آ گیا ہے اپنے انتہائی مہربان دوست سراج العلوم سرگودھا میں تین سال تک ہم سبق اور دارالعلوم دیوبند میں دورہ حدیث شریف کے شریک و رفیق بلبل پاکستان مولانا قاری عبدالرحمنؒ کسی وقت بغیر جلسہ عام کے تشریف لائے۔ میں نے ان کو اپنا ایک خط دیا جو ان کے نام لکھا تھا لیکن ابھی بھیجا نہیں تھا انہوں نے ایک صفحہ پر نامکمل مضمون پڑھ کر بار بار تحسین کی اور تشکر کا اظہار کیا۔ میں نے کہا بندۂ خدا ! بات تو ادھوری ہے اس پر تحسین کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ نے سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ بے تکلفی تھی ساتھ ہی اپنے مہربان قدردان دوست پشتو اور فارسی کے مشہور و معروف پختہ کلام شاعر جناب شاہ عالم خان گنڈہ پور مرحوم شریک مجلس تھے۔ میری بات سن کر شاعر نے فرمایا یہی شکوہ تو صائب مرحوم نے کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ

صائب دو چیز میشکند قدر شعر را
تحسینِ ناشناس سکوتِ سخن شناس

(دو چیزوں سے شعر بہت ہی بے قدر اور ذلیل ہو جاتا ہے ایک سمجھدار کی خاموشی تعریف نہ کرنے سے، دوسری چیز ہے ناسمجھ کی واہ واہ) تو بلبل پاکستان نے کہا اچھا میں ناشناس ہونے کا خطاب لینے گویا آیا ہوں جس پر کافی ہنسی پڑی۔ بہرحال یہ ناکارہ اگر سخن شناسوں کی قطار

Marfat.com

کے آخر میں شامل ہو سکے تو اس سکوت سے قدر شعر کا متاثر ہونا یقینی ہے۔ یعنی ان کے زرین واقعات زندگی کی بے قدری اللہ تعالیٰ معاف فرماویں۔

سوانح غلام غوث ہزارویؒ اور ایک صائب کا مشورہ

حضرت ندویؒ سے متعلق کتاب پر تو نظر نہ ڈال سکا لیکن مولانا ہزارویؒ کی سوانح نے کافی دنوں تک ساتھ رہنے میں تو پوری طور پر مجبور کیا۔ اور ایک معتد بہ حصہ مختلف مقامات سے مطالعہ کر کے محظوظ ہوتا رہا۔ آپ اپنے انداز سے وہ حالات لکھتے تو اس سے کیف سے نمبروں میں نہیں کہہ سکتا کتنا فرق ہوتا۔ کسی کی عبارت کو بعینہا نقل کرنے سے وہ لطف کہاں۔

حضرت ہزارویؒ کی خواب میں ملاقات

بہرصورت چند دنوں کے بعد آج سے تین چار روز پہلے خواب میں حضرت ہزارویؒ کی زیارت ہوئی آپ ایک چارپائی پر اپنی انتہائی سادگی کے مطابق جو کہ بالکل بستر وغیرہ سے خالی تھی تشریف رکھتے تھے۔ میں ملنے کے لئے آگے بڑھا اور عرض کیا۔ مجھے آپ کی تشریف آوری کا علم ہو چکا تھا اور حاضر ہونے کا ارادہ بھی تھا آپ نے از راہ عنایت تقدم کی فضیلت حاصل فرمائی ایسا اندازہ ہے کہ آپ کا جہاں آنا معلوم ہوا تھا وہاں جانے سے بخوشی میں تیار نہیں تھا پھر اس شخص نے کوئی بات کی جہاں آپ تھے [illegible] کا مطلب یہ تھا [illegible] آپ کے (حضرت ہزارویؒ) پاس آؤں گا۔ تاکہ حالات معلوم [illegible] یہ [illegible] اتحاد کے خاص عشاق میں سے تھا تو حضرت ہزارویؒ نے اپنی طبیعت کے مطابق [illegible] میں فرمایا پھر میں کھوج لگاؤں گا۔ ہاں آپ کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اور [illegible] کہا میانوالی کے قریب میری رہائش ہے اور میں بچوں کو پڑھا رہا ہوں یہ میرے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ آپ کا قیام آج کل کہاں ہے۔

Marfat.com

آنکھ کھلی تو تقریباً معاً اس کی تعبیر اپنے ناقص خیال میں یہ آئی کہ کیکر کا درخت وہی ہے جیسا کہ فوائد عثمانیہ میں ہے جس کے نیچے بیعت رضوان کا مبارک واقعہ پیش آیا۔ تو آپ کی مجاہدانہ زندگی کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رضا اور رضوان کے سایہ میں مقام عطا فرمایا ہے اللھم فلیکن ھکذا۔

اللہ کی رضا کا خاص مقام

(۲) میانوالی کے قریب اس میں دو احتمال ہیں۔ (۱) اردو عبارات میں اللہ میاں اور خدا میاں فرمائیں گے۔ فرماتے ہیں۔ کے الفاظ آئے ہوئے ہیں۔ کیا عجب میانوالی سے مراد اللہ تعالیٰ جلّہ کے قریب قیام عطا ہوا ہے یعنی اللہ کی رضا کا جو خاص مقام ہے اس کے قریب۔ آپ کو برزخ میں مقام ملا ہو۔

خانقاہ سراجیہ میانوالی

دوسرا احتمال یہ ہے کہ میانوالی سے مراد یہ شہر میانوالی ہو۔ اس کے قریب کندیاں شریف کی خانقاہ ہے اور ان کے بزرگوں سے آپ کی عقیدت کا تعلق تھا عجب نہیں انہی سے للہی تعلق اس کا سبب یا سبب السبب بنا ہو۔

میں بچوں کو پڑھا رہا ہوں

اور یہ جو فرمایا کہ میں بچوں کو پڑھا رہا ہوں۔ اس میں اس خاص مقام کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے جس کا ذکر حدیث معراج شریف میں آیا کہ جد الانبیاء حضرت ابراہیم خلیل کو یہ مقام عطا فرمایا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ایک سفید ریش یا بوڑھا شخص ایک درخت کے نیچے بچوں کے ساتھ مجھے دکھلایا گیا اور جب میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو جبرئیل امین نے بتایا یہ حضرت ابراہیم خلیل ہے اور یہ بچے مسلمانوں کی اولاد ہیں۔ جو ان کے ارد گرد بیٹھے ہیں

Marfat.com

بہر حال یہ معراج یقظہ (بیداری) کا واقعہ ہے یا منامی کا۔ برزخ میں یہ مقام مقام خلّت ہے جس کے اصل مستحق حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور حصہ بقدر جثہ ان کے اتباع کرام کو بھی عطا کیا جاتا ہو۔ واللہ اعلم بما فی صدور العالمین۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۹ شعبان المکرم ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳-۱۰-۶

ایک سہارا

برادر مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی درظلِ عطوفت رحمانی باشند السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

سفر مبارک سے واپسی کے بعد فرصت مزید ناپید ہو رہی ہے۔ اور ہمت نابود

؎ یاد باد آنکہ خرابات نشیں بودم ومست
آنچہ در مجلسم امروز کم است آنجا بود

(یاد کرو وہ وقت کہ جھونپڑوں میں بیٹھے ہوئے بھی مست (بہت خوش) رہتے تھے کیونکہ اس وقت مجلس میں آپ ہوتے تھے مگر اب نہیں) سنا ہے آپ بھی عمرہ شریف کے لئے بال و پر کھولے ہوئے ہیں۔ مبارک صد مبارک

ع بسلامت روی و باز آئی

(سلامتی کے ساتھ جائیں اور پھر واپسی سے آئیں) مکتوبات قدسیہ کا مسودہ عزیزم مولوی محمد زمان صاحب کے پاس دیکھا گیا۔ حضرت مرحوم و مغفور کے مکتوبات ایک سہارا ہے۔ اس

Marfat.com

نادار کے حق میں اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرما کر اپنے لئے ذریعہ نجات بنا سکتا ہے۔ اسلئے کہ ع

کریماں را از برائے کرم بہانہ در کار است

(سخیوں کو تو دینے کے لئے صرف بہانہ ہی کافی ہے) ورنہ اپنی تہی دامنی باعث صد گھبراہٹ ہے۔ ذرا بھی فرصت ملی تو مزید مکاتیبِ افغانی کا مطالعہ تو طبعًا مرغوب ومحبوب ہے۔

اعد ذکر نعمانٍ لنا ان ذکرہ هو المسک ما کرّرته یتضوع

(حضرت نعمان ابوحنیفہؒ کا ذکر بار بار کریں یہ تو مشک اور کستوری ہے جتنا پھیلائیں خوشبو پھیلے گی) لیٹر پیڈ کی یہ کاپی حرمین شریفین سے ہو کر آئی ہے۔ اور ملوث بہ شہد ہے اس لئے اسے بھی معمولی نہ سمجھیں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۶ ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ

سعید شہید کا تذکرہ

برادر مکرم مولانا حقانی صاحب دامت معالیکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

سعید شہید (مخدوم زادہ مولانا سعید الرحمٰن شہید بن استاذ مکرم مولانا محمد زمان صاحب) پر جو کچھ لکھا وہ پیشِ خدمت ہے۔ قلم کا تقاضا پورا نہیں ہوا۔ یہ خود مرحوم ومغفور کا اثر ہے کچھ لکھ دیا۔ مکاتیب مقدسہ (مکاتیب افغانی) کا مطالعہ رات کو بارہ (۱۲) بجے تک کرتا رہتا ہوں۔ آپ کی توجہ سے عجیب ذوق شوق نے ساتھ دیا۔ والحمد للہ۔ ان دنوں متعدد اور مختلف پریشانیوں اور فیصلوں کا بوجھ باعث بے آرامی اور پریشانی ہے۔ خاص دعاؤں کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

امید ہے کہ اس خط کی بے ترتیبی کو دیکھ کر آپ خود بھی پریشان حالی محسوس کر رہے ہوں گے۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم عفرلہ و لوالدیہ

۴ ذوالحجہ ۱۴۲۴ھ

عزم با روئے سیاہ بر درِ شاہاں دارم

بخدمت گرامی قدر عزیز محترم مولانا حقانی صاحب سلمہ ربہ و عافاہ عما آذاہ

لسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ماہ رحمت و مغفرت وعتق من النار (رحمت مغفرت اور دوزخ سے آزاد کرنے کا مہینہ) سایہ فگن ہے۔

ع ہر کرا مے خواست جاں بخشید و رفت

(جس کو چاہا اسے ایمان کے برکات پہنچادیے)

آپ کی مخلصانہ دعائیں رہیں تو محرومی نہیں رہے گی انشاءاللہ۔ اور ساتھ ہی

ع عزم با روئے سیاہ بر درِ شاہاں دارم

(روسیاہی کے باوجود بادشاہوں کے دربار پر حاضری کا ارادہ کر رہا ہوں) عمرہ مبارک کے لئے ۱۱-۴ کو اسلام آباد سے پرواز کی تاریخ ملی ہے۔ دعاءِ تیسیر و تقبل کی پرزور درخواست ہے۔ ہرگز دریغ نہ کریں۔

گذشتہ رات حضرت اقدس حضرت افغانیؒ کے غالباً دس مکتوبات قدسیہ کا مطالعہ کر چکا ہوں۔ آپ نے فوٹوسٹیٹ لینے کے سلسلہ میں جو ضروری اور ناگزیر ہدایت لکھی ہے۔ ان کے پیشِ نظر احقر نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ فوٹوسٹیٹ لینے کا خیال ہی نہ کریں۔ خدا کرے

Marfat.com

عزیز القدر مولوی محمد زمان سلمہ بخیریت کراچی سے واپس آئیں تو عید کے بعد دستی نقول لیکر آپ کو پیش کریں۔ میں بھی اس میں ان کے ساتھ (ڈریں نہیں کتابت میں نہیں) تصحیح وغیرہ میں شریک رہوں گا انشاء اللہ۔ اس طرح مہینہ ڈیڑھ میں سارا کام بہتر طریقہ سے ہوگا۔ بشرطِ زندگی اور بہ توفیقِ الٰہی۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ و لوالدیہ

۶ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ

اولاد سے والدین کا تعلق فطری ہے

برادر مکرم و محترم مولانا عبدالقیوم حقانی اوصلہ الی مایتمناہ وعافاہ عما آذاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی جانب سے آپ کا اعزاز حضرت شیخ الحدیثؒ کی جانب سے خوشنودی کی ایک علامت ہے مبارک ہو اولاد سے تعلق والدین کا ایک فطری عمل ہے۔ ان کی پریشانی سے محزون ہونا اور ان کی خوشحالی سے مسرور ہونا قدرتی بات ہے۔

حضرت نوحؑ کا اپنی اولاد سے اظہار محبت

پسرِ نوح کی ہلاکت سے خود سیدنا حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا پریشان ہونا نصِ قرآنی سے ثابت ہے وَنَادٰی نُوحٌ رَبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقّ الخ۔

Marfat.com

کس حسرت آمیز لہجہ سے بارگاہ خداوندی میں اپنے غم واندوہ کا اظہار فرمایا وقس علی ھذا ۔ بہرحال مبارک ہو۔اوراس میں اگراس ناکارہ کے چند الفاظ کا بھی بقول آپ کے کسی درجہ میں بھی دخل ہے۔تو یہ میری خوش نصیبی ہے اور آپ کے لئے ایک اور پہلو سے بھی یہ نشانِ سعادت ہے۔ کہ آپ تو ''گر نوشتہ است بر دیوار'' سے نصیحت حاصل کرنے میں اپنی کسرِ شان نہیں سمجھتے اور اُنظُرُ اِلَی مَاقَالَ وَلَا تَنظُرُ اِلَی مَنْ قَالَ پر عامل ہیں فھنیألک ثم ھنیأ تناسخ سے تجسد روح کا اشتباہ والا مضمون تو عرصہ پہلے سے لکھا ہوا ہے۔اس کی اشاعت میں تو بظاہر کافی تاخیر معلوم ہوتی ہے ۔ اگر کسی پرچہ میں دینے کا ارادہ ہو تو وجہ تاخیر کو بھی ذرا وضاحت سے لکھ دینا چاہیئے ۔

مضمون میں تاخیر ہو تو وجہ تاخیر ضرور لکھیں

دوسرا رقعہ خرافات کا مجموعہ آپ نے بھیجا ہے مگر اپنے مکتوب میں شانِ ارسال کچھ نہیں لکھا۔ جو بات حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات شریف میں تحریر شدہ اور صدیوں سے چھپ رہی ہے۔اسے خرافات سمجھنا اور اسی طرح جو واقعہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند میں نصف صدی قبل چھپ چکا ہے اسے اپنے خواہشات نفسانیہ کی عینک سے دیکھتے ہوئے مذاق اڑانا اور خرافات کی فہرست میں شامل کردینا اگر پاگل پن نہیں تو کھلی بددینی ضرور ہے۔اعاذنا الله منه اگر کوئی خاص وجہ نہ ہو تو پھر اسے تو منہ نہیں لگانا چاہیئے۔تناسخ اور تجسد روح کے فرق والے مضمون کے متعلق اس لئے میں نے عرض کیا کہ وجہ تاخیر واضح ہونی چاہیے ۔تاکہ وہ یہ نہ سمجھے کہ میرے اعتراض کے جواب میں یہ لکھا گیا ہے۔آپ خود سوچ لیں۔

مکاتیب قدسیہ (مکاتیب افغانیؒ) کے متعلق ہر ہفتہ عزم ہوتا ہے کہ بھیجوں گا۔مگر کل امر مرہونِ باوقاتھا کامیاب نہیں ہورہا۔ ہمت اور فرصت اور ضعفِ قلب ودماغ زیادہ ہے

Marfat.com

والامر بیداللہ (اور ہر کام اللہ کے اختیار ہی میں ہے)

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۵ محرم ۱۴۲۵ھ

مکاتیبِ افغانی پر نظرِ ثانی، عشقِ رسول کے حیرت انگیز واقعات، نزولِ عذاب کا خطرہ

عزیز القدر مولانا عبدالقیوم حقانی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

نجم المدارس کے ہفتہ حاضرہ میں چونکہ سالِ رواں کا پہلا سہ ماہی امتحان ہو رہا تھا اس لئے حسبِ عادت ہفتہ کے پہلے تین دن اسباق بند رہے تاکہ طلبہ تکرار کے لئے فارغ ہیں تو اس ناکارہ کو بھی کچھ فرصت مل گئی۔

سپردم بہ تو مایۂ خویش را

اور اللہ کا صد صد شکر کہ سیدی حضرت افغانی قدس سرہ کے بقیہ تمام مکاتیب کا نئے سرے سے شرفِ مطالعہ نصیب ہوا۔ اور اس قسط سے آپ کے پاس بقول برخوردار حافظ قاضی محمد نسیم سلمہ ایک سو پچیس (۱۲۵) مکاتیبِ قدسیہ کا عکس آپ تک پہنچ جائے گا۔ اور الحمد للہ کہ آپ کے حسبِ تقاضا یہ امانت آپ کے سپرد کر دی گئی۔ ع

سپردم بہ تو مایۂ خویش را

اللہ تعالیٰ حضرت افغانی قدس سرہ کے ان ارشادات عالیہ سے ان کا افادہ اور افاضہ آپ ہی

Marfat.com

کے ذریعے سے عام فرماویں۔

ع   گر ما نہ رسیدیم تو شاید برسی

ہم اگر اس کی اشاعت نہ کرسکے یا اس پر عمل نہ کرسکے تو چاہے آپ یا کوئی بھی پڑھنے الا اس پر عمل کرلے)اس ناکارہ کو بھی کسی درجہ میں شریک اجر فرماوے کیونکہ   ع

رحمت حق بہانہ می جوید

علماء دیوبند کے عشق رسولؐ کے حیرت انگیز واقعات

(۲)   گذشتہ ہفتہ چودھواں جانا ہوا۔ عزیز القدر مولوی عماد الدین صاحب سلمہ کا مجموعہ اکابر علماء دیوبند کے عشق رسول کے حیرت انگیز واقعات کی جانب اشارہ ہے جسے القاسم کیڈمی نے شائع کیا ہے اور برادر مکرم مولانا عماد الدین محمود رکن القاسم اکیڈمی نے مرتب کیا ہے)بوجوہ اپنے عمر بھر کے مطالعہ میں اس لحاظ سے پہلی کتاب معلوم ہوئی کہ اس کا کوئی واقعہ بلکہ کوئی صفحہ اور شاید ہی کوئی سطر اشک رواں کے بغیر نہیں پڑھ سکا۔ بار بار احباب اور ہر عمر کے دوست اور احباب کو سنایا تو انہیں بھی اسی حالت میں پایا تحریر کا رنگ ڈھنگ بھی آپ ہی کا تھا۔ لیکن سوزِ درون میں تو کچھ سوا ہی معلوم ہوا۔ ماشاءاللہ۔ چشم بددور

ع   اللہ کرے سوزِ درون اور زیادہ

ے   مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اکابر کے تذکرہ کی ضرورت

خیال تھا کہ اس میں صحابہ کرام علیھم الرضوان تابعین تبع تابعین و اسلاف امت کے حقیقی عشق کے رحمت بیز واقعات ذکر کیے گئے ہوں گے۔ اور مجھے حسب عادت یہ

Marfat.com

مشورہ دینا پڑے گا کہ کچھ صحیح اسلاف کرام اور آخری دور کے بالخصوص اپنے اکابرین کے اسلامی جذبات اور ایمانی فداکاریوں کا ذکر بھی ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہم شیطان کے اس فریب میں نہ آئیں کہ جی وہ زمانہ کہاں اب ہم کب اس طرح کے خالص اسلام والے مخلص مسلمان بن سکتے ہیں۔ لیکن رسالہ دیکھ کر تو یہ ناکارہ اپنا سامنہ لیکر رہ گیا۔ کہ اس میں تو اول سے آخر تک وہی کچھ لکھا گیا ہے۔ جسے میں بھی چاہتا تھا۔ واوتو ابہ متشابہا فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ولمن رباہ صغیراً وتولاہ کبیراً ولا حول ولاقوۃ الا باللّٰہ (اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماویں جس نے اس بچے (مصنف) کو بچپن میں پالا اور جس نے جوانی میں اس کی تربیت کی)

القاسم کے لئے خصوصی تحریر کی ترسیل

(۳) اسی ہفتہ نجم الفتاویٰ جلد سوم کے لئے بقیہ غیر مطبوعہ فتاویٰ پر سرسری نظر ڈال رہا تھا جس پر حضرت مولانا عبدالصبور صاحب شیرانی عرف مولانا گل شاہ صاحب مغفور ومرحوم شامل ہے۔ تو اس میں ایک سوال کہ مولویوں کو جاز لایجوز کے خول سے باہر نکلنا چاہیے کا مفصل جواب نظر سے گزرا۔ دو دن پہلے خیال بھی آیا کہ ہوسکتا ہے۔ فتاویٰ کی جلد سوم کب آئے۔ یہ مضمون القاسم میں اب سے ہی آجانا چاہیئے۔

اگر القاسم کے ارباب نقد ونظر پسند کریں۔ لیکن آج القاسم بابت صفر ۱۴۲۵ھ ملا۔ اور اس میں حضرت مولانا فیض احمد صاحب مدظلہ کا مضمون فقہی جزئیات کے عنوان سے پڑھا تو اپنے اس مضمون کو القاسم تک پہنچانے کا عزم بالجزم ہوگیا۔ چنانچہ اس کا عکس بھیج رہا ہوں ۔طویل ہے تاہم ایک قسط میں آنا ضروری نہیں۔ بہرصورت اختیار بدست مختار پڑھ لیں۔ پھر جس طرح چاہیں۔

Marfat.com

...ناسم کے مضمون عذاب عام کا خطرہ ٹل جائے گا

(۲) اوپر لکھ دیا تھا لیکن قلم کی دست درازی سے خطرہ ہوا کہ کہیں ڈوتری اور ڈاتری کا ...ن نہ لگ جائے اسلئے اوپر سے کاٹ کر مستقل صفحہ سیاہ کرنا پڑا۔ حاصل اس صفحہ نمبر۴ کا یہ ہے ...روانا اپریشن سے متعلق بالخصوص نیم درون و نیم برون قسم کی اپوزیشن بالاخص زعما قوم کے ...ملوطرز کے احتجاج سے عذاب عامہ کا جو خطرہ محسوس ہورہا تھا۔ اولاً ماہنامہ بینات بابت محرم ...ھجری میں حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن مدظلہ کا مضمون بعنوان اسلامی غیرت کے ...ضے اور ثانیاً ماہنامہ القاسم بابت صفر المظفر ۲۵ ھجری میں دینی مدارس پر کفر الخ کے مضمون ...محظوظ ہونے لگا۔ کہ امید ہے بفضل خدا کیا عجب ملک میں عذاب عامہ کا خطرہ خدا کے ...ل و کرم سے کچھ ٹل جائے بحمد للہ۔ اس کے نتیجے میں اسلام آباد سے ستر (۷۰) علماء کرام کا ...ت مندانہ فتویٰ اور پھر اپریشن میں مختلف تبدیلیاں خدا کرے دافع عذاب ثابت ہو سکے۔ ...وذ باالله من الحور بعد الكور. جزاهم الله تعالى احسن الجزاء فى الدين و الدنيا ...خرة والاولى. غیر ضروری تکرار کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۰ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ

مکاتیب افغانیؒ پر منامی بشارتیں

شمس الاولیاء حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ کے علمی و دینی اور عرفانی مکتوبات

Marfat.com

مرتب ہوکر پریس میں جاچکی ہیں۔ 200 سے زائد صفحات پر مشتمل یہ عظیم گنجینۂ علم و معرفت عنقریب قارئین کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔مکتوب الیہ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ نے اس کی تکمیل پر خط تحریر فرمایا ہے۔ہم اپنے مسرتوں اور علمی خوشیوں اور تبریکات میں اپنے قارئین کو شریک کررہے ہیں۔(ع ق ح)

مکتوباتِ قدسیہ کی آخری کثیر التعداد قسط وصول کر لینے پر آپ کا مسرت بھرا اخلاص نام پڑھ کر اتنا عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ ذالک ما کنا نبغ۔(یہی تو ہم چاہتے تھے) یہ ایک حقیقت ہے کہ مکاتیب گرامیہ کے بار بار شرفِ مطالعہ پر مجالس سعادت میں حاضری کا شبہ ہونے لگتا تھا۔

منامی اختراع

ایک بار سے شاید زیادہ ایسا ہوا ہے کہ خواب میں چند اشعار بار بار گنگنا رہا ہوں۔خیال آتا ہے کہ یہ کب اور کہاں پڑھے یا دیکھے تھے۔بیدار ہوکر چاہتا ہوں کہ انہیں تلاش کروں۔آپ کو تعجب ہوگا کہ دماغ پر پورا زور ڈالا گیا، مگر کچھ بھی یاد نہ آیا۔آخر برخورداران سے ذکر کیا کہ اس قسم کے اشعار کس کے ہیں اور کہاں ملیں گے۔سب نے لاعلمی کا اظہار کیا اور اس سے بھی عجیب تر یہ کہ پھر پہلا شعر تو کچھ غیر مترتب یاد رہا۔مگر دوسرے کا صرف آخری جملہ آفتابے یافتم اور مزید ایک دو حرف۔ اب خیال یہ ہے کہ یہ شاید یہ اپنا منامی اختراع ہے جو مکاتیبِ مبارکہ کا غیر اختیاری نیک اور مبارک اثر ہوسکتا ہے اور وہ یہ دو شعر ہیں .... ؎

از برائے سجدۂ شکر آستانے خواستم
سر زمینم بود در دل آسمانے یافتم
در شب دیجور بودم یک چراغے خواستم
چوں رسید از دست دلبر آفتابے یافتم

Marfat.com

(یعنی خداوند کریم سے سجدۂ شکر کے لئے ایک آستان مل جانے کی خواہش کی خیال تو یہ تھا کہ زمین پر کوئی ایسا آستان مل جائے، لیکن وہ تو آسمان پر مل گیا۔ تاریک شب میں میں نے خدا سے ایک چراغ مانگا۔ لیکن جب محبوب نے عطا فرمایا تو معلوم ہوا کہ یہ آفتاب ہے۔ شمس اور آفتاب ایک ہی چیز کے دو ہی نام ہیں)

خاکپائے نیکانیم

واقعہ یہ تھا کہ قطب زمان حضرت اقدس اعلیٰ حضرت سیدنا حضرت نور المشائخ قدس سرہٗ کے وصال کے بعد جو کہ اپنے مرشد اوّل اور شیخ اعظم تھے اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی خانقاہ سرہند شریف میں آپ کے دست مبارک میں یہ ناپاک ہاتھ رکھا گیا تھا اور یہ غالباً ۱۹۴۳ء میں تھا، جبکہ یہ ناکارہ دارالعلوم دیوبند میں حضرت مدنی قدس سرہٗ کے دور سعادت میں شریکِ دورہ حدیث شریف تھا اور حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے سرہند شریف حاضر ہو کر حضرت سے بیعت ہوا تھا۔ معاملہ ہر چند خضر، آب حیوان اور نااہل سکندر کا رہا، لیکن خود یہ نفس دستگیری وہ عظیم نعمت ہے کہ جس پر جتنا بھی ناز کیا جائے کم ہے .... ؎

اگرچہ نیک نیم خاکپائے نیکانم
عجب کہ خشک نماند سفال ریحانم

(اگر چہ میں نیک نہیں ہوں لیکن نیک لوگوں کے قدموں کی کا خاک ہوں جس سے میں بھی آبِ رحمت سے ان شاء اللہ محروم نہیں رہوں گا)

حضرت افغانیؒ کی وعدہ وفائی

بہر حال اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے وصال کے بعد کافی پریشانی میں رہا اور آخر سیدی حضرت افغانی رحمۃ اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی پریشانی کے متعلق عرض کر ہی دیا۔ حضرت نے فرمایا تجدید بیعت کی ضرورت نہیں، میں خیال رکھوں گا۔ سچ ہے۔ الکریم اذا وعد وفی۔

Marfat.com

آپ کے مرتب کردہ مکاتیب قدسیہ حضرت افغانی قدس سرہٗ کی وعدہ وفائی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔
و الحمد للّٰہ حمداً کثیرا و سبحان اللّٰہ بکرۃ و اصیلًا ۔

حضرت افغانیؒ کی روحانی کشش

اسی پس منظر میں آپ اب اوپر کے دو شعروں کو پڑھیں گے، تو شاید کچھ اندازہ لگا سکیں گے۔ میرا خیال ہے کہ مکاتیب قدسیہ کے سلسلہ میں آپ کو یہ خاص جذبہ کہ برادر عزیز مولانا محمد زمان صاحب سلمہٗ سے بار بار ان کی تصحیح کی تاکید خود ان ہی مکاتیب یا عظیم القدر عظیم کاتب معظم و مکرم کی روحانی کشش ہے۔ اللھم فلیکن ھکذا ۔

لذیذ بود حکایت

اس تمام مجموعہ میں ایک ہی جگہ ایسی نہیں، جس میں زاغ کی چونچ میں انگور آپ کو نظر آیا اور آپ کو اسے اسی طرح برقرار رکھنے میں تردد ہوا، چونکہ حضرتؒ نے انتہائی ضعف اور بیماری میں مرتعش دست مبارک سے انتہائی تفصیل اور انتہائی شفقت سے اسے تحریر فرمایا اور پڑھنے میں واقعی غور پر غور کرنے کی ضرورت تھی۔ اس لئے میں نے اسے اپنے طور پر ضرور کچھ واضح کر کے لکھ دیا۔

چاہتا تو یہی ہوں کہ اسی ترتیب سے ایک جانب اپنا سیاہ نامہ رہے اور اسی کی دوسری جانب حضرت اقدس قدس سرہٗ کا مختصر ارشاد جس پر میں نے نمبر لگا دیئے ہیں، اور نمبر ۳ کی وضاحت چونکہ حضرتؒ نے بھی صفحہ ۲ پر کر دی ہے۔ احقر نے بھی مستقل صفحہ پر حوالہ دے کر لکھدیا۔ خدا کرے اسی ترتیب سے کتاب میں آ جائے۔ انسان عادت سے مجبور ہوتا ہے۔ طولِ کلامی سے آپ کا قیمتی وقت تو زیادہ لے لیا، مگر   ع   این ہم بر علم

جہاں آپ میری دوسری زیادتیوں کو برداشت کر لیتے ہیں، یہاں اس کے لئے بھی معذرت قبول کر لیں۔ ورنہ اپنا حال تو یہ ہے کہ ......

ع   لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم

Marfat.com

یکم ربیع الاول ۱۴۲۵ھ

حضرت افغانیؒ کی روحانی نسبتیں
انہیں کی یاد میری زندگی ہے

برادر محترم مولانا عبدالقیوم صاحب سلمنا وسلمه من المعاصی والمصائب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مکتوبات قدسیہ (مکتوبات افغانی) کی آخری قسط برائے کتابت تصحیح پہنچی تو خوشی بھی ہوئی کہ آپ حضرت افغانیؒ کے ان ذرر گراں مایہ کی نہ صرف اشاعت بلکہ اس کی اشاعت میں دلی مسرت بھی محسوس کر رہے ہیں۔ اور انتہائی اہتمام سے اس کی مکمل تصحیح کے خواہش مند بھی ہیں۔

جنہیں کے پاس گزریں چند گھڑیاں

اگرچہ اس میں کامل کامیابی کی امید نہیں کہ نئے فیشنی آلات اثمھا اکبر من نفعھا کے مصداق ہیں۔ جلد یا بدیر دنیا اس پرانی سادگی کو اختیار کرنے کے لئے مجبور ہوگی۔ ماشاء اللہ۔ والامر بیداللہ اور اس مبارک شغل کا کہ مکاتیب کے مکرر سہ کرر مطالعے ایک طرح لایخلق من کثرت الرد (بار بار پڑھنے سے بھی پرانے نہیں ہوتے) کی جو لذت حاصل ہوتی رہی وہ خدا کرے آخر کو نہ پہنچ جائے۔

جنہیں کے پاس گزریں چند گھڑیاں
انہیں کی یاد میری زندگی ہے

Marfat.com

ایک مسلمان کی شہادت بھی وسیلۂ نجات ہے

مکاتیبِ افغانی کے آغاز میں آپ کے لکھے ہوئے عرض مرتب کے حوالے سے کیا عرض کروں ۔اس میں حضرت افغانی ؒ کے متعلق جتنا لکھا وہ سب کچھ ہونے کے باوجود کچھ بھی نہیں لکھا گیا۔ ع کہ عنقارا بلند است آشیانہ

(کہ عنقا کا گھونسلہ تو بہت اونچا ہے)اور بندہ کے متعلق جس طول لا طائل سے کام لیا گیا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرماوے اور میرے حق میں شهداء الله فی الارض میں ایک مسلمان کی مزید شہادت قبول فرمالیں کیونکہ رحمت حق بہانہ می جوید

آل واصحاب پر صلوٰۃ وسلام

عرض مرتب کی حمد وثنا میں آل واصحاب کو شریک نہ کرنے میں حق تو یہ ہے کہ آپ قریب ہوتے تو درہ مارنے کے تو ہم مالک نہیں ۔شاید ہاکا سا تھپڑ تو رسید کر ہی دیتا۔عفا الله عنا وعنکم طحاوی علی المراقی کا یہ سامنے ہے۔دیکھیے فرماتے ہیں۔ والظاهر ان ذکر الآل والاصحاب مندوب اما الاصحاب فظاهر لانهم سلفنا وقد امرنا بالتراضی عنهم ونهينا عن لعنهم اما الآل فلقوله ﷺ لاتصلوا علیّ الصلوة البتيراء وقالوا وما صلوة البتيراء يا رسول الله ﷺ قال تقولون اللهم صل علی محمد وتمسكون بل قولوا اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد

(اور حمد وثنا کے ذکر کے وقت حضور ﷺ کے آل واصحاب کا تذکرہ کرنا مستحب ہے،صحابہ کرامؓ کا ذکر تو اسلئے کہ وہ ہمارے اسلاف واکابر ہیں اور ان سے اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کی دعا کرتے رہیں اور ان پر لعنت کہنے سے منع کیے گئے ہیں اور آل پر اسلئے کہ نبی علیہ السلام نے صلوٰۃ بتیراء سے منع فرمایا۔صحابہؓ نے جب پوچھا کہ صلوٰۃ بتیراء کیا ہے تو آپ ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ آپ لوگ صرف میرے اوپر صلوٰۃ کہہ کر رک جائیں بلکہ آپ لوگ یہ کہا کریں کہ اللہ کی طرف سے رحمت ہو محمد ﷺ پر اور ان کی آل واولاد پر)

روحانی نسبتیں

ہاں اور حضرت افغانیؒ جس طرح چشتیہ میں حضرت تھانویؒ کے خلیفہ غالبًا حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ کے مجاز تھے۔ قادریہ میں اپنے اجداد میں سے کسی کے اور نقشبندیہ میں حضرت علاؤ الدین صاحب عراقیؒ کے مجاز تھے۔ چنانچہ کسی مکتوب شریف میں حضرت موصوف کا اور ان کی جانب سے اجازت نامہ کا ذکر بھی موجود ہے۔

حج فنائیت اور دیوانگی کا نام ہے

یاد آتا ہے کہ ۱۹۷۶ء میں جب یہ ناکارہ سفر حج سے پہلے حضرت افغانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرتؒ نے فرمایا کہ حج کی عبادت تو سراسر دیوانگی اور اللہ کی بارگاہ میں فنا ہو جانے کی عبادت ہے۔ اس کے تمام احکام اللہ کی محبت میں دیوانہ ہونے کی علامتیں ہیں۔ حضرتؒ نفسیات کے ماہر تھے۔ حضرتؒ کو اندازہ تھا کہ مولویت کے ساتھ مرض تشہیر کا داعیہ بھی لازم ہے اس لئے وہاں گمشدگی کو پسند کرنے پر زور دیا ارشاد فرمایا میں تمہارے سمجھانے کے لئے کہہ دیتا ہوں۔ کہ میں وہاں ایک سال تک الحمد للہ رہا ہوں۔

فنائیت کی ایک مثال

اس سلسلہ میں حضرت شیخ عراقیؒ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ مسلسل چند ماہ تک ان کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا مگر نشست و برخاست اور گفت و شنید سے حضرتؒ کو یہ اندازہ نہ ہونے دیا کہ میں ایک دینی طالب علم ہوں۔ ایک دن میں کوئی بڑی اور مشکل کتاب (حضرتؒ نے نام بھی بتلایا مجھے یاد نہیں رہا) دیکھ رہا تھا۔ حضرت (شیخ عراقیؒ) اچانک

Marfat.com

تشریف لائے میں اٹھا حضرتؒ نے پوچھا کونسی کتاب ہے؟ بس اسی دن حضرت کو میرا طالب علم ہونا اور پھر دارالعلوم دیوبند کا مدرس ہونا معلوم ہوا۔ اصل مقصد مجھے وہاں گم صم ہونے کی تاکید تھی۔ بہر حال حضرتؒ کو نقشبندیت میں ان سے اجازت تھی۔

آپ کے استاد محترم مولوی محمد زمان صاحب کو جلدی ہے کہ یہ عریضہ ان کے حوالہ کروں۔ ورنہ اس سلسلہ میں چند اور باتیں بھی ذہن کو گدگدا رہی ہیں۔ بہر حال حضرت افغانیؒ صرف حضرت تھانویؒ یا ان کے کسی جانشین ہی کے نہیں بلکہ قادریہ اور نقشبندیہ میں بھی مجاز رہے۔

اعلی اللہ درجاتہ فی علیین آمین ثم آمین

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۷ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ

قارئین ''القاسم'' کی محبت بھری ادائیں

برادر مکرم و محترم مولانا عبدالقیوم حقانی سلمک اللہ وعافاک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! شرح شمائل ترمذی اور مکاتیب قدسیہ (مکاتیب افغانی) کی تکمیل کو اللہ تعالیٰ باعث اجر جزیل گردانے آمین۔

القاسم کی وسعت پر تشکر

القاسم کے کسی خریدار کا تعجب نامہ پڑھا شکر ہے القاسم طویل الذیل ہے۔ اقارب و اجانب سبھی اس سے متمتع ہو رہے ہیں۔ یہ بھی اچھا ہے کہ وہ اپنی پریشانی کا اظہار براہ

Marfat.com

راست آپ سے کیا کرتے ہیں۔ یہ ایک حد تک آپ سے اعتقاد اور آپ پر اعتماد کی دلیل ہے گویا ان کے خیال میں آپ تو ماشاء اللہ تنقید سے ایک حد تک بالا ہیں۔ تر نہ سہی اور ان کے خیال ”کالائے بد بریش مضمون نویس“ ہے۔ اس میں بھی کوئی حرج نہیں مگر یہ کہ آپ پھر بغیر پڑھے خانہ انوری کے دروازہ پر دستک دے کر مطمئن ہو جاتے ہیں یہ قابل غور ہے۔ بہر حال آپ کی وہ امانت بغیر کسی خیانت کے الٹے پاؤں آپ کو واپس کر رہا ہوں فانظر ماذا تری صرف اعتراض نامہ نہیں تاکہ داخلِ دفتر کر کے مطمئن ہو جاویں۔ یعنی جواب عاقلاں سمجھ کر خاموش نہ ہو جاویں

جوابی لفافہ امانت ہے

جوابی لفافہ امانت ہے۔ نہ خود اسے استعمال کر سکتے ہیں نہ ضائع کرنا جائز ہے۔ مرسل تک پہنچا دینے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ الا یہ کہ حفاظت میں احتیاط کے باوجود آفت سماویہ سے ہلاک ہو جاوے اسلئے جواب میں کچھ شد بد ساتھ روانہ ہے اب آپ مختار کل ہیں یعنی اسی معاملہ میں یہ وضاحت اسلئے کر دی کہ لفظ مختار کل دیکھ کر اہل بدعت کا اصطلاحی مختار کل مراد نہ لیں۔ تاکہ پھر شبہ پر شبہ ہونے لگے۔ حاصل یہ کہ آپ کو اختیار ہے۔ کاتب الخط کے پتہ پر بھیج دیں اپنے نام سے بھیجیں۔ یا ادارہ القاسم کے نام سے راقم الحروف سے منسوب کریں غرض جس طرح مناسب سمجھیں اجازت عامہ ہے والامر بیدالله والهداية من الله ۔

حافظ سعید الرحمٰن شہید کی امانت

ہاں آپ کو بھی ہوا کے دوش پر معلوم ہوا ہوگا اور یہ اطلاع مل گئی ہوگی مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے سعید الرحمٰن شہید مرحوم ومغفور کی امانت (ان کی شہادت

Marfat.com

کے بعد ان کے بیٹے حمید الرحمٰن سلمہ کی پیدائش کی صورت میں) ان کے والدین سلمھما کو واپس کر دی ہے۔ خدا کرے وہ عہد قریب میں ان کے اور ہم سب کے لئے قرۃ عین بھی ثابت ہو۔ وھو المرجو من فضله العظیم . چند دنوں سے اپنی طبیعت بھی بدمزہ ہے باد سموم کی ابھی تو ابتدا ہے۔ ع آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا

اپنے مخلص خدام کا تذکرہ

ایسے عام حالات بھی ''نادیدنی کی دید سے ہوتا ہے خون دل'' کے مصداق ہیں کل سے آپ کے محترم استاد مولوی محمد زمان صاحب بھی مریض ہیں۔ کل تو مدرسہ بھی نہیں آسکے آج آئے ہیں۔ حکیم سے علاج کرنے کے خیال سے آئے بھی نہیں سائیکل پر لائے گئے ہیں ماشاءاللہ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ کوشش کرتا ہوں۔ کہ آپ اور آپ کے حواریوں کو ڈوتری اور ڈاتری میں فرق کرنے کے لئے محنت نہ کرنی پڑے مگر دو چار سطریں لکھ کر تھک جاتا ہوں۔ عادت ''سِر نال'' ہے۔ سرائیکی جملہ کے مصداق قلم کو سرپٹ چھوڑ دیتا ہوں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفر له ولوالدیه

۲۶ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ

اکابرین کی محبوبیت ومقبولیت کے اسباب
فہرستِ مکاتیبِ افغانی پر دلچسپ تحریری مکالمہ

برادر محترم جناب مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب سلمہ وعافاہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

Marfat.com

ٹیلی فون پر ملنے اور مکاتیب قدسیہ (مکاتیب افغانی) کے مسودات کا تمام مہا ملنے کی اطلاع دینے کے بعد خط لکھنے کا سچ یہ ہے کہ داعیہ سست پڑ گیا تھا۔ آج ۷ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۷ مئی ۲۰۰۵ء آپ کی تحریر دلپذیر ملی اور آپ نے خط کا وعدہ بھی یاد دلایا تو عرض خدمت ہے۔

حضرت افغانیؒ کی روحانی نسبتیں

عرض مرتب (مکاتیب افغانی) میں ترک صلوۃ وسلام بر آل وصحابہ کرام کا اضافہ تو شکر ہے کر دیا گیا ہے۔ لیکن یہ جو عرض کیا تھا کہ حضرت افغانیؒ سے متعلق حضرت تھانویؒ سے تعلق کی نسبت پر اکتفا کافی نہیں۔ حضرت افغانیؒ کو جہاں تک معلوم ہے اپنے آباء واجداد سے نسبت قادریہ اور حضرت علاؤالدین عراقیؒ سے نسبت نقشبندیہ میں اجازت حاصل تھی۔ اس دوسری نسبت اور اجازت نامے کا ذکر حضرت کے ایک مکتوب میں بھی موجود ہے۔

قصور اپنے سر لینے کی اخلاقی جرأت

(۱) مکاتیب افغانی کے عرض مرتب میں اسے اگر میری تحریر کی معلوم ومعروف تقصیر کی وجہ سے نظر انداز ہوا ہے۔ تو ماشاء اللہ۔ ورنہ اضافہ کر دینا چاہیے تھا۔ میں نے اپنے خط میں اس پر تفصیل لکھی ہے۔ وہ آپ کے پاس ہے میرا خیال تھا یہ اشارہ کافی ہے آپ پسند کریں گے تو وہاں سے خود نقل کر دیں گے۔ لیکن عزیز القدر مولوی محمد زمان صاحب کا اصرار تھا کہ حضرت تھانوی سے نسبت کے ذکر کے بعد خود لکھ دوں۔ اب لکھ تو دیا لیکن ایک تو تفصیل اصل سے بڑھ گئی دوسری بات یہ کہ ناقلین حضرات کو میرے خط پڑھنے اور سمجھنے میں معلومات کی غلطی بھی ہوگی مگر شد آنچہ شد۔ بہر حال میں یہ سمجھنے کا کہ عرض مرتب نے اس اضافہ و بیان نہیں ضروری سمجھا گیا۔ سوا اس کے کہ خط کی بدصورتی کے باعث آپ نے پورا خط پڑھا ہی نہ ہو۔

Marfat.com

لفظِ ''بھی'' کی بحث

(۲) اسی طرح عرض مرتب کے بالکل ابتدائی سطور میں سطر نمبر ۳ میں احقر نے جملہ ''وقیع تحریریں ہیں''میں لفظ بھی بڑھایا تھا۔ وہ غالباً اپنی چھوٹی قد کی وجہ سے متروک رہا۔

میں اپنے ناقص فہم میں اکابرین کی مقبولیت ومحبوبیت کو صرف وقیع مکاتیب اور تحریروں میں مقصور اور محصور سمجھنے یا سمجھانے کے حق میں نہیں ہوں۔ ان اکابرین کی محبوبیت اور مقبولیت کے اسباب مکاتیب اور تحریراتِ مبارکہ کے علاوہ ملفوظات، اشارات، توجیہات، مجالس نیز بروقت تنبیہات اور خاص طور سے معاملات اور معاشرات اور بعض اوقات بغیر تلفظ کے مکالمات اور صحیح مکشوفات بھی ہیں۔ ہاں بعد میں آنے والوں کے لئے ان حضرات کی محبوبیت کا سبب زیادہ تر مکتوبات ہو سکتے ہیں۔ اس لئے یا تو لفظ بھی پر اگر مناسب سمجھیں غور کر ہی لیا جائے۔ اور یا پھر ابتدا میں متاخرین اور بعد میں آنے والے مہجورین کے لئے۔ کا جملہ اگر اچھا معلوم ہو۔ لگادیں۔

کلام سرّی

بغیر تلفظ کلام کا ذکر غالباً انفاس العارفین میں کلام سری کے نام سے کیا گیا ہے۔

مکتوبات حضرت مجدد میں شاید ایک سے زیادہ مقام پر اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ اگر آپ (مکتوب الیہ) کو باوجود استعداد اور استقامت بر اعمالِ موظفہ کی اس مقام تک رسائی حاصل نہیں ہو رہی جو حاصل ہونی چاہیے تھی۔ تو اس کا سبب قلت صحبت ومجالست ہے۔

صحبت کے برکات

صحابہ کرامؓ کو جو درجاتِ عالیہ نصیب ہوئے ہیں۔ تو وہ دولتِ صحبت کے برکات ہیں۔ جس کے نہ ملنے کے باعث اویس قرنی درجہ ثانیہ (تابعین) میں رہ گئے۔ کشف

Marfat.com

وکرامات سے تبعین سنت کی محبوبیت تو عالم آشکارا بات ہے بالخصوص متأخرین میں۔

خدام کی حوصلہ افزائی

ہاں مکاتیب افغانی کی فہرست سے متعلق آپ کے وکیل بے توکیل استاد محترم (مولوی محمد زمان صاحب) نے آپ کی جانب سے کچھ دلائل دینے کی کوشش کی۔ میں نے بات کو مختصر کرتے ہوئے فاتوا بسورۃٍ منھا کا چیلنج دیا۔ یعنی یہ کہ میری فہرست کے تقریباً دو صفحے آپ کے سامنے ہیں۔ ان (حقانی) کی پسندیدہ جدید مختصر فہرست کے دو تین سطریں تم بطور نمونہ پیش کرو تاکہ میں اصلی غرض وغایت تک آسانی سے پہنچ سکوں۔ اس پر انہوں نے کچھ سکوت کیا۔ میں نے ان کو زبان سے تو نہیں کہا مگر دل میں ولن تفعلوا کا خیال ضرور گزرا۔ پوتھے روز آپ کی بنائی ہوئی فہرست پہنچی تو معلوم ہوا آپ نے روٹی کھانے کی نوعیت پر جھگڑنے والوں میں اچھے ثالث کا کردار ادا کیا ہے۔ یعنی یک گوشہ ہو کر ثرید بنا کر پیش کر دیا تو دونوں کی باچھیں کھل گئیں۔ ایک نے کہا یہی تو میں چاہتا تھا۔ دوسرے نے کہا شاباش! تو نے میری ہی بات منوا دی۔ فہرست کیا تھی کـــانـــہ ھو۔ سچی بات یہ ہے ایک بہترین نعتیہ شعر سے اقتباس کرکے کہہ سکتا ہوں ؎ کتبت مبرأ من کل نقص

کانک قد کتبت کما اشاء

(آپ نے فہرستِ مکاتیب افغانی کو ہر نقص وعیب سے صاف کرکے لکھا ہے گویا ایسا ہی لکھا جیسے میں چاہتا تھا) بس اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرماوے۔ مجھے تو بہت ہی خوشی ہوئی۔ ۔ ۔ ت بڑا بوجھ میرے سر سے اٹھالیا گیا ہے۔ فجزاک اللہ تعالی جزاء حسنا۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

Marfat.com

۸ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ

مکاتیبِ افغانی کی تکمیل اور طباعت پر تبریک

برادر محترم جناب مولانا عبدالقیوم حقانی دام بالامانی من شرا لاقاصی والادانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مکاتیب افغانی قدس سرہ اگرچہ اپنی آب وتاب کے باعث دیدہ زیب اور دلفریب ہی ثابت ہوئے۔ مگر اپنے لئے تو اس کا ہر جملہ ہر کلمہ بلکہ ہر حرف باعث صد شرمندگی رہا۔ دل کی آواز یہی رہی کہ یا حسرتی علی مافرطت فی هذه النعمة العظمیٰ (بہت افسوس ہے کہ میں نے اس عظیم نعمت کی قدر نہیں کی۔ اس پر عمل نہیں کیا) حضرت قدس سرہ کی کتنے ہی تلقینات ہیں جن پر عمل نہ ہو سکا۔

دیکھئے مکتوب نمبر ۳۳ اس مکتوب میں حضرتؒ نے مجھے جھڑکا ہے کہ افسوس ہے تم کو تہجد کی توفیق نہیں مل رہی۔ بہر حال حضرت کے فیوضات کی اس تعمیم پر آپ سب مبارکباد کے مستحق ہیں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفر لہ ولوالدیہ

۲۶ جمادی الاول ۱۴۲۵ھ

تقریب کچھ تو بہرِ ملاقات چاہیئے

برادر مکرم ومحترم مولانا عبدالقیوم حقانی دام ودام باحسن الامانی

Marfat.com

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مسلسل رابطوں کے بعد یکدم بریک لگ گئی ونعوذ باللہ من الحور بعد الکور ایک فرمائش کے جواب میں فوٹوسٹیٹ بھیج رہا ہوں۔ جس کا باعث

ع تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیئے کے سوا کچھ بھی نہیں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۶ رجب ۱۴۲۵ھ

برسرِ بالینِ بیماراں گذر

برادرِ گرامی قدر مولانا عبدالقیوم حقانی ادارہ اللہ مع الحق السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مکتوباتِ افغانی قدس سرہ کی طباعت واشاعت تکمیل کو پہنچنے کے بعد آپ سے سلسلہ کتابت کو بریک لگ جانا مجھے محسوس ہو رہا تھا اور اس لئے میں نے آپ کو یاد ہو تو مفتی حقانی سے نام کے مرسلہ مسودات کی نقل آپ کو یہ لکھ کر "بہ سلسلہ تقریب نصف ملاقات" بھیج رہا ہوں، کیونکہ ہر کوئی اپنی مجبوریوں سے مجبور ومعذور رہتا ہے۔

تیمارغریباں

اب آپ کا عیادت نامہ ملا تو خوشی ہوئی کہ بیماری بھی لیکن مخلص احباب کی نصف ملاقات، ملاقات کا ذریعہ اس میں خیر کا پہلو نکلا۔ آپ کو عیادت کا ثواب ملا اور میرے لئے دلی مسرت کا ......

تیمار غریبان سبب شکر جمیل است
شکر نیست کہ ایں قاعدہ در شہر شما ہست

Marfat.com

غریبوں کی غم خواری سے نیک شہرت ہوتی ہے شکر ہے تمہارے شہر میں اس کی عادت ہے

اسلاف نے بچپن سے ہمارے لئے دین و دنیا میں کامیابی کے جو طریقے بیان فرمائے' ان میں عجیب شیرین زبانی سے کام لیا' بچپن کا معصوم ذہن اور پڑھانے اور پڑھنے والوں کا دین سے اور خدائے دین سے قلبی تعلق' پنج گنج کا یہ شعر سوچ کر پڑھا جائے تو دل کی دنیا ہی بدل جاتی ہے

بر سر بالین بیماراں گذر
زانکہ ہست ایں سنتِ خیر البشر (صلی اللہ علیہ وسلم)

(بیمار کے سرہانے جایا کرو کیونکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقہ ہے)

بیمار پرسی نبیؐ کی سنت ہے

دنیا میں بیمار پرسیوں کی عادت تو بڑی حد تک موجود ہے، لیکن دوسرے مصرعہ میں جس پر توجہ دلائی گئی ہے کہ یہ عادت کیوں دنیا میں مسلمان جاری رکھیں، فرمایا یہ اس لئے ''زانکہ'' تعلیلیہ ہے، کہ یہ دوجہاں کے سردار علیہ وعلی آلہ واصحابہ الصلوۃ والسلام کی سنت ہے۔ حدیث پاک میں بھی اس کی تصریح موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ بندے سے شکایت فرماویں گے کہ میں پیاسا تھا، تو نے پانی نہیں پلایا، میں بھوکا تھا تو نے کھانا نہیں دیا، اور میں بیمار تھا تو نے بیمار پرسی نہیں کی۔ بندہ حیرت زدہ ہو کر کہے گا یا اللہ! آپ کا پیاسا ہونا اور بھوکا و بیمار ہونا میں کیسے تسلیم کر سکتا ہوں، جواب ملے گا، میرا بندہ پیاسا تھا تو اسے پانی دے سکتا تھا نہیں دیا تھا، غالباً عام ہی ہوگا کہ پینے کا پانی ہو یا سیرابی کا، میرا بندہ بھوکا تھا تو کھانا دے سکتا تھا نہیں دیا، تو میرے اس بندے کو (بظاہر یہی ہے کہ اس بندے سے جان پہچان تھی یا نہیں تھی، رشتہ دار تھا یا نہیں، پڑوسی تھا یا نہیں، پانی دیدیتا یا اور کھانا دیدیتا تو وہ پانی اور کھانا تیری آج کی بھوک اور پیاس میں تیرے کام آجاتا، یہ تو عام بھوکے اور پیاسے کے متعلق ہوا اور اگر وہ واقف رشتہ دار یا پڑوسی وغیرہ بھی تھا تو نہ دینے میں حسرت میں اضافہ اور دیدینے میں برکت کا چند در چند ہو جانا بھی معلوم ہوتا ہے۔

اور اگر تو میرے بیمار بندے کی بیمار پرسی کر لیتا تو مجھے (میری رحمت کو) وہیں اس کے

Marfat.com

پاس پالیتا۔ والفرق بیّن، (فرق واضح ہے) اس کے باوجود ہم کو یہ گلہ ہے۔
کہ دین پر عمل کرنا اور خداوند کریم کا رحم و کرم حاصل کرنا مشکل ہے۔ بہر حال یہ طول بلا ضرورت ع لذیذ بود حکایت طویل تر گفتم

الحمد للہ (آنکھ کا) آپریشن کرنے میں کوئی تکلیف نہیں پہنچی اور بظاہر کامیاب ہی ہے۔ ہسپتال میں تو صرف چند گھنٹے رہا، دوسرے دن پٹی کھول دی گئی، ڈاکٹر صاحب کو تسلی اور مجھے بھی تسلی ہی جو کچھ نہیں دیکھ سکتا تھا، وہ آسانی سے دیکھ لیا، والحمد للہ علی نعمائه الکاملہ فلیکن بفضلہ و کرمہ کاملاً و دائماً۔ (خدا کرے یہ نعمت ہمیشہ قائم اور دائم رہے) آپ کی طرح بہت سے احباب اور متعارفین و غیر متعارفین نے شہر اور بیرون شہر قریب و بعید نے اس اعزاز سے نوازا۔ و اجر الکل علی اللہ الکریم۔

تبصرۂ کتب میں کیا ہدف ہونا چاہیئے

(۲) آپ نے اس اخلاص نامہ میں مکتوبات افغانی قدس سرہ سے متعلق ماہنامہ حکمت قرآن میں اس پر تبصرہ آپ کو روانہ کر رہا ہوں۔ مگر آپ کو وصول ہوا تو بہت اچھا ہوا ... دوبارہ (دوسرے خط کی صورت میں) آپ سے مختصر سی ہی مگر نصف ملاقات ہو گئی ہے۔

ع میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا

لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ تبصرہ تو یہی ہے جو حکمت قرآن میں چھپا ہے، جس میں حضرت قدس سرہ کے متعلق بقدر ضرورت بہت کچھ کہا گیا ہے۔ اگر ماہنامہ الحسن لاہور کی مدت تک تتبع کیا جائے تو باقی حضرات جنہوں نے تبصرہ کیا ہے۔ انہوں نے تو صرف آپ کی منشا کے لئے نام لکھ کر آپ کے حوالے سے آپ کے الفاظ لکھ دیئے۔ آپ کی غلط فہمی نہیں چاہئے۔ چند ... صدی کی اس پہلی چوتھائی کی اکثریت لیڈر پرستی کی متعفن ہوا سے پٹی ہوئی ہے اور غرب کی غلیظ سیاست میں غیر ملوث دین کی ہمہ جہتی بشمول سیاست خدمت کرنے والوں کی باقیات صالحات کی کچھ قدر کر سکتے ہیں، جو لوگ آج طالبان اسلام کا بوجھ تک نہیں اٹھا سکتے ... حضرت

Marfat.com

افغانی کی کیا قدر جانیں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۳ شعبان ۱۴۲۵ھ

اماں جی مرحومہ ومغفورہ

عزیز القدر مکرم ومحترم مولانا عبدالقیوم حقانی سلمکم اللہ تعالیٰ معنا من شر کل من آذانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! گذشتہ جمعہ بحساب پاکستان ۲۷؍شوال ۱۴۲۵ھ آپ کو خط لکھنا شروع کیا، چند وقفوں میں تھوڑا تھوڑا لکھتا رہا۔ آج چہارشنبہ ۲؍ذی قعدہ ۱۴۲۵ھ ۳ بجے بعد از ظہر لکھنے بیٹھا کہ مسلسل کچھ عرض کر کے فریضۂ جواب سے سبکدوش ہو جاؤں۔ والا تمام من اللہ۔

ذوقِ تدریس :

محترم میں یوں بھی حقیقۃً ناکارہ ہوں اور اب تو موسم کے مطابق دن کی مہلت ویسی بھی ادائے فرائض میں ناکافی ہو رہی ہے، تدریس مشکوٰۃ شریف، جلالین مبارک، ترجمۂ قرآن مجید اور ہدایۃ النحو کے علاوہ نجم المدارس کی مختلف ذمہ داریوں بالخصوص جواب مسائل تصفیۂ منازعات کے علاوہ عمرہ مبارکہ سے متعلق مبارکبادیوں کا سلسلہ کافی طول پکڑ رہا ہے، کل بروز منگل تک تو تہنیتی احباب کی تشریف آوری عصر تک رہی۔

فکرِ آخرت :

کیا عجب یہ .... ع جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محملہا

Marfat.com

یعنی ....

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

اس کے مطابق اس طویل سفر کیلئے ضروری سامان مہیا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائیں۔

بر کریماں کار ہا دشوار نیست ع (آمین) وما ذالک علی اللہ بعزیز

ع نسیم جاگو کمر کو باندھو اٹھاؤ بستر کہ وقت کم ہے

اماں جی مرحومہ ومغفورہؒ :

بہرصورت آپ کی تازہ کتاب "اماں جی مرحومہ ومغفورہ" کے دلدوز عنوان کا اہم مضمون رسالہ کی شکل میں مل گیا۔ برخوردار قاضی حافظ عبدالحلیم سلمہٗ نے شاید مکرر بار یاددہانی کرائی کہ حقانی صاحب نے اسے پڑھنے کی فرمائش کی تھی، اسی طرح مولوی محمد زمان صاحب سلمہٗ نے بھی اشارہ کیا کہ صاحب مضمون کی یہی خواہش معلوم ہوتی ہے۔ ثانیاً بھائی قاضی عبداللطیف صاحب سلمہٗ نے بھی یہی رسالہ دیکر کہا حقانی صاحب نے یہ آپ کیلئے دیا ہے۔ بہرحال تاخیر کے اسباب تو میں نے لکھ دیے ع گر قبول افتد زہے عز و شرف مہربانی

گلستان سے بہار کا اندازہ :

گذارش یہ ہے کہ یہ مضمون جب القاسم میں آنے لگا تھا تو عنوان ہی نے دل پکڑ لیا تھا۔ مختلف اوقات میں مختلف مقامات کے پڑھنے سے مختلف تاثرات "عجب درد و راحت میں دل مبتلا ہے" کی کیفیتیں حاصل ہوتی رہیں۔ البتہ ماموں جان کی خدمت میں طویل تر اور عجیب ترین خط یاد نہیں پڑتا کہ نظر سے گذرا ہو۔ اب ذرا تفصیل سے اسے پڑھا، اگر یہ طالب علمی یا ابتدائی تدریس و تعلیم بعد از تدریس تعلم کے زمانہ کا ہے تو اور بھی اعجب تر ہے۔ اس گلستان کے بہار کا اندازہ لگانا کسی کا کام نہیں۔ (جبکہ یہ خط اوائل طالب علمی کا ہے، احقر نجم المدارس میں طالب علم تھا۔ ن ق ن)

Marfat.com

ہر بیٹے کو ایسی ماں نہیں ملا کرتی :

دو لفظوں میں اس پر اتنا کہنا کافی ہے کہ ہر بیٹے کو ایسی ماں نہیں ملا کرتی، جو بحالتِ یتیمی اولاد سے متعلق باپ کے فرائض ادا کرنے والی بھی ہو، صحیح تعلیم و تربیت کو فطری غیر اختیاری شفقت پر ترجیح دیتی ہو۔ پھر عموماً ایسا بیٹا بھی ہر ماں کو نہیں دیا جاتا، جو اپنی ماں کی ہر قسم کے حکم کی تعمیل کو اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہو اور اپنی جوانی کے جوش میں بھی اماں سے مشورہ لینا پھر اسے قبول کرنے کی توفیق بھی ربِ کریم جل سلطانہ سے اسے مل جاتی ہو۔

دل گواہی دیتا ہے :

کسی بدمعاش کا آپ کو کمرہ میں بند کرنے، کسی خطیب صاحب کا آپ کو غلیظ گالیاں دینے، تقسیم میراث پر کسی معاون کے شہید ہونے پر آپ کا حوالات تک چلے جانے اور ماموں صاحب کا بقول آپ کے دیندار اور دین سے واقف ہونے کے باوجود آپ کے طویل ترین عجیب نیازمندانہ اور عاجزانہ خط سے متاثر نہ ہونے اور اس قسم کے سخت حالات میں ان کا صحیح مشورہ دینا اور پھر آپ کا اس کو تسلیم کر لینا، دونوں مستقل عظیم نعمتیں ہیں۔ خدا کرے تا حینِ حیات والدہ مرحومہ کے یہ ذریں مشورہ اور ان کی عملاً قدر آپ کے ذہن میں باقی رہے، تو دل گواہی دیتا ہے کہ اس سے اماں جی مرحومہ و مغفورہ کی روح کو سکون اور روز افزوں مسرت حاصل ہوتی رہیگی اور ان کے درجات عالیہ بلند سے بلند تر ہوتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دو مسئلے قابل اصلاح ہیں :

ہاں مقدمہ میں ایک دو مسئلے قابل تصحیح نظر آئے، جو صفحہ نمبر ۳ پر لکھ دیے ہیں۔ رسالہ کا پہلا ایڈیشن تو شاید جلد نہ آئے کیونکہ مضمون القاسم میں پہلے بھی آچکا ہے، اگر مناسب سمجھیں تو القاسم ہی کی کسی قریبی اشاعت میں تصحیح کہنا بھی بے معنی نہیں دیدی جائے۔

اور یہ فی الحال صرف دو مسئلے نظر آئے جن کی تصحیح مناسب معلوم ہوئی۔

Marfat.com

جہاد کیلئے والدین کی اجازت کا مسئلہ :

(۱) صفحہ نمبر ۱۸ میں ہے کہ جہاد کیلئے والدین کی اجازت ضروری ہے اس حکم کا عموم قابل غور ہے...... اولاً اس لئے کہ بحالت نفیر عام جب دشمن نے حملہ کیا ہو بغیر اجازت کے جانا نہ صرف جائز بلکہ ضروری بھی ہے۔ شامی جلد سوم باب الجہاد میں اس کی تصریح دیکھی جا سکتی ہے۔

ثانیاً ! غالباً یہ بھی اس وقت ہے جبکہ وہ ضعیف ہوں اور ان کی صحیح خدمت کیلئے کوئی دوسرا موجود نہ ہو۔

ثالثاً ! روایت مذکورہ میں اصلاً ہجرت کا ذکر ہے، جبکہ ہجرت کیلئے شاید والدین کی اجازت ضروری نہ ہو تفصیل اس وقت یاد نہیں ...... ہاں مشکوٰۃ شریف باب الجہاد کی فصلِ ثالث میں غالباً اجازت برائے غزوہ کا ذکر موجود ہے۔

حالتِ نزع میں کلمہ کی تلقین :

(۲) صفحہ نمبر ۲۶ میں ہے کہ بحالت نزع اہلیہ نے ان سے (والدہ مرحومہ سے) کلمہ شریف پڑھنے کو کہا پھر قوسین میں ہے (اگر چہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا) اس کی وضاحت ضروری تھی کہ ایک قولاً ایسی نازک حالت میں کلمہ پڑھنے کا مطالبہ ہے اور ایک ہے عملاً کلمہ پڑھنے کی تلقین کرنا ہے۔ ایسی حالت میں عملی تلقین کا تو حکم ہے، یعنی پاس بیٹھنے والے آہستہ آہستہ آواز سے کلمہ پڑھنے لگ جائیں تاکہ اگر اسے کچھ ہوش ہو تو اسے بھی یاد آ جائے کہ اس وقت یہی کام سب سے زیادہ ضروری اور قابل عمل اور فائدہ پہنچانے والا ہے۔ اس کے برخلاف کلمہ شریف پڑھنے کا مطالبہ کرنے سے ہوش یا بیہوشی میں خدا جانے اس کے منہ سے کیا نکلے اور پھر یگانوں میں باعث صد پریشانی اور بیگانوں میں شماتتِ اعداء کی صورت نہ بن جائے۔ اس کے علاوہ چونکہ اس وقت صحیح حالت کا معلوم ہونا بھی بہت مشکل ہے کہ اب یہ بیہوش ہے، جس کے کلام کا کوئی اعتبار نہیں رہا یا بحالت ہوش غلط بات اس نے کہدی۔ جس کا ذریعہ ہم بن گئے۔

Marfat.com

بہر حال اس سے شریعتِ محمدیہ علی صاحبھا الصلوۃ والتحیۃ کا مجسم رحمت ہونا بھی معلوم ہوا کہ وہ ہم سے زیادہ ہم پر مہربان ہے اور کیوں نہ ہو کہ وہ ارحم الراحمین کی شریعت (طریقہ) ہے اور جو رحمۃ اللعلمین ﷺ کے ذریعہ امت مرحومہ پر نازل فرمادی گئی ہے۔ القاسم کے ناظرین میں نیک دل اردو خوانوں کی تعداد بھی کم نہیں ہوگی، جن کو اس اجمال سے کہ بحالت نزع کلمہ شریف کا مطالبہ نہ کرنا چاہئے، بہت عجیب معلوم ہوگا اور شکوک کا شکار ہو سکتے ہیں۔

اسلامی آدابِ زندگی :

ضخیم کتاب ''اسلامی آدابِ زندگی'' کو جن دو چار مقامات سے دیکھا بہت ہی پسند آئی، اللہ تعالیٰ القاسم اکیڈمی کی اس محنت کو قبول فرماویں۔ مؤلف کو اجر عظیم نصیب ہو۔ ''حلال وحرام کو نہ ملاؤ'' کا حرف حرف قابل صد تحسین ہے۔ احسن اللہ حالنا دعوات صالحہ کا محتاج ہوں۔ مدرسہ کا جدید داخلہ بحمد للہ ہمت افزا ہے، درجہ اولیٰ تا موقوف علیہ سب کتابیں زیر تدریس ہیں، اللہ تعالیٰ نافع گردانیں۔ مسافرین کی تعداد بفضلہٖ زیادہ ہے، ہر استاد کے پاس کتابیں گھنٹوں یعنی ساعاتِ مقررہ سے زیادہ ہیں، فللہ الحمدو الشکر۔ علاقہ کے علاوہ ژوب بلوچستان، قبائلی اور علاقہ لکی مروت اور کرک کے طالب علم بھی شامل ہیں۔ یہ اس لئے لکھا کہ اس سے آپ کو خوشی ہوگی۔ ماشاء اللہ۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۷ ذی قعدہ ۱۴۲۵ھ

سوانح شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

مسلسل آج ۵/ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ تک ۲۷/ذی قعدہ کا خط ڈاک کے سپرد نہیں کر سکا، جس

Marfat.com

کا سبب کسل و ناکارہ گی سے زیادہ عدم فرصت ہی رہا۔ کل آپ کا ہدیہ سنیۂ سوانحِ شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہٗ اس اطلاع کے ساتھ کہ اس وقت مطبع سے اس کے تین نسخے ملے اور سب سے پہلا نسخہ تجھے بھیج رہا ہوں، دل اس اعزاز پر آپ کیلئے وقفِ دعا ہے اور لسانِ قلم اس کے اداء شکر سے قاصر، بس اسی پر اکتفا کرتا ہوں کہ جزاکم اللّٰہ و اعزک اللّٰہ کما اعززتنی۔ (اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر اور اعزاز سے نوازے جیسے آپ نے مجھے اعزاز سے مشرف فرمایا) در حقیقت ایسے اکابر قدس اللہ اسرارھم کی نسبت ہی اپنے لئے وسیلہ نجات ہے ورنہ خانہ خالی ہے۔

اپنی بڑی خوش نصیبی :

یہ اپنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ بعض حضرات کے خیال میں حضرت مدنی قدس سرہٗ سے میرا گہرا تعلق ہے۔ حضرتؒ کا وصال ہوا تو میرے عم زاد بھائی جناب مولانا قاضی امیر گل صاحب مرحوم و مغفور بانی فیض المدارس درابن فاضل دیوبند جو ہر لحاظ سے علم و عمل، تقویٰ اور اخلاص میں مجھ سے بڑے تھے۔ عمر میں بھی بڑے تھے، حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ہی دورہ حدیث پڑھا ہوا تھا، درابن سے صرف اسی غرض سے کلاچی نجم المدارس تشریف لائے، یعنی حضرت کی تعزیت کیلئے اور یہی کہہ کر کہ مجھے یقین تھا کہ حضرتؒ کے وصال کا دکھ آپ کو زیادہ ہوگا۔ جزاہ اللّٰہ تعالی ۔ پھر دوسرے نزدیک اور دور کے حضرات کا بھی یہی خیال ہے کہ یہ ناکارہ حضرتؒ کا شاگرد بھی ہے اور حضرت سے بیعت کی سعادت بھی اس کو حاصل ہے، اللہ تعالیٰ ان حضرات کی یہ ادھوری شہادت اس ناکارہ کیلئے قبول فرمائے تو رحمتِ ارحم الراحمین جل جلالہٗ کی عنایت سے کیا بعید ہے۔

جامِ نو کی سحر کاری :

اگر پہلے یہ علم ہوتا کہ آپ حضرت مدنیؒ کے سوانح پر کام کر رہے ہیں تو بن بلائے مہمان کی طرح خود بھی آپ کے اس مادبۂ خیر میں گھس جاتا تاکہ "من نیز از خریداران او ام" اور ذاکر صالحین پر برسنے والی رحمتوں کے چند قطرے حاصل کر لیتا۔ خلاف توقع حضرت اقدس کی نماز

Marfat.com

اتباعِ سنت کا عشق اور مجاہدانہ کردار کے کچھ واقعات اگرچہ پہلے سے معلوم تھے، مگر جامِ نو کی سحر کاری سے وہ تازہ پھول ہی نظر آنے لگے اور شوق و ذوق سے رات کا بھی ایک حصہ اور صبح کیلئے عادت کے مطابق آرام کا نصف گھنٹہ ان کی خوشبو سونگھنے کا مزہ لیتا رہا۔ والحمد للہ۔ جس سے بطورِ کرامت کے ایک مشکل بھی بڑی آسانی سے حل ہونے کی بڑی اُمید ہوگئی۔ والتفصیل عند التلاقی۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۵ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ

مسائل میں جواز اور عدم جواز کی ایک بحث

محترم حقانی صاحب سلمک اللہ معنا   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے یجوز ولا یجوز کا مضمون آپ کو مل چکا ہوگا۔ خدا کرے آپ نے میرے حسبِ درخواست اس کو پڑھ لیا ہوگا۔ غور سے پڑھ لینے کے لئے مکرر درخواست ہے۔ کئی گھنٹوں کی محنت کے بعد جس کی وجہ اپنی بے نظمی ہے۔ ورنہ منٹوں کا کام تھا۔ معلوم ہوا یہ مضمون تقریباً بیس سال پہلے ایک اہم دینی رسالہ میں شائع ہو چکا تھا۔

جدید فقہی مسائل پر غور کی ضرورت

طالبان یا مجاہدین افغانستان جن مشکلات میں روس جیسے ظالم ترین دشمنِ دین کا مقابلہ کر رہے تھے۔ مضمون کے آخر میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایسے حالات میں ٹی وی سے محاذِ جنگ کے حالات معلوم کرنے کے سوا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں تھا، میں نے مضمون کے آخر

Marfat.com

میں مجالس علمیہ سے درخواست کی تھی کہ اس پر غور فرمانا وقت کی ضرورت ہے۔ مجھے بے حد افسوس ہوا کہ ایک دینی ماہنامہ مجلس علمیہ کے مدیر محترم نے دو حرفوں میں اس پر غور کرنے کو غیر ضروری سمجھتے ہوئے یہ سمجھاتے ہوئے لکھ دیا کہ اس سے اس حرام کام کے شیدائی جائز اور ناجائز دو صورتوں میں اپنا الو سیدھا کرنے کا فائدہ اٹھانے لگیں گے۔

مسائل میں دو، دو صورتیں

حاصل یہ کہ غور کی ضرورت نہیں اور نہ ہی غور کیا گیا۔ حالانکہ دو صورتوں کو بیان کرنے کا جرم تو نیا نہیں۔ رشوت لینے دینے پر جو لعنتیں وارد ہیں سب کو معلوم ہیں لیکن فقہاء کرام نے دو صورتوں کو بیان فرما ہی دیا ہے کہ جلب منفعت کے لئے دینا حرام اور باعث لعنت ہے مگر دفعِ مضرت کے لئے دینے کی گنجائش ہے۔ جاندار کی تصویر کشی مطلقاً حرام ہے لیکن استعمال میں کافی فرق ہے حتیٰ کہ دراہم یا نوٹوں پر تصاویر کا رکھنا اور ان کا لینا دینا اور ان کی حفاظت بوجہ مجبوری جائز ہے۔ بلکہ پاسپورٹ کی ضرورت کے لئے تصویر کھنچوانا [illegible] فرق مراتب جائز ہے۔

میتہ حتیٰ کہ خنزیر کا کھانا نص قطعی سے حرام ہے۔ ان کو عام حالات میں حلال کہنا کفر ہے مگر نص قطعی سے بوقت اضطرار ان کا کھانا نہ صرف جائز بلکہ فرض [illegible] ارتکاب ہوگا۔ کیا یہ دو صورتیں جائز اور ناجائز کا بیان کرنا نہیں [illegible] ہر کوئی جانتا ہے مگر تداوی با لحرام میں تفصیل بھی ہر کسی کو معلوم ہے [illegible] نے کلمہ کفر کہنے پر مجبور کر کے کہا جائے کہ [illegible] قتل [illegible] ہے۔ اس قسم کی جائز اور ناجائز دو دو صورتوں کو بیان کرنے [illegible] لیکن انہوں نے دو حرفوں میں مجاہدین افغانستان کی [illegible]

Marfat.com

گنجائش نکال لی۔ فالاسف کل الاسف ۔تحدید ملکیت کی مختلف صورتیں بھی اس طرح ہضم کر لی گئیں۔یارلوگوں نے تحدید کردی وہ بھی ہضم ہوگئیں اب نسلاً بعد نسلٍ وہ میراث کس کو ملے۔اس پر سوالیہ کا دو ماہ تک جواب نہ ملا۔ پھر ملا تو کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی قسم کا گول سوال پھر بھی ہم خوش ہیں کہ دین کے محافظ ہم ہی ہیں عفا الله عنی ۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفر له ولوالدیه

سال ۲۰۰۴ء

روحِ سعید کی قدردانی' مبشرات کی زبانی

<☆☆☆>

8 رجنوری کی عصر کو قاری حافظ سعید الرحمٰن شریک دورۂ حدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ' اپنے رفیقِ سفر حافظ یحیٰی احمد کلاچوی کی معیت میں جامعہ حقانیہ سے مولانا عبدالقیوم حقانی سے ملنے کے لئے جامعہ ابوہریرہ تشریف لائے۔عصر سے مغرب تک جامعہ کی لائبریری میں مولانا حقانی کے ساتھ نشست رہی۔عشاء کے بعد حافظ محمد طیب کے ساتھ ضیافت میں شریک ہوئے۔رات کا قیام جامعہ ابوہریرہ کے مہمان خانہ میں تھا۔۴ بجے طبیعت ناساز ہوگئی، صبح آٹھ بجے ابوہریرہ ڈسپنسری کے ڈاکٹر عبدالجمیل کے مشورہ سے ابوہریرہ ٹرسٹ کے ایمبولینس میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال پہنچائے گئے۔وہاں تحقیق ومعالجہ کے مرحلہ میں گذرتے ہوئے بارگاہِ قدس میں پہنچ گئے۔ فانّا للّٰه و انّا الیه راجعون ۔مرحوم کے تعارف' مبارک موت' سفرآخرت اور منامی مبشرات پر مشتمل وقیع تحریر بقیة السلف استاذ العلماء حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی دامت برکاتہم نے لکھی ہے۔نذرِ

Marfat.com

قارئین ہے۔ ادارہ القاسم اور خود ادارہ کے خدام بھی استاذ محترم حضرت مولانا محمد زمان صاحب مدظلہ کی طرح تعزیت کے مستحق ہیں۔ (ادارہ)

نجم المدارس کلاچی کا ایک طالب علم حافظ قاری سعید الرحمٰن صاحب مرحوم و مغفور گذشتہ دنوں دل کا دورہ پڑھنے سے اللہ کو پیارا ہو گیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون فانّ للّٰہ ما اخذ و له ما اعطی و کل شئی عنده باجل مسمّی فلنصبر و لنحتسب فانّ المصاب من حرم الثواب......

مختصر تعارف

مرحوم و مغفور نجم المدارس کلاچی کے ایک اعلیٰ اور قدیمی ۳۸ سالہ مدرس مولوی محمد زمان صاحب فاضل دار العلوم حقانیہ اور ۱۳۸۵ھ میں جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے درجہ تخصص فی الحدیث کا سند یافتہ شہید علم حضرت مولانا حبیب اللہ مختار رحمۃ اللہ علیہ کا ہم سبق' کا فرزند ارجمند تھا۔ چودہ سال تک نجم المدارس میں دینی تعلیم پاتا رہا۔ پرائمری پڑھ کر حافظ قرآن بنا، قرأت اور تجوید کی سند لی۔ بعدہ درسِ نظامی کی کتابیں موقوف علیہ تک پڑھیں۔ گذشتہ سال یہیں نجم المدارس میں درجہ مشکوٰۃ شریف پڑھ کر امسال اس نے دورۂ حدیث شریف پڑھنے کے لئے اساتذہ کے مشورہ سے دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں داخلہ لیا اور تقریباً ایک ماہ تک اسباق حدیث پڑھتا رہا۔ ۱۵/ذی قعدہ شب جمعہ وہ محترم مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کے پاس بمعیت رفیق خاص مولوی حافظ یحییٰ احمد صاحب کلاچوی جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ میں ان سے ملاقات کرنے گئے۔ اسی رات ان پر دل کا دورہ پڑا اور صبح یوم الجمعہ انہیں تگنی شہادت کا تمغہ حاصل ہوا۔ سفر ن موت طالب علمی اور پھر طلب علم حدیث کی حالت میں وصال اور یوم جمعہ کی وفات

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

Marfat.com

محبوبیت

مرحوم ومغفور خاموش طبیعت، ذہین وفطین ہونے کے ساتھ ساتھ شریف النفس اور با اخلاق طالب علم تھا اور اس کے ساتھ ساتھ باہمت بھی اسی اثنا میں پرائیویٹ تیاری سے اس نے ایف اے تک سند بھی حاصل کرلی تھی۔ اپنے والد ماجد کے قلیل مشاہرہ کے پیش نظر اس نے دوطرفہ مشغولیت کے باوجود فارغ وقت میں امامت اور شہر میں ایک قرآنی مدرسہ میں دو ایک گھنٹہ بچوں کو قرآنی تعلیم دینے کا محبوب مبارک مشغلہ بھی بنالیا تھا ......

ہمت بلند دار کہ پیش خدا و خلق
باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو

اعلان رضا

چنانچہ مدرسہ کے اساتذہ، طلباء اور اساتذہ کے خاندانوں اور متعلقین کے گھروں تک میں ان کی اچانک جدائی پر اتنا غم واندوہ اس سے پہلے نہیں دیکھا گیا۔ رات گئے شہر سے کافی دور اندھیری رات میں عامۃ المسلمین بچوں اور بوڑھوں تک بڑا ہجوم جنازہ میں شامل رہا۔ راقم الحروف نے جنازہ سے پہلے عام اجتماع میں سر جنازہ جب اس کی پیشانی کو بوسہ دیا تو بہ آواز بلند کہا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابیؓ کو دفن کر کے اعلاناً فرمایا تھا۔ یا اللہ میں اس مسلمان سے آج شام تک راضی رہا، یا اللہ تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ میں نے عرض کیا میں بھی یہ پہلی بار اتباعاً للسنۃ اعلاناً دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ یہ طالب علم جو عرصہ دراز تک نجم المدارس میں رہا میں بحیثیت خادم مدرسہ اور مرحوم ومغفور کے استاد کے اس سے راضی رہا، یا اللہ تو بھی اس سے راضی ہو جا۔

نوٹ: اس بات کی اشاعت ضروری نہیں تھی، لیکن مرحوم ومغفور کے والد اپنے عزیز القدر مولوی محمد زمان صاحب نے یہ خواہش کی کہ مضمون میں اگر یہ بات آجائے تو مجھے خوشی ہوگی، کیونکہ ان کو معلوم ہوا کہ حقانی صاحب کی خواہش پر میں مرحوم ومغفور پر ''القاسم'' کے لئے کچھ لکھ رہا ہوں، پہلے

Marfat.com

سے تو اندازہ نہیں تھا، لیکن موصوف کی اس خواہش سے خیال آیا کہ مرحوم کے سرہانے میری اس دعا سے موصوف کو کچھ سکون حاصل ہوا ہے۔ **فالحمد للہ۔**

آج یکم ذی الحجہ تک جبکہ مرحوم و مغفور کے وصال کو سترہ دن ہو گئے۔ ضلع ٹانک اور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے مختلف مقامات اور شہروں سے علماء کرام و صلحاء عظام تعزیت کے لئے آرہے ہیں۔ یہ تصدیق اور ایک نمونہ ہے۔ باشد بہ پیش خلق اعتبار تو کا [illegible] اب بہ پیش خدا اس باہمت طالب علم کے اعتبار کی گواہی چند مبشرات کی صورت میں پیش خدمت ہے۔

آج کل ایک وفادار شاگرد کا وجود عنقا سے کم نہیں

[illegible] مولوی حافظ یحییٰ احمد سلمہ اپنا دوتا ہے۔ طالب علمی کی اس طویل زندگی میں مرحوم کا ہم درس رہا اور اس سال بھی حقانیہ ہی میں اس کے ساتھ شریک دورۂ حدیث شریف تھا اور مرحوم و مغفور کی لاش کے ساتھ وہ بھی کلاچی آیا، جبکہ مرحوم شہید علم کی تیمارداری علاج و معالجہ فوری طور پر نوشہرہ سے پشاور ہسپتال پہنچانے اور پھر آخری دم تک ان کی دیکھ بھال میں [illegible] عبدالقیوم حقانی مہتمم جامعہ ابوہریرہ مصروف رہے حتیٰ کہ غالباً حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے ساتھ کی طے شدہ پروگرام کو ترک کر کے مرحوم و مغفور کا جنازہ دو ڈھائی سو میل [illegible] تک [illegible] اور یہاں مرحوم کے تمام متعلقین اساتذہ کرام اور رشتہ داروں [illegible] والدین [illegible] کی [illegible] برداشت [illegible] سے بچالیا۔ تعالیٰ اللہ اجرہ [illegible]

حقانی صاحب مرحوم و مغفور کے والد مولوی محمد [illegible] صاحب [illegible] وفادار شاگردوں میں سے ہیں، جن کا وجود آج کل [illegible] [illegible] میں اپنے استاد محترم کو باوجود غربت [illegible] [illegible] حقانی صاحب کے مخلصانہ تعاون سے حاصل [illegible] فالحمد للہ [illegible] [illegible] علیہ۔

Marfat.com

حقانیہ کا دارالحدیث جنت کی کیاری

بہرحال مرحوم ومغفور کو جب رات گئے شہرِ خموشاں میں اللہ کے سپرد کر کے فارغ ہوئے تو بھی حافظ یحییٰ احمد سلمہٗ دو چار گھنٹہ کے بعد خواب دیکھتے ہیں کہ ایک دینی مدرسہ کا دین پڑھنے والا طالب علم اکوڑہ خٹک حقانیہ کے دارالحدیث کی طرف ترمذی شریف بغل میں دبائے ہوئے جلدی جلدی جا رہا ہے، اور اسی شریک دورۂ حدیث شریف میں شریک ساتھی حافظ یحییٰ احمد سے کہہ رہا ہے ،جلدی جلدی آؤ ''دیربابا'' (حقانیہ کے ایک استاذِ حدیث شریف) بیٹھے انتظار کر رہے ہیں، ایسا نہ ہو کہ طلباء کے دیر سے پہنچنے پر ناراض ہو جاویں...... کیا سمجھے کیا دارالحدیث جنت کی کوئی کیاری نہیں' کیا اس کا مطلب اس کے سوا کچھ اور ہو سکتا ہے کہ کلاچی کے گورغریباں کی یہ قبر حدیث پڑھنے والے طالب علم کے لئے روضۃ من ریاض الجنۃ نہیں بن گئی۔ یقیناً اور یقیناً' اللھم کما رزقنا ھذہ النعمۃ العظمیٰ فلا تنزعھا منّا حتّٰی توفانا ۔(آمین)

مشکوٰۃ شریف پڑھنے جا رہا ہوں

۲ ...... دوسری رات اس کا چھوٹا بھائی محمد نعمان خواب دیکھتا ہے کہ شہید بھائی مشکوٰۃ شریف ہاتھ میں لئے ہوئے ،نجم المدارس کی صدر درسگاہ کی جانب جاتے ہوئے کہہ رہا ہے، لالہ استاد (راقم الحروف) کے پاس مشکوٰۃ شریف پڑھنے جا رہا ہوں۔ ساتھیوں' بھائیوں اور اساتذہ کا یہ ذکر خیر ...... ع ...... گنگناتے جاتے ہیں کچھ منہ سے فرمانے کے بعد ...... اس پر بے اختیار یہی کہنے کو دل چاہتا ہے کہ ...... ع ...... ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے' یہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ماضی، حال اور استقبال سب برابر ہیں۔

میں اپنی جگہ جاتا ہوں

۳ ...... غالباً تیسری شب اس کا بڑا بھائی قاری حافظ انیس الرحمٰن صاحب سلمہٗ جو نجم المدارس ہی میں پرائمری حفظ اور قرأت وتجوید سے فارغ ہو کر اب علاقہ ٹانک کے کسی مدرسہ یا درسِ قرآن

Marfat.com

میں درجہ حفظ کا استاد ہے۔ شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہے۔ اس نے خواب دیکھا کہ میں پہلے نوشہرہ جامعہ ابوہریرہؓ گیا۔ وہاں محترم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی رفاقت میں اکوڑہ حقانیہ کے دارالحدیث میں آیا۔ دارالحدیث طلباء علوم دینیہ سے بھرا ہوا ہے۔ ایک استاد محترم جسے میں پہچانتا نہیں کرسی پر رونق افروز ہیں۔ تین افراد ان کے سامنے کھڑے ہیں، ان میں میرا شہید سفرٗ شہید علم اور شہید یوم جمعہ بھائی بخاری شریف کی کوئی حدیث پاک سنا رہے ہیں۔ خواب دیکھنے والا کہتا ہےٗ میں نے بھائی کے ساتھ دو طالب علموں کا نام پوچھا تو ایک کا نام طیب بتایا گیا، کیا عجب یہ محترم حقانی صاحب کا بیٹا (حافظ محمد طیب) ہو، جو ان کے اپنے ہاں مہمان نوازی کرنے کے لئے اکوڑہ گئے ہوئے تھے اور کیا عجب کہ وہ کسی وقت حقانیہ کے دارالحدیث میں حدیث پاک پڑھنے کی سعادت حاصل کرے۔ اللھم فلیکن ھکذا ۔ صاحبِ رؤیا نے یہ بھی کہا کہ اتنے میں تم (راقم الحروف) بھی دارالحدیث حقانیہ میں آ گئےٗ تو حاضرین مصافحہ کے لئے اُٹھے، مجمع منتشر ہو گیا، تو میں نے بھائی شہید سے کہا کہ چلیں! اپنے کمرہ میں، تو انہوں نے فرمایا نہیں میں اپنی جگہ پر جاتا ہوں۔ ان کی اپنی جگہ اور مقام کہاں ہے، کیا عِلّیّون ہے یا حواصل طیور خضر واظن لا ثالث لھما والعلم عند اللہ العلم الخبیر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ طالبانِ علوم دینیہ سے متعلق اس قسم کے مقامات میں اگر کوئی تعجب معلوم ہو تو آنحضرت ﷺ کا سیدنا حضرات ابراہیم بن النبی علی ابیہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق واضح ارشاد یاد کر لیا جائے کہ ان لہ مرضعا فی الجنۃ ۔ اسی سے غالبا بعض بزرگوں نے یہی سمجھا کہ جب کوئی قرآن و حدیث کا طالب علم تکمیل سے پہلے اللہ کو پیارا ہو جاتا ہے، تو اس کی تکمیل فرشتہ کے ذریعہ کرائی جاتی ہے کہ

تو چنیں خواہی خدا خواہد چنیں
مید ہد حق آرزوئے متقین

ہاں پکڑا تو تھا مگر چھوڑ دیا

۴ ...... اتنے پر بس نہیں مرحوم طالب علم کا ایک اور بھائی حافظ خلیل الرحمن سلمہ جو اس وقت بھی بنم

Marfat.com

المدارس میں درجہ جلالین شریف میں زیر تعلیم ہے۔اس نے دوخواب دیکھے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ میرا بھائی مادرزاد سعید اپنے گھر میں میرے ساتھ بیٹھا ہے، میں نے دیکھا تو تعجب سے پوچھا، بھائی تم تو فوت ہوگئے۔ انہوں نے کہا ہاں فرشتے لے گئے تھے، مگر کچھ دیر بعد انہوں نے چھوڑ دیا تھا۔ کیا اس کا مطلب وہ تو نہیں جو اپنے مہربان ترین استاد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی مدرسہ سراج العلوم سرگودھا فاضل مدرسہ امینیہ دہلی پھر اپنے شیخ و مرشد مولانا احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ سراجیہ کندیاں کا اشارہ پا کر دارالعلوم دیوبند میں مکرر سید المحدثین حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری قدس سرہٗ سے دورۂ حدیث پڑھ کر فاضل دارالعلوم دیوبند ٹھہرے، انہیں کا ایک شعر ہے کہ ......

اشارتے چوں رسد ای شفیع خستہ بیا

پرم بروح کنم ثقل تن ازو بیزار

یہ ہاں پکڑا تو تھا، لیکن پھر چھوڑ دیا۔ غالباً حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جن کے متعلق فرمایا گیا کہ ہزاروں فرشتے ان کے جنازہ پر اترے، پھر بھی فرمایا لقد ضم ضمة ثم فرج الله عنه ۔ ہاں پکڑا تھا، مگر پھر چھوڑ دیا' یہ کچھ اس قسم کا حال اپنے بھائی خلیل کو معلوم ہوتا ہے بتلایا دیا۔ واللہ اعلم بحقیقة الحال۔

عمر بھر حرام کی نظر نہیں کی

۵ ...... اس سے بھی عجیب تر دوسرا خواب ہے۔ اسی عزیز خلیل الرحمٰن کا کہتے ہیں بھائی صاحب دوسرے دن پھر گھر ہی میں ملا۔ میں نے پوچھا بھائی اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، کہا بخش دیا۔ میں نے پوچھا کس عمل کی وجہ سے فرمایا ''میں نے عمر بھر حرام نظر نہیں کی''۔ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ زندہ ہیں دین پڑھنے والے ......

ع ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

لیکن علم کے ساتھ عمل کی ضرورت ہے۔ میں نے عمر بھر حرام نظر نہیں کی۔ عمل ہے اور عمل

Marfat.com

میں انتہائی ضروری اور بہت ہی مشکل محنت طلب اور نفس پر شاق معصیت سے بچنا ہے۔ اللھم ارزقنا اللّٰھم ارزقنا۔

ہم تو مزے لینے کے لئے دیکھ رہے ہیں

۶ ...... چھٹا خواب ان کے والد محترم مولوی محمد زمان صاحب کا ہے۔ کہتے ہیں مدرسہ ہذا نجم المدارس میں ایک بورڈ آویزاں ہے اور اس پر چند اُصول حدیث لکھے ہوئے ہیں۔ اس دیکھنے والوں میں رائی کے علاوہ یہ ناکارہ راقم الحروف بھی کھڑا ہے۔ سعید مرحوم اپنے ساتھی حافظ یحییٰ احمد صاحب سے کہہ رہا ہے، ہم تو مزہ لینے کے لئے اسے دیکھ رہے ہیں، تم غور سے سمجھنے کے لئے دیکھو۔ ماشاء اللہ والحمد للہ وہی بات ہے، جو ایک روایت میں نظر سے گذری ہے کہ ایک شخص نے خواب یا واقعہ بین النوم والیقظۃ میں ایک مقبور کو قبر میں تلاوت کرتے ہوئے دیکھا تو تعجب سے پوچھا کیا مرنے کے بعد اور قبر میں بھی تلاوت ہوا کرے گی۔ جواب میں اللہ والے نے فرمایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے از راہِ کرم فرمایا بتاؤ کیا چاہتے ہو، میں نے عرض کیا تلاوت کلام سے محبت ہے، فرمایا اجازت ہے۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا کتنے بار قرآن مجید کا ختم پڑھا، جواباً کئی ہزار بار پڑھ لینا بتلایا، دیکھنے والے نے کہا، اللہ یہ تو آپ نے ہزار درجات حاصل کر لئے ہونگے جواباً کہا، نا بھائی! قرآن پاک کے ایک ایک حرف پر کم از کم دس نیکیاں تو دنیوی زندگی میں ملتے ہیں (جب انسان مکلف ہوتا ہے) یہاں تو ہم صرف لذت اُٹھانے کے لئے پڑھ رہے ہیں (اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کی لذت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے) تم ایک آیت کا اللہ پاک کی رضا کے لئے پڑھ کر ثواب مجھے بخش دو، میں یہ ہزاروں ختمات بلا توقف تمہیں دیدوں گا۔ یہی ہمارے سعیدؒ نے کہا کہ ہم تو مزہ اُٹھانے کے لئے اسے دیکھ رہے ہیں، تم سمجھنے کے لئے اسے غور سے دیکھو، فما اشبہ الیوم بالبارحۃ ......

ہنوز آں ابر رحمت دُر فشاں است
خم وخم خانہ با مہر و نشان است

Marfat.com

ع جلوۂ طور تو موجود ہے موسیٰ ہی نہیں

نور کی روشنی

۷ ...... سعید مرحوم کی والدہ کا خواب ہے کہ ہمارے گھر میں قدرتی نور کی روشنی ہے اور باہر سے مقررین کی تقاریر کی آواز بھی آ رہی ہے کہ اس دوران میرے پیارے سعید کالی سفید لکیر دار پگڑی سر پر باندھے عینک لگائے ہوئے ماموں جان حافظ سراج الدین حقانی کے ہمراہ گھر میں داخل ہوئے تو مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میرے فرزند عزیز دستار فضیلت پہنے پہنچ گئے۔ واضح ہو کہ حافظ مولوی سراج الدین صاحب فاضل حقانیہ اور نجم المدارس میں حفظ اور درسِ نظامی پڑھ کر فارغ ہونے والے تھے، جن کا گذشتہ سال ہی دل کے حملہ سے ظہر کی نماز پڑھا کر مصلی ہی پر وصال ہو گیا تھا، اور جنہوں نے غالباً زندگی کے آخری ایام میں مدرسہ نجم المدارس میں اپنے بیٹے کو حفظ کے لئے داخل کیا۔ ماشاءاللہ ...... ع ایں خانہ تمام آفتاب است، فلہ الحمد والشکر۔

ہرگز نمیرد

۸ ...... والدہ سعید دام ستر ھا کا دوسرا مختصر خواب ہے کہ سعید مرحوم و مغفور گھر آیا۔ میں نے اسے کہا بیٹا تم تو فوت ہو گئے تھے کہا کہ نہیں ...... ع ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

یعنی خدا تعالیٰ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ کے عشق سے۔

ایک سوال :

کیا قرآن و سنت کے ہر طالب علم کی ایسی پذیرائی ہوتی ہو گی؟

جی ہاں ! مبدأ فیّاض کی جانب سے کسی کمی کا وہم نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں بحر محیط سے پانی لے آنے والا اپنا ہی ظرف اور اپنا ہی پیالہ بھر کر لے آ سکتا ہے ....

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

Marfat.com

آج کے دور میں چونکہ مسلم دنیا اس گوھر شب تاب اور اس جوہر نایاب کی جی بھر بے قدری میں مبتلا ہے۔ اعداد و شمار کی کھلی شہادت ہے کہ تعلیم کا پیشہ اختیار کرنے والوں میں بھی ایک فی ہزار کی نسبت سے بھی دینی تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد کم ہے، رہی پوری دنیا کے مشغول ترین مسلم افراد میں علوم دینیہ کے حاصل کرنے والوں کی تعداد تو صفر بھی کم ہے۔ ایسے میں جو بھی اس مبارک شغل کو اختیار کرے، اس کی ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ یقیناً ایسے ہی پذیرائی ہوگی۔ سرور کائنات ﷺ کا ارشاد ہے کہ غافل لوگوں میں ذکر کرنے کا درجہ ایسا ہے جیسا کہ کفار کے مقابلہ میں شکست کھانے والے مجاہدین میں اس فوجی کا جو ایسی حالت میں بھی میدان میں اکیلا رہ کر مقابلہ کرتا رہے ...... یہ بھی معلوم ہے کہ میدان قیامت میں ان لوگوں کے خلاف رحمۃ للعالمین ﷺ کا بارگاہ ارحم الراحمین جل جلالہ میں استغاثہ پیش ہوگا، جنہوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا۔ وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا ...... پڑھنا چھوڑ دینا بھی چھوڑ دینا ہے، پڑھانا چھوڑ دیا تو بھی چھوڑ دینا ہے۔ قرآن حکیم پر عمل نہ کرنا بھی چھوڑ دینا ہے۔ باوجود قدرت و حکومت کے عمل نہ کرانا بھی اس کا چھوڑ دینا ہے۔

آج کے اس دور میں جبکہ عام طور پر امت کی غالب ترین اکثریت نے دینی تعلیم کا پڑھنا پڑھانا، سیکھنا سکھانا اور عمل کرنا کرانا چھوڑ دیا ہے، حتی کہ اب اسے برا سمجھنا اور گناہ سمجھنا بھی چھوڑ دیا ہے۔ ایسے دور میں یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ قرآن نازل کرنے والے خداوند کریم اور اپنے اقوال و افعال و تقریرات سے قرآن کی تشریح اور وضاحت بیان کرنے والے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں ان گدایانِ عشق کی بڑی سے بڑی قدر ہوگی۔ ورنہ سید الکائنات محبوب رب العلمین کا استغاثہ تو ان کے خلاف نہیں ہوگا۔

اور یہ کوئی کم سعادت نہیں۔ ہاں ایک شرط ہے کہ یہ مبارک شغل اللہ کی رضا کے لئے اختیار کیا جائے۔ فھنیئا ثم ھنیئا لھم اللھم اجعلنا منھم و اجعل آخر کلامنا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

Marfat.com

منظوم تاثرات :

حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم صاحب مدرسہ عربی نجم المدارس کے نائب مہتمم وصدر مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے سابق مفتی و اُستاذ اور صاحبِ علم وقلم اور بہترین ادیب وخطیب ہیں ۔حافظ سعید الرحمٰن مرحوم کے استاذ بھی۔ ذیل میں ان کے منظوم تاثرات نذرِ قارئین ہیں۔

سعید نے جو یہ ماجرا دکھایا ہے
ہر ایک دل کو بلا ریب ہاں دُکھایا ہے
کسی کے وہم وگماں میں یہ کوئی بات نہ تھی
ترے خدا نے بہت جلد یوں بلایا ہے
ترے نصیبوں کا چمکا عجب ستارا ہے
مگر جو رہ گئے پیچھے انہیں رُلایا ہے
سفر بھی علم کا تھا اور تھا بھی غربت کا
یہ شان بوذری سے حق نے ہاں ملایا ہے
ترے رفیق سفر کا خدا رہے حافظ
یہ سودا سر میں مرے دیر سے سمایا ہے
جنازہ تیرے میں دیکھا گیا ہجوم بڑا
کچھ ایسی شان سے حق نے تجھے جتایا ہے
مبشرات کی کثرت سے کچھ سکون ملا
خدا کے فضل سے تم نے بڑا کمایا ہے
دعائے صبر و حفاظت سے شاد کام ہوں سب
غرض یہ بندہ صالح تھا جو گنوایا ہے

Marfat.com

محترم برادر مولانا قاضی محمد اکرم صاحب جو مرحوم مغفور کے بڑے مشفق اساتذہ میں سے ہیں اپنے تعزیتی تاثرات میں لکھتے ہیں :

میرے محترم ! پہلے دن کی حاضری کے بعد دوبارہ دعا کے لئے حاضر نہ ہو سکا۔ چونکہ آپ دائمی رعشہ کے بیمار اور اب ضعف و بڑھاپا ہے) دعا کے الفاظ جو دل سے نکلے ہیں ، عزیز مرحوم کی یاد کے سلسلہ میں پیش خدمت ہیں

ہاتف غیبی ندا کرد اے سعید
حور و غلماں جنت رضوان نصیب
ایں سعادت ایں شہادت روزِ سعید
شد میسر مرترا از فضلِ حمید
باپدر اخواں مارا یاد کن
در نعیم جنت خلد بریں
روح تو درصدر جنت شاد باد

ایں دعا از اکرمِ ناشاد باد

(ماہنامہ القاسم مارچ ۲۰۰۴ء)

مکاتیب افغانیؒ پر منامی بشارتیں

شمس الاولیاء حضرت مولانا شمس الحق افغانی کے علمی دینی اور عرفانی مکتوبات مرتب ہو کر پریس میں جا چکی ہیں۔ 200 سے زائد صفحات پر مشتمل یہ عظیم گنجینہ علم و معرفت عنقریب قارئین کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔ مکتوب الیہ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ نے اس کی تکمیل پر خط تحریر فرمایا ہے۔ ہم اپنی مسرتوں اور علمی خوشیوں اور تبریکات میں اپنے قارئین کو شریک

Marfat.com

کر رہے ہیں۔ (القاسم)

قدسیہ کی آخری کثیر التعداد قسط وصول کر لینے پر آپ کا مسرت بھرا اخلاص نامہ پڑھ کر اتنا عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ ذالک ما کنا نبغ۔ (ترجمہ) یہ ایک حقیقت ہے کہ مکاتیب گرامیہ کے بار بار شرفِ مطالعہ پر مجالس سعادت میں حاضری کا شبہ ہونے لگتا تھا۔ ایک بار سے شاید زیادہ ایسا ہوا ہے کہ خواب میں چند اشعار بار بار گنگنا رہا ہوں۔ خیال آتا ہے کہ یہ کب اور کہاں پڑھے یا دیکھے تھے۔ بیدار ہو کر چاہتا ہوں کہ انہیں تلاش کروں۔ آپ کو تعجب ہوگا کہ دماغ پر پورا زور ڈالا گیا مگر کچھ بھی یاد نہ آیا۔ آخر برخورداران سے ذکر کیا کہ اس قسم کے اشعار کس کے ہیں اور کہاں ملیں گے۔ سب نے لاعلمی کا اظہار کیا اور اس سے بھی عجیب تر یہ کہ پھر پہلا شعر تو کچھ غیر مرتب یاد رہا۔ دوسرے کا صرف آخری جملہ آفتابے یافتم اور دو ایک۔

مکاتیبِ افغانی کا مبارک اثر

اب خیال یہ ہے کہ یہ شاید اپنا منامی اختراع ہے جو مکاتیبِ مبارکہ کا غیر اختیاری نیک اور مبارک اثر ہو سکتا ہے اور وہ یہ دو ہیں

از برائے سجدۂ شکر آستانے خواستم
سر زمینم بود در دل آسمانے یافتم
در شب دیجور بودم یک چراغ خواستم
چوں رسید از دست دلبر آفتابے یافتم

یعنی خداوند کریم سے سجدۂ شکر کے لئے ایک آستان مل جانے کی خواہش کی خیال تو یہ تھا کہ زمین پر کوئی ایسا آستان مل جائے، لیکن وہ تو آسمان پر مل گیا۔ تاریک شب میں میں نے خدا سے ایک چراغ مانگا۔ لیکن وہ محبوب نے عطا فرمایا تو معلوم ہوا کہ یہ آفتاب ہے۔ شمس اور آفتاب ایک ہی چیز کے دو ہی نام ہیں۔

Marfat.com

حضرت افغانیؒ کی خدمت میں حاضری

واقعہ یہ تھا کہ قطب زمان حضرت اقدس اعلیٰ حضرت سیدنا حضرت نور المشائخ قدس سرہٗ کے وصال کے بعد جو کہ اپنے مرشد اوّل اور شیخ اعظم تھے اور حضرت مجددعلیہ الرحمۃ کی خانقاہ سرہند شریف میں دست مبارک میں یہ ناپاک ہاتھ رکھا گیا تھا اور یہ غالباً ۴۳ء میں تھا، جبکہ یہ ناکارہ دارالعلوم دیوبند حضرت مدنی قدس سرہٗ کے دور سعادت میں شریک دورہ حدیث شریف تھا اور حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے سرہند شریف حاضر ہو کر حضرت سے بیعت ہوا تھا۔ معاملہ ہرچند خضر، آب حیوان اور نااہل سکندر کا رہا، لیکن خود یہ نفس دستگیری وہ عظیم نعمت ہے کہ جس پر جتنا بھی ناز کیا جائے کم ہے

اگرچہ نیک نیم خاکپائے نیکانم
عجب کہ خشک بماند سفال ریزہ نم

بہرحال اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے وصال کے بعد کافی پریشانی میں رہا اور آخر سیدی حضرت افغانی رحمۃ اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی پریشانی کے متعلق عرض کر ہی دیا۔ حضرت نے فرمایا تجدید بیعت کی ضرورت نہیں، میں خیال رکھوں گا۔ سچ ہے۔ الکریم اذا وعد وفا۔ آپ کے مرتب کردہ مکاتیب قدسیہ حضرت افغانی قدس سرہٗ کی وعدہ وفائی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ و الحمد للہ حمدا کثیرا و سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا۔ اسی پس منظر میں آپ اب اوپر کے دو شعروں کو پڑھیں گے، تو شاید کچھ اندازہ لگا سکیں گے۔ میرا خیال ہے کہ مکاتیب قدسیہ کے سلسلہ میں آپ و یہ ناکس جذبۂ برادر عزیز مولانا محمد زمان صاحب سلمہٗ سے بار بار ان کی تصحیح کی تاکید خود ان ہی مکاتیب یا عظیم القدر عظیم کاتب معظم و مکرم کی روحانی کشش ہے۔ اللھم فلیکن ھکذا۔

زاغ کی چونچ میں انگور نہیں ڈالا

اس تمام مجموعہ میں ایک ہی جگہ ایسی نہیں، جس میں زاغ کی چونچ میں انگور آپ کو نظر آیا

Marfat.com

اور آپ کو اسے اسی طرح برقرار رکھنے میں تردد ہوا، چونکہ حضرتؒ نے انتہائی ضعف اور بیماری میں مرتعش دست مبارک سے انتہائی تفصیل اور انتہائی شفقت سے اسے تحریر فرمایا اور پڑھنے میں واقعی غور پر غور کرنے کی ضرورت تھی۔ اس لئے میں نے اسے اپنے طور پر ضرور کچھ واضح کر کے لکھ دیا۔

چاہتا تو یہی ہوں کہ اسی ترتیب سے ایک جانب اپنا سیاہ نامہ رہے اور اسی کی دوسری جانب حضرت اقدس قدس سرہ کا مختصر ارشاد جس پر میں نے نمبر لگا دئے ہیں، اور نمبر ۳ کی وضاحت چونکہ حضرتؒ نے بھی صفحہ ۲ پر کر دی ہے۔ احقر نے بھی مستقل صفحہ پر حوالہ دے کر لکھدیا۔ خدا کرے اسی ترتیب سے کتاب میں آ جائے۔

انسان عادت سے مجبور ہوتا ہے۔ طولِ کلامی سے آپ کا قیمتی وقت تو زیادہ لے لیا، مگر

ع   این ہم بر علم

جہاں آپ میری دوسری زیادتیوں کو برداشت کر لیتے ہیں، یہاں اس کے لئے بھی معذرت قبول کرلیں۔ ورنہ اپنا حال تو یہ ہے کہ

ع   لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم

(ماہنامہ القاسم جولائی ۲۰۰۴ء)

فکرِ اشاعت و افادۂ امت

عزیز مکرم جناب مولانا عبدالقیوم صاحب سلمک اللہ وعافاک عن کل ماآذاک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!   اخلاص نامہ ملا۔ خدا کا شکر ہے کہ مکاتیب قدسیہ (مکاتیبِ افغانی) کی امانت پر آپ مسرور ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے اسے افادہ وافاضہء عام کا ذریعہ بنادیں اور اس ناکارہ کو تو اسی بہانہ حسنِ خاتمہ کی دولت سے محروم نہ فرمادیں کیونکہ

Marfat.com

شنیدم کہ درروز امید وبیم   بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

(بزرگوں سے سنا ہے کہ خوف اور امید کے دن (روز محشر) میں اللہ نیکوکار لوگوں کے ساتھ
بدکاروں کو بھی معاف کردیں گے) یجوز ولایجوز کا مضمون غلط فہمی سے رہ گیا۔ برخوردا
حافظ عبدالحلیم سلمہ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ الخیر میں چھپ چکا ہے بعد میں غیر مرتب
۱۹۸۶ء کے وہ تین شمارے دیکھ کر کہا نہیں چھپے۔ دراصل بے ترتیبی اور رسائل وغیرہ ک
غیر محفوظیت سے دونوں فیصلے قابل اعتماد نہیں۔

اگر مضمون چھپ بھی گیا اور کسی ایک دینی ماہنامہ میں تو تقریباً بیس سال پہلے
موسوسین میں بیس گنا اضافہ ہی ہوا ہوگا۔ بہرحال ماحضر پیش خدمت ہے۔ خود ہی فیص
کرلیجئے۔ میرے خیال میں مرض متعدی ہے اور مریض بکثرت باقی رسالہ القاسم کے قوا
وضوابط جانیں اور آپ۔ ہاں عدم فرصت کے باوجود مضمون خود غور سے ضرور پڑھ لیجیے۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۰۰۴ء

عیادت، نظر بد، اپنی نظر بھی لگ سکتی ہے

مکرم ومحترم برادرم مولانا حقانی صاحب بسلامت وصحت بودہ باشند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آج ۱۳ ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ کی ڈاک سے سوانح حضرت
الاسلام مولانا حسین المدنی قدس سرہ کے ملنے پر آپ کو تشکر نامہ لکھنے کے جواب میں آ

Marfat.com

خط ملا۔تو آپ کے استاد مولوی محمد زمان صاحب سلمہ نے یہ پریشان کن خبر سنائی کہ آپ بیمار ہیں اور بیماری ایسی کہ فون پر بول سکنے سے بھی معذور ہو رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔بہت ہی صدمہ ہوا، کیا نظر لگ گئی فان العین حق، چشم بددور۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس رحمت سے جلد تر شفائے کاملہ عاجلہ برائے تبلیغ دین عطا فرماویں۔فان هذا دعاء يشمل البشر۔(یہ ایک ایسی دعا ہے کہ پوری نوع انسانی اس سے مستفید ہوگی)

یہ بھی آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ اپنی نظر بھی لگ سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ معاف فرماویں۔کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان ضعیف البیان اللہ تعالیٰ کی کسی نعمت پر دل سے بے اختیار بڑی خوشی اور فرحت محسوس کر لیتا ہے۔تو بے اختیار ہی زبان قال سے نہ سہی بلسان حال (واہ میں) کہہ دیتا ہے۔جس پر اس طرح کی غیبی اصلاح سے اس کا علاج کیا جاتا ہے۔اور یہ بھی اس رحمٰن ورحیم کی شفقت ہی شفقت ہوتی ہے۔

اس کی آغوش غضب میں ہیں ہزاروں رحمت

اس کے ہر لطف میں ہیں سینکڑوں الطاف وکرم

اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عاجلہ سے نوازیں مژدۂ صحت کا انتظار رہے گا۔ والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۳ ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ

جہاد کب فرض عین بن جاتا ہے

برادر مکرم سلمک اللہ معنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

Marfat.com

مضمون متعلق الصیانۃ کی رسید مل گئی شکریہ۔ آپ کا شاید یہ خیال ہے کہ اس سے فرض کفایہ ادا ہوگیا کلا وحاشا شامی میں متناً وشرحاً جہاد سے متعلق تصریح ہے الجھاد فرض کفایہ اذا حصل المقصود بالبعض والا ففرض عین۔ (جہاد اس وقت فرض کفایہ ہے جب بعض لوگوں کے کرنے سے مقصود (دفاع) حاصل ہو جائے بصورت دیگر سب لوگوں پر فرض عین ہے) شرح میں ہے وهذا القيد لا بد منه (کہ یہ قید ضروری ہے) ظاہر ہے کہ صرف اندرون خانہ یہ آواز اداء فرض عن الکل سے کافی نہیں جب تک اس کی اشاعت اس حد تک نہ ہو کہ جس سے عام مسلمان اصل مضمون سے غلطی میں مبتلا ہونے سے محفوظ نہ ہو سکتے ہوں۔

(۲) مذہبی امور کے وفاقی وزیر اوران کے مشیر مملکت کے نام اپیل بھی ارسال خدمت ہے۔

(۳) الہادی کراچی کے جس پرچہ میں سوانح حضرت مدنی قدس سرہ اور امالی تبصرہ آگیا ہے اس میں احقر کی پچھتک بندیوں کی دوسری قسط بھی آگئی ہے۔ کیا عجب کسی وقت کسی اہل دل کی آنکھیں پرنم ہونے سے اپنا کام چل جائے۔

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۷ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

بیک کرشمہ دوکار

مکرم بندہ محترم مولانا حقانی صاحب سلمنا وسلمہ من المصائب والمعائب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! کل ڈاک سے ایک پارسل ملا۔ کھولا تو ۱۰۰ عدد

Marfat.com

کتابیں مکتوباتِ افغانی موجود پائیں۔مختصر رقعہ بزبان قلم کہنے لگا۔" کشکول معرفت دوسری مرتبہ چھپ کر آ گئی ہے قبول فرمایئے گا" آنکھوں کو بار بار کھولا۔ٹائیٹل دونوں کتابوں کا مکرر پڑھا مگر سمع و بصر یا قال وحال کا یہ تضاد بہرحال باقی رہا۔آنکھیں مکتوباتِ افغانی دیکھ رہی ہے اور کان کشکول معرفت کی آواز سن رہے ہیں۔خیال آیا غالباً یہ بیک کرشمہ دوکار کی ایک صورت ہے کہ زبان قلم سے کشکول معرفت کی طبع ثانی بتادی گئی۔اور صورت حال سے مکتوباتِ افغانی کی طباعت دوم کی اطلاع کردی گئی۔بہر صورت شکریہ۔

بظاہر مقبولیت کتابین کی علامت ہے اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے جوکہ حاصل الکلام اور اصل المقاصد والمرام ہونا چاہیئے۔ والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۵ صفر ۱۴۲۶ھ

عجب دلربا ہے جمالِ محمد ﷺ

برادر محترم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب فاز بخیر الامانی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

القاسم اکیڈمی کی تازہ پیشکش پر قلم حیران ہے کہ کیا لکھے۔بغیر اس کے کہ مشاغلِ عالیہ مبارک ہوں۔ہاں! پرانی یادوں میں ایک شعر حافظہ میں خود بخود رقص کرنے لگا۔وہی پیش خدمت ہے۔اور وہ یہ ہے کہ

کہاں ہے جہاں میں مثالِ محمد ﷺ
عجب دلربا ہے جمالِ محمد ﷺ

Marfat.com

مزید برآں کچھ تغیر کے ساتھ سیدنا حضرت حسانؓ شاعرِ نبوت کا یہ تاریخی شعر مبارک بھی

ماانْ مَدَحْتَ محمداً بمقالتک بل ان مَدحت مقالتک بمحمد

(آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وتوصیف اپنے مقالہ میں نہیں کی بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ وتوصیف سے اپنے مقالہ کو خوبصورت اور قابل مدح بنایا) والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ

سلیقۂ تحریر کی قدر کرنی چاہئیے

جناب محترم مولانا حقانی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کی تازہ تصنیف تحفۂ بے بہا ''روئے زیبا'' علیہ وعلی آلہ واصحابہ من الصلوات افضلھاومن التسلیمات اکملھا مل گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی محنت کو قبول فرمائے۔ نام دیکھ کر تو خیال یہی آیا کہ اس میں رأس الانبیاء ورئیسہم کے صرف سر مبارک اور رخ انور علیہ وعلی آلہ واصحابہ وعلیہم صلواۃ اللہ الاکبر کا ذکر خیر ہوگا۔ ورق الٹا اور فہرست پر نظر پڑی تو ماشاء اللہ محبوبِ کبریا علیہ وعلی آلہ واصحابہ افضل الصلوات والتسلیمات من خالق الارض والسموات العلیٰ کی پوری قدوقامت وما یتعلق بھا کے شمائل طیبہ سے متعلق روایات کے لفظ لفظ کی تحقیق سامنے آئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

شغلِ حدیث

مشاہیر دین بالخصوص متاخرین سے متعلق ماہنامہ القاسم کے نمبرات کے ذریعہ ان

Marfat.com

اکابر کا تعارف بھی مستحسن شغل تھا لیکن درسی کتابوں میں احادیث طیبہ کی تحقیقی مواد پر مشتمل کتابوں کے ذریعہ طلباء اسلام کی خدمت زیادہ قابل قدر ہے۔

میں آپ کا یہ تحفہ نجم المدارس کے سال رواں میں شریک اس طالب علم کی نذر کررہا ہوں جو کہ اس دور غفلت میں بھی مشکوٰۃ شریف کے درس کے لئے بالالتزام مرقات شریف اور مظاہر حق کا مطالعہ کر کے شریک ہوتا ہے اور جلالین شریف کے درس میں بیٹھنے کے لئے ہمیشہ جمل اور کمالین کا مطالعہ کر کے آتا ہے اور ترجمہ عنکبوت تا پارہ ۲۹ میں معارف القرآن کا مطالعہ ضروری سمجھتا ہے۔ مولوی طیب اس کا نام ہے اور کرک کا رہنے والا ہے۔

جلالین شریف اور مشکوٰۃ شریف اور اس قسم کی دوسری کتابوں کا وفاقی نصاب وغیرہ کی پابندی نہ کرنا اس کی دلیل ہے کہ وہ دین کی کتابیں دین کے لئے پڑھنے کا شوق کررہا ہے وقلیل ماھم۔ انشاء اللہ دورہ حدیث شریف میں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائے گا۔

سلیقۂ تحریر ایک نعمت ہے

سلیقہ تحریر ایک نعمت ہے اس کی قدر یہی ہے کہ اسے دین ہی کی اشاعت میں اور دین ہی کی نیت سے استعمال کیا جائے۔ فرزندان سیاست اور شیدایانِ مغربی جمہوریت کی خوشامد میں اس کا استعمال اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی بےقدری ہے۔

جب فاسق کی مدح کی جائے

ایسے میں تعجب ہوتا ہے کہ اذا مدح الفاسق اھتز العرش من غضب الرحمن (کہ ایک فاسق وفاجر کی مدح وتعریف سے اللہ تعالیٰ کے غضب کی وجہ سے اس کا عرش کانپ جاتا ہے) جیسے نصوص سے آپ جیسے ذہین کو کیوں ذھول ہو جاتا ہے۔ یہ یقیناً آپ جانتے ہیں کہ فاسق صرف وہ نہیں جو ڈاڑھی منڈائے، فیشن بنوائے اور کوٹ پتلون کو معیار عزت سمجھے۔

Marfat.com

باوقبامیں ملبوس وہ لوگ بھی اسلام کی نظر میں حلاف مہین ہیں۔اور اذا وعد اخلف واذا
دث کذب (اور جب وعدہ کرتا ہےتو اس کی مخالفت کرتا ہےاور جب بات کرتا ہے جھوٹ
تا ہے) بھی مخلص مسلمان کی علامتیں نہیں ہیں۔

یہ غلط نہیں کہ خلطوا عملاً صالحاً و آخر سیئا (نیک و بد ملے جلے اعمال والے)
ے ہم جیسے لوگوں کو عفو کی امید دلائی گئی ہے۔لیکن یہ ضابطہ بھی عقلی ہےاور نقل کے خلاف نہیں
ہ نتیجہ تابع اخس اورارذل کے ہوتا ہے۔

دودھ جیسی نعمت کے بھرے گلاس میں خون کا ایک قطرہ بھی ڈال دیا جائے تو غالب
ان رہے گا بینوا توجروا۔یہ بات ان سے نہیں آپ سے عرض کرر ہا ہوں کہ سلیقہ تحریری
ت کی بے قدری نہ کریں۔واللہ الموفق

والسلام

عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

کشکولِ معرفت

آمد آں یارے کہ ما مے خواستیم

ر محترم مولانا عبدالقیوم صاحب سلمکم اللہ معنا من المعاصی والمصائب

لام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آج کشکولِ معرفت مل گیا۔

ع آمد آں یارے کہ مامیخواستیم

Marfat.com

جہاں پستی وہاں پانی

ابتدا میں اپنی اڑائی ہوئی ٹانگ اور قریبِ آخر بھائی قاضی عبداللطیف صاحب کے
حضرت معرفت آگاہ کا چشم کشا مکتوب' اول آخر پسماندہ بستی کلاچی کا گھیراؤ ماشاءاللہ۔
اپنے لئے اچھا ہی فال ہے۔ ع ہر کجا پستی است آب آں جا رود
(جہاں پستی ہو۔ پانی وہاں جاتا ہے) حسن خاتمہ اور حفاظت عن المعاصی والمصائب
دعا کا علی الدوام محتاج ہوں۔

حق چار یار کا قائدِ اہلسنت نمبر

گذشتہ دنوں ماہانہ حق چار یار کا عظیم وضخیم (قائد اہلسنت مولانا قاضی مظہر حسین) نمبر
حضرت مولانا حسین احمد مدنی ؒ کے وصال پر آپ کے ایک فدائی اور اپنے ایک مخلص
المدارس کے مخلصانہ معاون کا دہرایا ہوا یہ شعر خاص طور پر یاد آیا۔ کہ

ے فرصت ملی تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیے

اور ے آے عشاق گئے وعدہ فردا لیکر
اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رخِ زیبا لیکر

اب ان دونوں اشعار کو عشاق مدنی پر خود ہی چسپاں کریں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۰۰۵ء

Marfat.com

تصوف کی ایک اصطلاح

فناء الفناء اور وراء الوراء، تشریح وتوضیح

برادرِ مکرم ومحترم مولانا عبدالقیوم صاحب سلّمنا و سلّمهٗ عن المعاصی و المصائب

ـلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

ماضی قریب چلّہ بلکہ شاید شہرین متتابعین سے مکرّر سہ کرّر سلام و پیام سے آپ یا

تے رہے ہیں اور ادھر سے ؏ کامل خموشی رہی سب کے جواب میں

اس سے میں محجوب تو ضرور تھا لیکن اس کا باعث طبعی ضعف کے ساتھ مدرسہ کی تعلیمی

ـفیات اور بعض تشویشات بھی تھے، اب سب کے جواب میں معذرت کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ اس

کے بدلے آپ کو ربِّ کریم رحمٰن اور رحیم کی یاد نصیب ہو۔ (آمین ثم آمین)

ـءالوراء کا مصداق

عرض یہ ہے کہ گذشتہ دنوں آپ کا اخلاص نامہ اور اس کے ساتھ جناب قاضی محمد خان

ـب کا اصلاح نامہ بھی ملا۔ میرے محترم حضرت افغانی قدس سرہٗ سے متعلق اس ناکارہ کے جس

پر قاضی صاحب مذکور کو اعتراض ہے وہ غلط نہیں ہے۔ وراء عن کلّ الوراء صوفیہ کے

ـ میں حق تعالیٰ جل جلالہ کی ذات ہے اور وہ مقام ہر شخصیت انسانیہ سے بالاتر ہے۔

ـرت کی تصحیح

میری عبارت جس کی آپ نے نشاندہی کی ہے یہ ہے کہ کہ مکاتیب قد یہ سے

ـنے سے حضرت کا فناء الفناء بلکہ وراء الوراء کے مقام پر فائز ہونے کا تصور جمتا رہا اس میں

Marfat.com

کوئی جملہ یا بعض الفاظ میری سبقت قلمی سے رہ گئے یا کاتب کا تصرف ہے' یہ خدا ہی جانتا ہے' اصل مسودہ محفوظ نہیں کہ اس کو دو سال گذر چکے ہیں۔ بہر حال یہ عبارت موہم خلافِ مقصود ہے۔ اس لئے آپ اس طرح بدل دینا ضروری ہے..... حضرت کا فناء الفناء بلکہ اس سے بھی اونچے مقام پر فائز ہونے کا تصور جمتا رہا۔

جو نسخے مکاتیب کے آپ کے پاس ہوں ان کی تصحیح کرا سکیں تو بہت احسان ہوگا' نہیں اگر طبع دوم ممکن ہو جاوے تو اس میں تو ضرور یہ تصحیح آ جائے بلکہ قاضی صاحب کے شکریہ کے ساتھ۔

امام ربانی کا ارشاد

آپ کے حسبِ فرمائش اس کے متعلق مختصر گذارش یہ ہے کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے مکتوبات دفتر اوّل کے مکتوب نمبر ۲۴۳ میں ایک سالک کو جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے (مکتوب فارسی زبان میں ہے جیسا کہ سب کو معلوم ہے) کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ تلاش کرنے والے کے لئے جو بات ضروری ہے وہ ایک تو اوامر الٰہیہ یعنی شریعتِ اسلامیہ نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان کو بجا لانا ہے۔ دوسری بات منہیات شریعت (شریعت نے قرآن وسنت نے) جن چیزوں سے بچنے کا حکم دیا ہے، ان سے اپنے آپ کو بچانا ہے، جس کے لئے آیت کریمہ ''مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَ مَا نَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا'' الی آخرہ (اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو) کا حوالہ دیا ہے۔ (پ ۲۸ ۔ الحشر ۷) اور تیسری بات یہ ضروری ہے کہ یہ دونوں کام مامورات پر عمل کرنا اور ممنوعات سے بچنا خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوش کرنے کے لئے کرتا رہے، جیسا کہ پ ۲۳ سورت الزمر میں فرمایا گیا ہے: ''اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ'' یعنی اللہ تعالیٰ اس عبادت' اس نیک عمل کو قبول فرماتے ہیں جو صرف اور صرف اس کی رضامندی کے لئے کیا جاوے۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ چیز یعنی اخلاص کو پانا بغیر صفت فنا حاصل کئے مشکل ترین ہے، جس کا دوسرا عنوان یا نام محبت ذاتیہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک سے محبتِ ذاتیہ ہے۔

Marfat.com

چنانچہ ایک دوسرے مکتوب میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ والے انعام اور ایلام دوست (حقیقی جل جلالہ) سے یکساں لذت حاصل کرتے ہیں اور پھر مکتوب مذکورہ ہی میں فرمایا کہ چونکہ طریق صوفیہ محصل فنا و محبت ذاتیہ ہے اس لئے اس کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہوا۔

تلوینات قلب

حاصل یہ کہ شیخ کامل مرید مخلص کے حسب مزاج جس طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر کراتے ہیں صحیح اعتقاد کے ساتھ اس پر پابندی کرنے سے اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اب حالت یہ ہو جاتی ہے کہ ع ہر چہ از دوست می رسد ہمہ نیکو است (جو کچھ بھی دوست سے پہنچے سب ہی بہتر ہے) ایلام و انعام کی طرف توجہ ہی نہیں رہتی تعمیل حکم ہی مقصد اصلی رہ جاتا ہے، جس کے اثر کا ایک نمونہ مکتوب نمبر ۲۵۳ دفتر اول سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ ایک صاحب نے آثارِ ذکر میں سے اپنی حالت حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کو بھجوائی اور لکھا کہ اگر زمین کی طرف نظر کرتا ہوں تو زمین نظر نہیں آتی، اگر اوپر دیکھتا ہوں تو آسمان نظر نہیں آتا، اسی طرح عرش کرسی بہشت و دوزخ کا وجود بھی نظر نہیں آتا، کسی کے پاس جاؤں تو وہ نیست نظر آتا ہے، اپنے آپ کو بھی موجود نہیں پاتا، اللہ تعالیٰ کا وجود بے پایان ہے (گویا جدھر دیکھتا ہوں وہیں تو ہی تو ہے) کی حالت میں ہوں، وہ پوچھتا ہے کہ کیا یہ اہل سلوک کا آخری کمال ہے یا اس سے آگے بھی کمال کا کوئی درجہ ہے۔

حضرت مجددؒ کا جواب یہ ہے کہ یہ حالات تلوینات قلب میں سے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص نے مقامات قلب میں سے اس کے چوتھائی سے زیادہ کچھ بھی حاصل نہیں کیا۔ ابھی مقاماتِ قلب کے تین حصے طے کرنا باقی ہیں۔ روح سر خفی اور اخفی کے درجات اور ان سے آگے بھی دور تک جانا ہے۔ مکتوب نمبر ۲۴۰ میں ایک صاحب اپنے حالات لکھتے ہیں۔ آپ نے جواب میں لکھا کہ جب تک حیرت اور جہالت تک معاملہ نہ پہنچے مقام فنا کا کچھ حصہ بھی نصیب نہیں ہوا۔

Marfat.com

سالک متعدد کیفیات سے دوچار ہوتا ہے

حاصل یہ ہے کہ سالک کو ان حالات سے گذرنے میں متعدد کیفیات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ایک سالک سے مکتوبات شریف ہی میں نقل کیا گیا ہے کہ عرصہ تک میں روح کو ہی خداوند پاک کی مثال سمجھتا رہا۔ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی مثل نہیں ہے؟ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ (نہیں ہے اس کی طرح کا سا کوئی الخ) (شوریٰ:۱۱) نصِ قطعی ہے۔ مَثَل (مثال) کے متعلق آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ .الخ (مثال اس کی روشنی کی جیسے ایک طاق اس میں ہو ایک چراغ) (نور:۳۴) ایک آسان نظیر اس کی یہ ہے کہ دودھ کو علم کی مثال کہا جاتا ہے مثل نہیں، مثلاً کسی نے خواب میں دودھ کا پینا دیکھا تو تعبیر میں کہتے ہیں' ان شاء اللہ تمہیں دین کا علم نصیب ہوگا۔ شہد پینے سے یعنی (خواب میں) کہتے ہیں ان شاء اللہ تمہیں سلوک حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوگی۔

علم طریقت، علم شریعت پر عمل کا نام ہے

حاصل یہ کہ علم شریعت پر عمل کرنے میں لذت حاصل کرنے لگو گے۔ مکتوبات شریف کے مختلف مقامات کا حاصل یہی ہے کہ علم طریقت کوئی علیحدہ چیز نہیں، علمِ شریعت پر عمل کرنا نہ صرف آسان بلکہ اس کے بغیر اطمینان ہی حاصل نہیں ہوگا، جس طرح پیاسے کو پانی پینے سے ہی آرام ملے گا اور بھوکا جب تک روٹی نہ کھالے پریشان رہے گا۔

شریعت طبیعتِ ثانیہ

غالباً حضرت گنگوہیؒ سے حضرت حاجی صاحب قدس سرہ نے دریافت فرمایا' لوگ اپنے حالات کیفیات حاصل ذکر لکھتے ہیں، تم نے کچھ نہیں لکھا۔ جواب میں عرض کیا بندہ کی کوئی حالت ہی قابلِ ذکر نہیں۔ البتہ آپ کی توجہ سے شریعت طبیعتِ ثانیہ بن گئی ہے۔ جس کی تشریح حضرت تھانویؒ نے یہی کہی جو اوپر پانی اور روٹی کے مثال میں عرض کردی ہے۔ اس سے بعض حضرات کی

Marfat.com

زبان سے بے اختیار نکلا...... انا الحق و امثالہ کسی نے کہا ....

در و دیوار چوں آئینہ شد از کثرتِ شوق
ہر کجا می نگرم روئے ترا می بینم

یعنی افراطِ شوق میں جدھر نظر کرتا ہوں تو ہی تو نظر آتا ہے۔

وحدت الوجود اور وحدت الشہود وغیرہ کے کلمات انہیں کیفیات کے نا تمام تعبیریں ہیں۔ حضرت مجددؒ فرماتے ہیں یہ سب راستہ کے متبادل کیفیات ہیں۔ حضرت حق جل شانہٗ کی ذات ان سب کے آگے ہے۔ سعدیؒ کی زبان میں

ای برادر بے نہایت در گہے است   ہر چہ بروی میرسی بروی مایست

ای بھائی! اللہ تعالیٰ کا دربار بہت دور ہے جہاں بھی پہنچ جاؤ اس سے آگے چلو کسی جگہ کو آخری منزل نہ سمجھو وہ ذات وراء الوراء ہے۔

مظاہر قدرت

فتاویٰ امدادیہ کے جلد چہارم باب السلوک میں اور التکشف وغیرہ میں بھی حضرت تھانوی نے اسی فنا وغیرہ کے متعلق تحریر فرمایا کسی صاحب حال کے بعض اشعار کی التکشف میں تعریب کی ہے جس کا ایک شعر یہ بھی ہے، سالک رب کریم جل و علا شانہ سے عرض کر رہا ہے

در بہاراں گُل شدی در چمن گلزار آمدی
بعد ازاں بلبل شدی با نالہ زار آمدی

یعنی تو ہی پھول کی شکل میں ظاہر ہوا چمن اور باغ بھی تو ہے پھر بلبل کی شکل میں آکر رونے والا بھی تو ہی ہے۔

بہرحال محققین اہل سنت کا فیصلہ یہی ہے کہ یہ سب مظاہر قدرت ہیں۔ حق تعالیٰ کی ذات وراء الوراء آگے سے بھی آگے ہے۔

Marfat.com

بصائرِ حکیم الامت کا مضمون کا خلاصہ

احقر کے خیال میں آسان الفاظ میں بصائرِ حکیم الامت" کے ص ۲۳۱، ۲۳۲ کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے : "فنا میں اپنی اور مخلوق کی جانب سے بے التفاتی ہو جاتی ہے، استغراق ہو یا نہ ہو اس کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ سالک کے صفات ذمیمہ مثلاً نخوتِ کبر بخل غضب ریا حرص وطمع وغیرہ کی بجائے تواضع سخاوت، تحمل، قناعت، اخلاص اور توکل وغیرہ پیدا ہو جاویں۔ اس صفاتِ ذمیمہ کے فناء کو فناءِ حسّی کہتے ہیں۔ صفاتِ حمیدہ ہو جانے کو بقا کہتے ہیں۔ دوسری قسم فنا کی یہ ہے کہ غلبۂ شہود ذات وصفات کی وجہ سے سالک اپنے اور مخلوق کے علم اور التفات سے فنا ہو جاتا ہے واقع میں سالک اور مخلوق فنا نہیں ہو جاتے بلکہ علم اور التفات (اپنا یا مخلوق کا) فنا ہو جاتا ہے۔ اس کو فناءِ علمی کہتے ہیں۔ اس فنا کے بعد جو کیفیت سالک کو حاصل ہو جاوے اسے بقا کہتے ہیں، اس کے بعد سالک کو اگر اپنی فنا کا بھی علم نہیں ہوتا تو اس کو فناء درفناء یا فناء الفناء کہتے ہیں۔ اس کے بعد سالک کو فناءِ اتم اور بقائے اکمل حاصل ہو جاتی ہے اور اب سیر الی اللہ کا مقام ختم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد سیر فی اللہ کا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے۔ سیر الی اللہ عبارت ہے انقطاع ماسوی اللہ سے اور سیر فی اللہ عبارت ہے دوام توجہ الی اللہ سے انتہی۔

میں سمجھتا ہوں یہ لسانِ طیور اور زبانِ مرغان ہے اور ہم جیسے متوسط درجہ کے طالب علم ۔

تو نہ دیدی گہے سلیمان را

چہ شناسی زبانِ مرغان را

ترجمہ : تو نے کبھی سلیمانؑ کو نہیں دیکھا تو کیا جانے گا پرندوں کو بولیاں۔

کے مصداق ہیں۔ اب آپ اس مضمون کے کل یا بعض کو اپنے نہاں خانۂ دل میں محفوظ رکھیں۔ یا طبلِ سحر کے ذریعہ نذرِ عام کر کے بقول حضرت حاجی امداد اللہ صاحب شیخ الکل کے ......

ع میں تماشا بن گیا خلقت تماشائی ہوئی ...... بننا پسند کریں۔

Marfat.com

قربِ نوافل اور قربِ فرائض

بہرصورت جہاں تک لفظ فناء الفناء کی اصطلاح کا تعلق ہے اس کا حوالہ بصائر حکیم الامتؒ سے آپ پڑھ چکے ہیں۔ حضرتؒ کے نزدیک یہ سیر الی اللہ کا آخری درجہ ہے، اس کے بعد سیر فی اللہ کا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ نہ تو یہ کوئی نئی اور من گھڑت اصطلاح ہے اور نہ ہی اس کے حدود وراء من کل وراءِ کے قریب ترین ہیں بلکہ اس کے بعد سیر فی اللہ کا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ پھر اسی بصائر کے ص ۲۲۴، ۲۲۵ میں قرب نوافل اور قربِ فرائض کے عنوانات سے ان مقامات کا ذکر فرمایا گیا ہے اور قربِ نوافل سے متعلق مشہور حدیث شریف کی وضاحت اس طرح فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں کثرتِ نوافل سے اس (سالک مؤمن مسلم) کے کان آنکھ اور ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہوں (جس کے نتیجہ میں اس) مقرب بندہ کے کان میری رضا کے خلاف کچھ سن سکتے ہیں اور نہ ہی اس کی آنکھ میرے حکم کے خلاف کوئی چیز دیکھ سکتی ہے اور نہ ہی وہ میرے حکم کے خلاف اپنے ہاتھ اور پاؤں ہلا سکتا ہے۔ آگے لکھا کہ قربِ فرائض کا درجہ تو اس سے بھی بہت اعلیٰ ہے جس کی تصریح اسی حدیث شریف کے ابتدائی حصہ میں موجود ہے۔

بہرحال قاضی محمد خان صاحب کا فناء الفناء کی اصطلاح پر تعجب کرنا اور پھر اس کے ڈانڈوں کو وراء کل وراء کے قریب ترین خیال کرنا احقر کے نزدیک زیادہ قابلِ تعجب ہے۔ بہرحال بات طویل تر ہوگئی۔

فنا کی اصطلاحی تعریف

خلاصہ یہ ہے کہ اہل سلوک کی اصطلاح میں ذکر کے آثار سے جب اخلاقِ رذیلہ جن کی مختصر فہرست بصائر حکیم الامتؒ کے حوالہ سے اوپر لکھ دی گئی ہے جب سالک ان سے ذکر کے برکات کی وجہ سے نجات پاتا ہے تو اسے اصطلاحاً فناء کہتے ہیں اور جب سالک کو اپنی اس فنا کا بھی احساس نہیں رہتا بلکہ صحیح یہ کہ غلبۂ توجہ الی اللہ سے اس کا علم نہیں دیا جاتا تو اسے فناء الفناء کا درجہ کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت افغانیؒ کے اوصاف حمیدہ اور کمالات مجیدہ

احقر کے زعم میں حضرت افغانی قدس سرہٗ کے حالات اعمالِ نشست و برخاست کے بالخصوص تواضع وغیرہ اخلاقِ حمیدہ کا بار بار تجربہ کرنے سے یہی یقین جمتا رہا کہ آپ کو اپنے مقامِ فنا کی طرف بھی التفات نہیں اور یہی فناء الفنا کا مقام ہے۔ جیسا کہ بصائر حکیم الامتؒ کے حوالہ سے لکھ چکا ہوں، اب صرف ایک نمونہ عرض کرتا ہوں:

(۱) آپؒ دارالعلوم دیوبند جیسے مرکزی درسگاہ کے اعلیٰ یعنی اونچے مدرسین میں سے تھے، طحاوی شریف ہم نے آپ سے پڑھی۔ (۲) ڈابھیل میں اعلیٰ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ صدر مہتمم دارالعلوم دیوبند کی جگہ شیخ الحدیث کی حیثیت سے کامیاب مدرس رہے۔ (۳) ریاست قلات میں سالہا سال تک وزیر معارف رہے۔ ریاست کے تمام دیوانی مقدمات کے شرعی فیصلے کرتے رہے اور پوری ریاست کے تمام علاقوں کے شرعی سینکڑوں فیصلوں کے اپیل آپ ہی سن کر آخری فیصلے دیتے رہے۔ اسلامی جہاد کا ایک نمونہ سن لیجئے جب ون یونٹ بنا اور آپ کے شرعی فیصلہ پر غیر شرعی ہائی کورٹ کو اپیل سننے کا حق مل گیا تو فوراً استعفیٰ دیدیا کہ شرعی فیصلہ کی غیر شرعی کورٹ میں اپیل شرعی فیصلہ کی توہین ہے۔ خان قلات نے خود بار بار استدعا کی کہ صرف ایک سال مزید آپ اس عہدہ وزارت پر رہیں تو بہت زیادہ پنشن کے حقدار بن سکتے ہیں۔ آپ نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ ایک منٹ کے لئے بھی شرعی فیصلہ کی توہین ناقابلِ برداشت جرم ہے۔ آپ پورے سال کی بات کر رہے ہیں۔ کیا یہ حقیقی جہاد نہیں جسے کسی زندہ باد کے ایک نعرہ کے بغیر حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن موتی ہی نہیں ' اولئک آبائی ...... الخ۔

ان اتمام اوصافِ حمیدہ اور کمالاتِ مجیدہ کے باوجود گھر میں بیٹھ کر کم از کم سرحد کے معمولی شہر کے دینی مدارس کے سالانہ جلسوں میں تین پیسہ کے دعوتی کارڈ پر منظوری دیکر کلاچی جیسے دیہات اور ممہ خیل علاقہ مروت کی بستی میں تانگہ کے ذریعہ سفر میں خود اس حقیر ترین آپ کے شاگرد کو آپ کی ہمرکابی کا شرف حاصل رہا ہے۔

Marfat.com

ایک جوابی لفافہ کا عریضہ بھیج کر

خانقاہِ موسیٰ زئی شریف کے آخری جانشین حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب مجددی نے احقر سے ایک بار پوچھا کہ آپ حضرت افغانیؒ جیسے اکابرین کو اپنے جلسوں میں کس طرح بلا کر لے آتے ہیں تو میرا یہ جواب سن کر ان کو بیحد تعجب ہوا کہ ایک جوابی لفافہ میں عریضہ بھیج کر۔ انہیں شک ہوا کہ کیا واقعی میں سچ کہہ رہا ہوں، دعوت جوابی لفافہ کے ذریعہ اور کرایہ نہ ہوائی جہاز نہ سپیشل موٹر گاڑی کا اور وہ...... واجبی واللہ علی ما اقول وکیل......

ہاں ایک بات بلکہ نمونہ دوسرا بھی سن لیں۔ ایک عرصہ تک آپ کے ساتھ ایک رفیق سفر ان سے عمر میں زیادہ اور سفید ریش ساتھی دیکھا جاتا رہا۔ ہم تو پوچھنے کی جرأت نہ کر سکے۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحبؒ نے ایک بار پوچھ لیا، یہ رفیق سفر آپ کی خدمت کرنے کو ساتھ رہتا ہے یا آپ ان کی خدمت کرنے کو نواب سمجھتے ہیں حضرتؒ نے ہنس کر فرمایا کہ مدارس کے اجلاس میں اکثر رات کو دیر سے سونے کا موقعہ ملتا ہے۔ یہ صاحب جس وقت بھی سو جائیں تہجد کے لئے وقت پر بیدار ہو جاتے ہیں اور مجھے بھی جگا دیتے ہیں۔

فرمایئے اگر اسے میں یہ نہ کہوں کہ آپ فناء الفناء سے کسی اوپر کے مقام پر فائز تھے تو اور کیا نام دوں۔ یہ یاد رہے کہ بصائر کے حوالہ سے یہ گذر چکا ہے کہ فناء الفناء سیر الی اللہ کا ایک درجہ ہے اور سیر فی اللہ کے درجات اس سے اوپر ہیں۔ (ماہنامہ القاسم ۲۰۰۶ء)

غیر اللہ پر عدم اعتماد کی ترغیب

گرامی قدر مولانا حقانی صاحب سلمکم اللہ معنا من کل ما آذانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! متعدد اخلاص ناموں سے جواب نامہ قرضِ ہوا

Marfat.com

امید ہے معذور سمجھیں گے۔رات گذشتہ بعد نماز عشاء عزیزان بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت پہنچ گئے فلہ الحمد والشکر ۔رات آپ کے ساتھ آرام سے رہے۔اور پُر تکلف مہمانی کے لئے دور کا سفر کرنے پر بھی خوش رہے ماشاء اللہ۔آتے ہی میں نے ان سے حضرت غازی احمد صاحب سلمہ سے ملاقات کی تفصیل پوچھی۔جواب سنا تو بے اختیار یاد آیا

ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

ماشاء اللہ والخیر فیما صنع اللہ ۔ جامعہ ابوھریرہؓ میں طلبہ کی مہربانیوں کا اجمالی قصہ سنا۔ تو بغیر اس کے کیا کہوں کہ ؎ ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

ھدانا اللہ و ایاھم واللہ خیر الحافظین (اللہ تعالیٰ ہمیں اور ان سب کو ہدایت نصیب فرماویں اور وہی بہترین محافظ ہیں) حضرت والد صاحبؒ کو یہ معلوم ہوا کہ ژوب میں ایک دفعہ مجھ کو بلانے والے بعض دوستوں نے کسی بات میں بلا ضرورت میری مخالفت کی تو یہ جملہ تحریر فرمایا کسی اہل اللہ کا ملفوظ ہے۔انما اصابک الاذی علی ایدیھم کیلا تکون ساکناً الیھم یعنی تکلیف اپنوں کے ہاتھ سے اس لئے پہنچائی تا کہ غیر اللہ پر پورا اعتماد نہ کرے

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۸ ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ

ماہنامہ القاسم کا شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی نمبر

برادر مکرم جناب عبدالقیوم صاحب حقانی سلمکم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

Marfat.com

نجم الفتاویٰ جلد سوم کی تقریب رونمائی

نجم الفتاویٰ جلد سوم کی تقریب رونمائی پر تشریف آوری کا شکریہ۔ اس سے قبل بھی متعدد شکریے احقر کے ذمہ ہیں۔ جن کے لئے جزاکم اللہ تعالیٰ کے سوا اس ناکارہ کے پاس رکھا ہی کیا ہے۔

نہ گلم نہ برگِ سبزم نہ درخت سایہ دارم

(نہ تو میں پھول ہوں اور نہ تازہ سبز پتہ اور نہ ہی سایہ دار درخت) لیکن محول علیہ (حق تعالیٰ) نے اگر میری عاجزانہ درخواست (جزاکم اللہ) منظور فرمالی تو پھر اس سے زیادہ آپ کو اور کیا چاہیے۔

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نمبر

حضرت عثمانیؒ سے متعلق ماہنامہ القاسم کا خصوصی شمارہ مل گیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرماوے۔ اکابر کی زندگی ہم جیسے اصاغر کے لئے بہتر سے بہتر رہنما ثابت ہوسکتی ہے۔ اگر ہم اسے نظرِ عبرت سے دیکھیں وفقنا اللہ وایاکم لھا

سرمایۂ افتخار

زمین زمین کے قطعات مختلفہ کے اثرات کا فرق اور اہل نظر کو اس کا نظر آنا اور اپنے اکابرین میں اہل نظر کا ہونا اپنے لئے سرمایۂ افتخار ہے۔ موقع پر ہی یہ شعر یاد آیا۔

بر زمینے کے نشان کف پائے تو بود
سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

(جس زمین پر آپ کے مبارک پاؤں کے نشان پڑے ہیں اربابِ فکر ونظر وہاں سالوں تک سجدہ کرتے رہیں گے)

Marfat.com

مولانا قاسم نانوتویؒ کی نظر

اور قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے زمین کو فلک پر ترجیح دینے کیلئے کتنا صحیح فرمایا ہے کہ

فلک پہ عیسیٰ وادریس ہے تو خیر سہی
زمین پہ جلوہ نما ہے محمدِ مختار ﷺ

بیت اللہ ہی تو زمین ہی کا ایک حصہ ہے۔ اور سرور کائنات ﷺ کا جسم اطہر زمین کے جس حصہ پر آرام فرما ہے۔ اس کی عرش معلیٰ سے افضلیت کی تصریح بھی تو اپنے اکابر کے نزدیک آپ کو معلوم ہی ہوگی۔ پھر ایسے واقعات پر تعجب کیوں؟ ہاں اہل نظر کا فقدان باعث حسرت وارمان ضرور ہے۔

نقد واصلاح

ہاں عادتِ بد کے مطابق اس کا اظہار بھی کر دوں کہ دوقومی نظریہ سے متعلق ماہنامہ القاسم کی خصوصی اشاعت میں حضرت عثمانیؒ کے سخت گیر الفاظ کا نہ ہونا بہتر رہتا۔ سن ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۷ء تک اس وقت کی مسموم سیاسی فضا میں یہ الفاظ ان اکابرین کے خلاف استعمال کیے جاتے رہے۔ جن کے متعلق ماہنامہ القاسم ہی کے خصوصی نمبرات شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ، مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ بھی ہیں۔ اور شمس العلماء حضرت افغانیؒ نے جس پر ''نظام قوم بدو گونہ مے شود پیدا'' اقبال کے ابیات کے خلاف لکھے تھے۔ یہ بھی سوچنا ہے کہ اس وقت ساٹھ سال تک پاکستان میں متحدہ قومیت کے ماتحت پاکستانی حکومت کا نظام چل رہا ہے یا دوقومی نظریہ کے مطابق؟ اور حضرت عثمانی کے بیسیوں سے زیادہ دینی ماہناموں کے مدیر اور حضرتؒ کے شیدائیوں نے کتنی بار اس پر احتجاج کیا ہے؟ مسلم لیگ

Marfat.com

میں باطل پرستوں کی تعداد تھوڑی ہے اور حق پرستوں کی بہت زیادہ یہ بات، غلط نہیں، لیکن ساٹھ سال تک حق پرست کامیاب ہیں یا باطل پرست؟ پھر اس مسلک کو چھیڑنے پر صاحب سوانح کی بزرگی موقوف بھی نہیں تھی۔ بلاوجہ چھیڑا گیا۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

حسین یادوں کی ترتیب

عزیز القدر جناب محترم مولانا حقانی صاحب زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دو چار دن پہلے القاسم کا سیاہ سفید بطن طباعت میں ہی بولتا ہوا ملا اور محترم حبیب الرحمن صاحب کا نجم الفتاویٰ سے متعلق مخلصانہ نظم بھی بڑی فصاحت سے سنائی۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

علامہ عثمانیؒ نمبر پر بھی ان کی منظوم تبریک وتحسین قابل صد آفرین ہے جزاہم اللہ تعالیٰ۔ میں تو اس سے منسلک آپ کے اخلاص نامہ کے جواب کے لئے بال و پر تول ہی رہا تھا کہ آپ کا دوسرا خط علامہ عثمانیؒ نمبر پر میری تلخ، شیریں تحریر کی رسید بھی مل گئی۔ ماشاء اللہ سفید ریش اور ہجوم فرائض میں آپ کی چستی پر چشم بد دور کے سوا کیا کہہ سکتا ہوں۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ بیتی کے نام سے القاسم میں میری شائع تحریروں سے مولانا منظور احمد صاحب کے کسی بات یا تحریر پر لکھی ہے۔ اگر مولانا موصوف سے مراد مرحوم

Marfat.com

ومغفور حضرت چنیوٹی صاحب ہیں تو مجھے ان کا کوئی ملفوظ، مکتوب یاد نہیں کہ میں نے اس پر کچھ لکھا ہو، بہر صورت آپ بیتی جس کا پیارا نام حسین یادیں ہونا چاہیئے۔ اگر آپ کے پاس ہیں اور وہ شائع ہو رہے ہیں تو فھو المقصود۔ میرے اس قسم کے کسی مضمون میں سرگودھا اور جالندھر کے طالب علمی کے بھی کچھ قابل ذکر واقعات اکابرین کے نصیحت آمیز اور عمل آور ملفوظات بھی تھے۔ جن کو محفوظ رکھنا اہل سعادت کے لئے ضروری معلوم ہو رہا تھا۔ لیکن وہ اوراق گم کھاتہ میں چلے گئے ہیں۔ تلاشِ بسیار کے باوجود بھی بہت ہی افسوس ہے کہ ہاتھ نہیں آرہے۔ آپ کے پاس جو کچھ ہیں اور القاسم کے لئے وہ قابل اشاعت بھی ہیں تو مزید شائع فرماویں۔

شاید وہی گم شدہ اوراق کسی طرح آپ کی کشش سے آپ کے پاس پہنچ گئے ہوں اگر مزید خیال میں آتے رہے تو بڑی خوشی سے آپ کی خدمت میں پیش کرتا رہوں گا۔ یعنی آپ کے پاس جو کچھ ہے آخری قسط کے بعد وہ لکھوں گا بشرط زندگی وصحت۔ اور ان کی اشاعت کے لئے آپ کا ممنون بھی رہوں گا۔ دعاؤں کا محتاج ہوں۔ مولوی محمد زمان صاحب اگر خط پہنچنے تک وہاں موجود ہوں تو سلام مسنون اور درخواست دعا پہنچا دیے جاویں۔

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۸ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

صفائی تحریر کا اہتمام

برادرم عزیز القدر محترم حقانی صاحب سلمہ ربہ　　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

Marfat.com

تدبیر کند بندہ تقدیر کند خندہ (انسان اپنی تدبیریں کرتا رہتا ہے جبکہ تقدیر زیرِ لب مسکراتی ہے) کی تازہ مثال ماہنامہ القاسم کا مولانا اسعد مدنی نمبر سے متعلق تحریر ہذا کی ترسیل ہے۔

ماشاء اللہ۔ والخیر فیما صنع اللہ بظاہر توکل کی ڈاک سے بھیجنے کا خیال ہے۔دیدہ باید۔

کوشش کرتا رہا کہ میری تحریر کے نقل کرنے میں آپ کے کاتبین کو تکلیف نہ ہومگر ناکام رہا۔ بین السطور اور حاشیہ لگانے کی ضرورت پڑتی ہی رہی۔ جب مولوی محمد زمان صاحب کو آپ کی دعوت ملی تو کام بظاہر آسان ہوگیا۔ کہ چلو موصوف وہیں ہی تصحیح کرلیں گے۔ لیکن ان کے معاملہ (غالباً بعض خانگی پریشانی مراد ہوگی) سے ہم سب پریشان ہو گئے بلکہ اب تک ہو رہے ہیں۔ ربّ کریم جل شانہ آسان فرماویں۔ بہرحال اب مسودہ روانہ ہے۔ جیسا مناسب سمجھیں۔آپ کو اختیار ہے۔دعواتِ صالحہ میں یاد رکھیں۔

حسن خاتمہ اور تحفظ عن المعاصی والمصائب اپنی پہلی اور آخری ضرورت ہے۔مدرسہ کی آبادی بصورت طلبہ واساتذہ اور خدام صالحین کے مطلوبِ قلوب ہے۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۶ جمادی الاول ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶_۶_۱۳

توضیح طلب ایک علمی مسئلہ

خدمت برادر مکرم سلمکم اللہ   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کشکول معرفت ص۱۰۲ و۱۰۳ کا آخر اور اول پیش نظر ہے۔ بار بار پڑھنے کے باوجود نہ ترجمہ

Marfat.com

اور عبارت میں تطبیق کر سکا۔ اور نہ ہی اصل کا مفہوم سمجھ میں آیا۔ کیا اصل مکتوب یہی تھا یا قطع و برید کا شکار رہوا۔ ہاں اصل مکتوب کا حاصل یہ ہے۔

دریں دو حرف آمد ایں را

اللہ محمد، محمد اللہ

اگر دور کی کوڑی لیکر مطلب یہ کہا جائے کہ قول اللہ، قولِ محمد اور قولِ محمد قول اللہ یا مثلاً امر اللہ یا رضاء اللہ تو پھر ترجمہ ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا تا کہ نافہم ظاہر لفظوں سے غلط فائدہ نہ اٹھائیں اور خوردہ گیر لوگوں کو ناقلین اور شائقین اور کاتبین پر اعتراض کا موقع نہ ملے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی دلچسپ عربی عبارت

یاد پڑتا ہے کہ غالباً حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے عقائد اسلامیہ کا ایک مختصر تر دو ہی صفحے کا ایک عجیب رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ اس کا خطبہ اس قسم کی ایک پہیلی اور ایک بجھارت ہے۔ مگر پوری عبارت کا مطلب بالکل صحیح اور بے غبار ہے اور وہ یہ ہے۔

الله محمد فی جمیع افعاله واقواله

ومحمد الله مصل علیه وآله

(اللہ تعالیٰ لائق حمد وثنا ہیں اپنے سب اقوال وافعال میں اور اللہ تعالیٰ محمد ﷺ اور اس کی آل واولاد پر رحمت کا نزول فرمانے والے ہیں)

واقعی ایک عجیب تر اور دلپذیر بجھارت ہے۔ اور بالکل صحیح اور واضح ولیکن این ذامن ذاک واللہ اعلم۔ خردہ نہیں بلکہ اپنی خوردگی کا ایک اعتراف سمجھ لیجئے۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۹ جمادی الاول ۱۴۲۷ھ

Marfat.com

اکابرین کے اختلافات اور متشابہات اور احتیاط

گرامی قدر محترم حقانی صاحب سلمہ ربہ   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کشکول معرفت سے متعلق میرے خط کی رسید مل گئی ۔ رفع انتظار موجب شکریہ ہے ۔ بہر صورت اکابر کے اس قسم کے متشابہات کی اشاعت میں احتیاط لازم ہے۔ موقع سے بات یاد آ گئی حضرت امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ایک مجلس میں غالباً دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان میں بڑے مزے لیکر اور انتہائی فراخ دلی سے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کے حوالے سے فرمایا۔ کہ ''اکابرین نے اس قسم کی باتیں اگر فرمائی ہیں تو دروازہ بند کر کے فرماتے رہے باہر آواز نکلی'' تو ''ہم علماء پولیس مین ہیں پولیس کی نمک حلالی یہ ہے کہ بارہ بجے کے بعد جو بھی گلی میں مل جائے اسے گرفتار کر کے عدالت میں پیش کر دے چاہے وہ ڈی سی ہو چاہے پولیس مین کا باپ دادا، چاہے عدالت چھوڑ بھی دے ہمیں تو اپنی تنخواہ حلال کرنی ہے اور بس'' میں نے قصداً یہ لکھا کہ حضرت شاہ جی نے بلا تکلف اور مزے لے لے کر متکلم اسلام قاری محمد طیب کا حوالہ دے دے کر فرمایا۔ اور یہ اسلئے کہ آج سیاست کے ہم جیسے مریض معمولی طالب علم بھی ہر پیش افتادہ نکتہ بیان کرتے ہوئے بھی ضمیر اپنی جانب ہی راجع کرتے رہیں گے۔ تا کہ دنیا مان لے کہ ؏ ہم چوں ماڈنگرے نیست

عفاللہ عنا وعن امثالنا . واللہ غفور رحیم ۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۸ جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ

Marfat.com

جب دم آخریں ہو یا اللہ

بخدمت عزیز القدر محترم مولانا عبدالقیوم حقانی سلمہ ربہ وعافاہ عن کل ماآذاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! کل بھائی قاضی عبداللطیف صاحب سلمہ سے عزیزہ سلمہا وحفظہا (مرتب کی پوتی حافظ محمد قاسم کی بیٹی رومیصا کی پیٹھ پر پیدائشی پھوڑا تھا پیدائش کے دوسرے روز آپریشن ہوا۔ سخت ترین اور صبر آزما مرحلہ تھا) سے متعلق آپ کی پریشانی کا علم ہوکر بہت ہی پریشانی ہوئی۔ ماشاء اللہ ۔ بعد میں دوسرے آپریشن کی بظاہر کامیابی معلوم ہوکر کچھ تسلی ہوئی۔ برخوردار حافظ محمد نسیم سلمہ کا آپ سے فون پر رابطہ اور عیادت کا فریضہ ادا کرنے اور براہ راست آپ سے مریضہ کی حالت معلوم کرنے کا علم ہوا۔ تو اسے اس حیقظ پر دعا دی ایسے حالات میں آپ کو صرف یہی بات یاد دلائی جانے کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ ؎

الا لایجارن اخو البلیّة فللرحمن الطاف خفیه

جانبین کو اللہ تعالیٰ ہر قسم کی معاصی اور ہر قسم کے مصائب سے محفوظ رکھے اور

جب دم آخریں ہو یا اللہ ؎
لب پر ہو لاالہ الا اللہ

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیه

۲۷ جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ

Marfat.com

مولانا اسعد مدنی نمبر اور منہ سامنے تعریف

بخدمت برادرم محترم مولانا عبدالقیوم حقانی سلمکم اللہ سبحانہٗ معنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ ! مرحوم و مغفور اسعد مدنیؒ نمبر عزیز القدر مولوی محمد زمان صاحب کے ذریعہ ملا۔ کچھ عرصہ سے طبیعت ناساز ہے۔ پیرانہ سالی، طبعی ناکارگی اور عارضہ سرگردانی کے باعث تفصیلی استفادہ تو غالبًا کچھ تاخیر سے کرسکوں گا۔ بہرحال ہمتِ مردان مددِ خدا آپ کی محنت بحمداللہ کامیاب معلوم ہوتی ہے۔ مبارک ہو۔

مضمون اسعدِ زمان

تعجب ہے کہ جس مضمون کا عنوان سب سے مختصر تر ہے، وہی ''اسعد زمان'' وہی سب مضامین سے طویل تر ہے جبکہ باعثِ نمبر کے ذاتی حالات اس میں سب سے قلیل تر ہیں۔ طولِ کلامی تو عام طور سے ناپسند رہی، مگر نہ معلوم شاید اب ذوق بدل گیا ہے، یا کیا بات ہے کہ طولِ کلامی کے باوجود القاسم نے اسے برحال رکھ کر شائع کردیا ہے۔ شکریہ۔

تاہم ہر بات کا کسی نہ کسی طرح حضرت مرحوم سے دور کا سہی تعلق رہا ہے۔ ماضی میں حضرت جانِ جانان شہید قدس سرہٗ اسی ذوق کے بزرگ گذرے ہیں۔ ان کے ایک منظومہ کا ایک شعر یاد رہ چکا ہے، وہ فرماتے ہیں ....

نام برگ گل مبر مظہر کہ دل خون می شود
ناخن پائے مبارک یادمی آید مرا

(برگِ گل کا نام نہ لو کہ مجھے اس سے محبوب کے پائے مبارک کا ناخن یاد آجاتا ہے' یعنی پھر دل بیقرار ہوجاتا ہے) (شعر میں معمولی ترمیم بھی ہے، مصرع ثانی میں)

Marfat.com

انتباہات مفیدہ کی خلش

مضمون سے متعلق آپ نے اپنے ایک اخلاص نامہ میں حضرت اسعد زمانؒ کے ایک انتباہ پر جس کا تعلق نمازِ عرفات سے تھا، خاص طور سے مسرّت کا اظہار کیا تھا۔ اس سے ذہن میں متعدد انتباہاتِ مفیدہ کی یاد تازہ ہوگئی، جو ناواقف عُمّار عظام اور حجاجِ کرام کی جانب سے احقر کو ہوئے۔ زندگی رہی اور توفیق الٰہی رہی تو کسی وقت القاسم کو ان شاء اللہ بھیجنے کی کوشش کروں گا۔

جناب (حافظ حبیب الرحمٰن) نقشبندی صاحب سلمہٗ (رکن القاسم اکیڈمی) کی جانب سے آپ نے خصوصی سلام اور دعا کی درخواست کی تھی۔ احقر کی جانب سے خصوصی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ پہنچا کر ممنون فرماویں' موصوف جیسے مخلصین کی دعا اور سلام ہی اپنا سرمایہ حیات اور مایۂ نجات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم نعمت سے آخر تک مجھ ناکارہ کو محروم نہ فرماویں۔ آمین۔ البتہ اپنی عادت سے مجبور ہوں کہ جن سے تھوڑا بہت اخلاص کا تعلق ہو جاتا ہے تو انہیں بات بات پر ٹوکتا بھی رہتا ہوں اور .... ع تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال' سعدیؒ کی نصیحت پلّے باندھ رکھی ہے۔ نقشبندی صاحب (رکن القاسم اکیڈمی) گزشتہ شمارہٗ القاسم میں آپ کی بعض حضرات سے متعلق دُر افشانیوں میں غلو فی المدح اور وہ بھی عیانی یعنی منہ پر پڑھ کر اس سلسلہ میں فخرِ اقران حضرت خواجہ محمد عثمان قدس سرہ کا ایک ملفوظ نمبر ۵۴ جو کمالاتِ عثمانیہ میں موجود ہے، پیش کر رہا ہوں، بغیر کسی پس منظر کے القاسم میں آجانا چاہئے

منہ سامنے تعریف کرنا

مدح عیانی یعنی منہ پر تعریف اور اس میں غلوّ کی وبا آج کل بہت عام ہو رہی ہے۔ قطبِ زماں حضرت خواجہ محمد عثمانؒ موسیٰ زئی شریف کا ملفوظ ایسے حضرات کی خدمت میں

Marfat.com

برائے اشاعت پیش خدمت ہے۔ لعلّ اللہ یرزقنا صلاحا۔

مولوی نورالحق صاحب شاہپوری، خلاصہ معروض یہ ہے کہ آپ کا مکتوب شریف اور قصیدہ مدحیہ (جواس خاکسار کی مدح میں لکھا تھا) پہنچا، خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا۔ خوشی اس لئے ہوئی کہ قصیدہ مدحیہ سے آپ کی زیادتی محبت معلوم ہوئی اور رنج اس لئے کہ آپ نے ایک ممنوع اور بے فائدہ امر میں اپنا وقت ضائع کیا، کیونکہ اس شخص کی مدح کرنی جو مدح کا مستحق نہ ہو تو اس قسم کی مدح خود مادح شخص کو نقصان پہنچاتی ہے، جبکہ مدح خلاف واقع ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ ممدوح کو بھی جبکہ وہ قابل مدح نہیں تھا تو اس حالت کے باوجود اپنی مدح پر اترانے اور تکبر و فخر کرنے لگ جاتا ہے تو اس سبب اترانے اور فخر کرنے سے ممدوح کو گناہ نصیب ہوا اور تکبر کی طغیانی میں آکر ہلاک ہو گیا اور مادح ناجائز مدح میں قصور وار ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے منہ پر کسی کی تعریف کی تو قطعت عنق اخیک تو نے اپنے بھائی کی گردن توڑ دی۔ پس آئندہ ہمیشہ حق تعالیٰ اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اپنا وقت صرف کریں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۱۸ رجب ۱۴۲۷ھ

ایک مبارک خواب اور تشجیع کا انداز

محترم بھائی جناب مولانا حقانی صاحب سلمکم اللہ معنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

Marfat.com

الذّالتنبیہات کا فوٹو اور اصل مل گیا ہے جس پر شکریہ۔ جزاکم اللہ۔

آپ نے میرا خط بھی سرِ مضمون شائع کیا، لیکن اس میں مذکور خواب اور اس میں اپنے اکابرین میں سے سرکردہ بزرگوں میں سے کسی کا بھی آپ کو یاد کرنے سے مجھے جو خوشی حاصل ہوئی تھی، اسے آپ نے اپنے خط میں کوئی خاص اہمیت نہیں دی۔ جس سے مجھے بہت تعجب ہوا۔ میرے لئے اس مضمون کا اصل محرک وہ خواب ہی تھا اور جو مبارک تر شب برات میں بوقت سحر ملا اور اس میں آپ کا ذکر خیر ان اکابرین کی زبانِ مبارک سے سنا۔

بہر حال پسند اپنی اپنی نظر اپنی اپنی

مولوی محمد زمان صاحب نے انتہائی سادگی کے ساتھ اپنے فرزند حافظ مولوی خلیل الرحمٰن سلمہ کی شادی کرادی۔ مرحوم فرزند حافظ سعید الرحمٰن مرحوم و مغفور کی بیوہ کے ساتھ، جس کے لئے حافظ خلیل الرحمٰن اور اس کے والدین اور مرحوم کی بیوہ احقر کے نزدیک قابل صد مبارک ہیں الحمدللہ اللہ تبارک وتعالیٰ مبارک ہی گردانے۔ آمین۔

تواضع وعبدیت کی انتہاء

موصوف مولوی صاحب بیمار ہیں۔ اس لئے اصل مضمون کی تصحیح خود احقر راقم نے کر دی ہے۔ اب معلوم نہیں فرمن المطر وقام تحت المیزاب کے مطابق تصحیح بھی مزید تصحیح کی محتاج ثابت ہو۔ میرے خیال میں جیسے ہے ویسے ہی شائع ہو جائے۔ مزید تین چار واقعات کا اضافہ بھی ارسال کیا جا رہا ہے۔ ایک صاحب نے اپنی کسی تحریر میں لڑکی لکھنے کی بجائے لکڑی لکھ دی تھی کسی نے توجہ دلائی تو تصحیح کر دی بس جلدی میں لکڑی کے لفظ پر ایک لکیر کھینچ دی اور کہا لو تصحیح کر دی۔ اس نے دیکھا تو اب لکڑی کی جگہ لڑکی نہیں بلکہ ککڑی بن گئی۔ بہت ممکن ہے اپنی تصحیح اسی قسم کی ہو، لیکن والعذر عند الکرام مقبول ''عادتِ سرنال'' کی

Marfat.com

کہاوت ...... تو مشہور ہی ہے۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفر لہ ولوالدیہ

یکم رمضان ۱۴۲۷ھ

ہم شاد ہیں کہ ہیں تو کسی کی نگاہ میں

عزیز القدر ومحترم مولانا عبدالقیوم حقانی سلمہ ربہ   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

نوشہرہ آپ کے روبہ ترقی دارالعلوم جامعہ ابوہریرہ سے واپسی پر (سفر عمرہ سے واپسی پر) آپ کو مصمم ارادہ کے باوجود کچھ لکھنے سے قاصر رہا، وجوہ متعددہ میں بڑی وجہ تبدیلی مہمانوں مین زیادہ مصروفیت تھی۔ کل ٹانک مریدینِ حج مبارک کے ایک مختصر مگر اہم اجتماع میں حاضری کے باعث جانا ہوا۔ واپسی پر عصر کے بعد کچھ وقفہ ملا' تو آپ کی اہم تصنیف ''کشکولِ معرفت'' نامی کتاب کا تھکان اُتارنے کے لئے مطالعہ کرنے لگا۔ صفحہ ۴۵ کے تحتانی حاشیہ پر آپ نے لکھا ہے کہ

مکتوبِ ملکوم کی نشانی

حضرت قاضی صاحبؒ (مولانا زاہد الحسینیؒ) کی ایک اہم تصنیف بامحمد (صلی اللہ علیہ وسلم) باوقار پر احقر نے جو تبصرہ لکھا ہے اور جو الحق میں شائع ہوا ہے، اسے ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔ اس ناکارہ نے تعمیلِ حکم کرتے ہوئے اسے ملاحظہ فرمانا چاہا، تو صفحہ ۸۸ تک کی ورق گردانی کرتا رہا، عینک لگا کر کوشش سے تبصرہ کو تلاش کیا مگر یہ ذیل دامن محبوب سے بھی بہت دور

Marfat.com

معلوم ہوا کہ ص ۸۸ تک میں اس کی یافت سے محروم رہا، کسی شاعر مرحوم نے مشورہ تو دیا کہ ؎

دامن اس کا تو بھلا دور ہے اے دست جنوں
کیوں پریشاں ہے گریباں تو تیرا دور نہیں

اپنی عقل نارسا سہی لیکن بات اس کی قابل غور تھی کہ اسے چاک کرنے سے بھی مطلوب نہیں ملے گا مقصد تک رسائی کی ایک ہی صورت ہے کہ خالق حاشیہ (حقانی) سے ہی درخواست کی جائے کہ اس مکتوب مکتوم کی نشانی علامت یا نمبر کی نشاندہی مہربانی کر کے بتا دیں جس کے ذیل میں یہ تبصرہ محفوظ اور منہ چھپائے ہوئے مصئون ہے اور اگر وہ اس کشکول سے ہی فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے تو پھر الحق کے اس شمارہ کا مکمل اتہ پتہ بتا دیا جائے جس میں اس کی پیدائش ہوئی ہے تا کہ آپ کی اپیل پر عمل کیا جا سکے۔

بہر حال یہ تو آپ اس کو طول لا طائل تحریر سمجھ گئے ہوں گے کہ مقصد اس خط کا طویل خاموشی کے بعد بات چیت ہی کرنی تھی جو کہ حاصل ہو گیا۔ خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ اور ہماری خیریت و عافیت کے رب کریم سے خواہاں ہوں۔

تدریسی مشاغل

مدرسہ میں نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو گیا ہے۔ جلالین شریف، حسامی، ہدایۃ النحو اور ترجمہ قرآن مجید از سورۂ یونس تا عنکبوت کی تعلیم میرے ذمہ ہے۔ واللہ الموفق ۔ مدرسہ کا صالح طلباء سے آباد رہنے اور ہم جیسے خدام کے صلاح وفلاح کی دعا ہمیشہ اپنا فرض سمجھیں۔

ہاں ہفتہ عشرہ پہلے آپ کے (آبائی گاؤں) چودھوان (ضلع ڈیرہ اسماعیل خان) بھی ایک میلہ (پشتو اصطلاح، جرگہ) جو کسی مقتول کے وارث کے پاس جانا تھا، وہاں گیا آپ کے محترم جناب (الحاج) محمد سعید خان (ایڈووکیٹ) سے پہلی ہی ملاقات تھی، انہوں

Marfat.com

نے بڑی بے تکلفی سے بہت اخلاص ومحبت بلکہ عقیدت کا اظہار کیا اور اس کا سبب آپ اور آپ کا القاسم بتلاتے رہے اور آخر میں آپ کے ہدیہ جتنا ہدیہ بھی پیش کیا، خدا کرے سفارشی میلہ (جرگہ) کا نتیجہ بھی اچھا نکلے۔ والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۳۰ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ

تعجیل انسان کی فطری کمزوری ہے

برادر محترم مولانا عبدالقیوم حقانی بسلامت وکرامت باشند معنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مختصر تر ملاقات مع کثیر البرکات سے خوشی تو ہوئی مگر پیاس نہیں بجھی بالخصوص بوقت وداع ہم تینوں ثلاث الاثاثی برخورداران بوجہ بیماری وناسازی طبیعت اور اس ناکارہ کی غیر موجودگی کچھ نامناسب معلوم ہوئی۔ ساتھ ہی آپ کے خاص استاد مولوی محمد زمان سے بھی غالباً مصافحہ سے زیادہ آپ سے کچھ گفت وشنید کا شاید موقع نہیں ملا۔

عجلت پسندی فطری کمزوری ہے

بہر حال آپ کے طویل سفر کی مشقت تو قابل صد شکر ہے لیکن

ع اے زفرصت بے خبر در ہر چہ باشی زود باش

(یعنی اپنی فرصت سے بے خبر انسان جس کام میں لگے ہو اس میں جلدی کرو)

پر آپ کا عمل کرنا ایک گونہ عجلت پسندی معلوم ہورہی ہے۔ جس پر یہ لطیفہ یاد آیا کہ کوئی صاحب سفر پر تھے ان کے شہر کا کوئی آدمی وہاں جارہا تھا۔ تو گھر والوں نے اسے ایک بند

Marfat.com

لفافہ دیا کہ یہ ہمارے آدمی کو دے دینا۔ اس کو دیا گیا تو اس نے کہا اس پر میرا پتہ اور نام تو نہیں لکھا ہوا۔ پہنچانے والے نے کہا جلدی میں دیا۔ تب بات ایک حد تک ٹھیک تھی کہ پتہ لکھنے کا موقع نہیں ملا۔ لفافہ اندر سے کھولا۔ تو اندر سے کاغذ بھی سفید نکلا۔ کہا بھائی اس پر بھی تو کوئی تحریر نہیں ہے۔ جواب وہی ملا کہ بس جلدی میں دیا۔ بہر حال خلق الانسان من عجل میں انسان کو تعجیل کرنے کی ترغیب نہیں دی گئی بلکہ اس کی فطری کمزوری کا ذکر کیا گیا۔ والامر الیکم و فیہ مافیہ۔ ہاں آپ کے مطلوبہ مضمون ''برگ سبز'' کی پہلی قسط مولوی محمد زمان صاحب کی ہمت (تلاش و نقل) سے روانہ ہے۔ دوسری بھی اس سے انشاء اللہ کم نہیں۔ عجب مضمون ہے۔ ماشاء اللہ۔ خدام الدین نے بڑی پذیرائی کی ایک مضمون صرف پانچ صفحات کا بھیج رہا ہوں۔ جو کہ اپنے خیال میں بہت اہم ہے۔ خدا کرے کہ آپ بھی اسے پسند کریں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۷ محرم ۱۴۲۸ھ

مسلسل رابطہ موجبِ فرحت و مسرت ہے

مکرمی دام بالسّلامۃ والعافیۃ معنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مسلسل رابطہ موجبِ فرحت و مسرت ہے۔ والامر کل بیدہ جل جلالہ۔ اللھم اختم بالسعادۃ آجالنا وبالخیر حالنا ما کنا

مرسلہ قسط (مکاتیب الکریم نمبر کی) از ص ۸۵ تا ۱۰۸ واپس بھیجی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان

Marfat.com

موفقات کے خیر سے ہم اور آپ کو متمتع فرماویں۔اور شر سے محفوظ رکھیں آمین۔
مولوی محمد زمان صاحب کے گھر میں کچھ تکلیف تھی۔ ڈیرہ گئے ہوئے ہیں۔خود بھی راقم الحروف کچھ متفکر اور پریشان سا ہے۔ والکل من عندانفسنا یغفر اللہ لنا ولکم وھوارحم الراحمین۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۸صفر المظفر ۱۴۲۸ھ ۲۰۰۷-۲-۲۵

حضرت مولانا خیر محمدؒ جالندھری کی مرقد سے خوشبو

مولانا محمد حنیف جالندھری کے نام سبق آموز مکتوب

بخدمت گرامی قدر مخدوم زادہ ام حضرت مولانا محمد حنیف صاحب

مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان دامت معالیہ و بورکت ایامہ و لیالیہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! روزنامہ اسلام راولپنڈی شمارہ ۷صفر المظفر ۱۴۲۷ھ ۲۰۰۶،۳،۸ میں یہ روح افزا خبر پڑھ کر جسم تو نہیں روح رقص کرنے لگی کہ آپ کے جد امجد اور اپنے مشفق ترین استاذِ معظم خیر العلماء العاملین فی زمانہ و خیر الاساتذۃ الصالحین فی اوانہ کے مرقدِ اطہر اور قبرِ مطہر سے آپ کے ۳۶ سال وصال کے بعد ایک ایسی معطر خوشبو نکلی اور بمرورِ ایام نکل رہی ہے، جس سے پورا ماحول گویا انی لاجد ریح یوسف کا قصہ پارینہ یاد دلایا ہے .... ؂

Marfat.com

بادِ صبا جو آج بہت مشک بار ہے
شاید ہوا کے رخ پر کھلی زلف یار ہے

حضرتؒ کی علمی، روحانی اور ایمانی خوشبو تو عرصہ دراز سے اولاً فیض محمدی ثانیاً خیر المدارس ریلوے روڈ جالندھر اور ثالثاً خیر المدارس بیرون شہر جالندھر اب رابعاً خیر المدارس ملتان کی صورت میں چل رہی ہے، مگر ہم جیسے مزکومینِ معاصی مستفیدین اسے محسوس نہ کر سکے۔ اب قادر مطلق جل شانہ وعز برہانہ نے شاید ظاہر بینوں پر عالمِ برزخ کے ثواب و عقاب کے مسئلہ کو بطورِ اتمام حجت محسوس بھی کرا دیا، فلله الحمد و الله يهدى من يشآء الى صراط مستقيم ۔ میرے محترم بہ الفاظ دیگر کیا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اکابرین دیو بند کے ذریعہ ارحم الراحمین جل و علا شانہ نے رحمۃ للعٰلمین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین علیه و علی آله و اصحابه اجمعین افضل صلوات المصلّین و اکمل تسلیمات المسلّمین کے اس ارشاد کہ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ" اِلَى الْجَنَّةِ فَيَاْتِيُهَا مِنْ رِيْحِهَا الخ کی مزید تصدیق کا ابناء عصر و فضلاء دھر کے لئے ایک تازہ دروازہ کھول دیا۔ ماشاء الله والحمد لله فهنيئًا لكم ابناء الاكابر ۔ آپ کی خوش بختی کا کیا کہنا کہ ایک طرف تو ایسا جدامجد ملا، دوسری جانب اشرف العلماء حضرت مولانا محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ جیسا والد ملا جس نے بهيئة معلومہ و معہودہ حرم پاک اور غار حراء میں جذبات ایمانیہ کے ساتھ کافی وقت گذارا اور حرم بیت اللہ کے دروازہ پر اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ صرف ایک ہی لفظ کی ترمیم سے حضرت الاستاد مولانا مفتی محمد شفیع صاحب بانی و مہتمم مدرسہ سراج العلوم سرگودھا کے شعر کے مطابق ۔

اشارتے چوں رسید کای شریف خستہ بیا
پرم بروح کنم ثقل تن از و بیزار

Marfat.com

ترجمہ:- آپ کی جانب سے کچھ بھی اشارہ ہو جائے تو میری روح جسم کو چھوڑ کر آپ کے پاس پہنچ جاوےگی۔ اور جنت المعلیٰ میں ابدی نیند سو گئے۔ فرحمه الله رحمة واسعة

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا ہر مدعی کے واسطے دار و رسن نہیں

اسباب ظاہریہ کے لحاظ سے اس کا ظاہری سبب واللہ اعلم آپ کی انتہائی سادگی، خاموشی اور للّٰہی تواضع کے ساتھ اپنے والد ماجد کی ہر حالت میں مکمل اطاعت اور فرمان برداری کی برکت سے خیر المدارس جیسے بہت بڑے اور عظیم ادارہ دینیہ کو حضرت مرحوم کے بعد نہ صرف سنبھالنا بلکہ عظیم سے عظیم تر درجہ پر پہنچانا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بلکہ خیر المدارس کے تمام روحانی اولاد کو اس عظیم نعمت کی بیقدری سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

آمين لا ارضى بواحدةٍ حتى اضمَّ اليها الف آمينا۔

ترجمہ:- میں ایک آمین پر راضی نہیں تا آنکہ اس کے ساتھ ہزار بار آمین ملا دوں۔

خود تو حضرت مرحوم سے ادنیٰ سے ادنیٰ نسبت پر اتنا ہی تصور لے کر حاضر ہو کر عرض کر سکتا ہوں کہ

نازم بچشم خود کہ جمال تو دیدہ است
افتم بپائے خود کہ بکویت رسیدہ است
ہر دم ہزار بوسہ زنم دست خویش را
کو دامنت گرفتہ بسویم کشیدہ است

ترجمہ:- مجھے اپنی آنکھوں پر ناز ہے کہ انہوں نے آپ کا جمال دیکھا ہے۔ اپنے پاؤں کو چومتا رہوں گا کہ آپ کے کوچہ میں پھرتے رہے۔ ہزاروں بار اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیتا رہونگا کیونکہ انہوں نے آپ کے دامن کو پکڑ رکھنے کا موقعہ پایا۔

مقام شکر ہے کہ برائے نام ہی سہی آج خیر المدارس سے تشنگان علوم حدیث کے جم غفیر میں نجم المدارس کی جانب سے حامل رقعہ حافظ قاری خلیل الرحمٰن کا پوی [illegible]

Marfat.com

مولوی قاری حافظ محمد طیب کوہاٹی بھی شریک ہیں۔ فللہ الحمد والشکر ....

نسبت سے ہے دل آشنا کیا میٹھا ہے اس کا مزا

اس ربط سے میرے خدا ہرگز نہ دل آزاد ہو

تضییع اوقات کے لئے معذرت خواہ۔ ناگوار نہ ہو تو قبرستانِ اولیاء کے سدرہ نشینوں جن میں دو اپنے مخدوم ہیں حضرت مرحوم اور دوسرے حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ اور باقی مخدومزادے ان سب کو میرا اسلام بھی پہنچا دیں۔

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

(ماہنامہ القاسم)

نہتوں کی تلوار

جامعہ حفصہ اور دینی مدارس کے خدام کی خدمت میں

محترم المقام مولانا حقانی صاحب سلمکم اللہ معنا من المعاصی والمصائب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مسلسل رابطہ یقیناً باعث مسرت ہے لیکن جواب کے فریضہ میں اپنی کوتاہی باعث ندامت بھی ہے۔ ماشاء اللہ ولیست باوّل قارورۃ کسرت (یہ پہلی شیشی نہیں جو میرے ہاتھوں سے گر کر ٹوٹی) یعنی اس طرح کئی غلطیاں کر چکا ہوں، جب ان پر گرفت نہیں ہوئی تو امید ہے آئندہ بھی آپ اسی وسعت سے کام لیتے رہیں گے۔

سیف اللہ خالد اور حیدر کرار کی تلوار

القاسم بابت صفر ۱۴۲۸ھ مل گیا۔ اداریہ کا عنوان ''فرعون وابرہہ کے جانشینوں کے

Marfat.com

نام' سبحان اللہ! سیف اللہ خالدؓ اور حیدر کرارؓ کی تلوار ہے۔ افسوس ہے کہ سننے والے مٹی کے نہیں پتھر کی دیوار ہیں جن کے سر کی آنکھیں تو ہیں دیکھ رہے ہیں کہ مسجد خانۂ خدا ہے اور حفصہ بی بیؓ کے نام سے منسوب دینی مدرسہ میں قال اللہ اور قال الرسول ﷺ پڑھنے والی مستورات ہیں مگر ولکن تعمی القلوب جب دل کی آنکھیں نہ ہوں۔

بے قسمت پر اثر نہ کرے پند نبی سرور ﷺ کی

تعجب ہے کہ الخیر ملتان جیسے قابل اعتماد ماہنامہ کو کس ظالم نے یہ غلط خبر پہنچادی کہ تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ مسجد امیر حمزہ کی تعمیر کے متعلق حکومت نے مطالبہ تسلیم کرتے ہوئے دیگر مساجد کو دیے جانے والے تمام نوٹس منسوخ کر دیے۔

دینی مدارس کا جرأتمندانہ کردار

جبکہ مختلف اخبارات کی اطلاع کے مطابق معاملہ اب تک جوں کا توں ہے اسلام آباد کی سرزمین قابل صد مبارک ہے جس کے مکین مرد وزن اب تک اس غم میں آنسو بہا رہے ہیں کہ خانۂ خدائے پاک اور قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کی ایمان افزا صداؤں سے گونجنی والی بعض درسگاہیں اب تک ظالموں کی زد میں ہیں اور پورے ملک ... حال من مبارز (ہے کوئی ان کو روکنے والا) کی اپیلیں ہو رہی ہیں اور خاموشی ... نے ... اور بزبانِ حال وہی پرانا شعر سنا رہے ہیں کہ

منع کرتا ہے مجھے یار کے گھر جانے کو ناصحا آگ لگا اس تیرے سمجھانے کو

اللہ تعالیٰ ان محافظینِ خانۂ خدا اور ہمدردان دینی مدارس کی حفاظت فرماویں انہیں مزید استقامت عطا فرماویں۔ غلط اور ظالم حکام کو ہدایت پیدا کرے۔ ہدایت ان کی قسمت میں نہ ہو تو ایسے مار آستینوں سے ملک کو پاک فرماوے۔ آمین

Marfat.com

ایک تلوار کی نشاندہی

اپنے جیسے ضعیف بوڑھوں نہتوں اور دورافتادہ کو اس موقعہ پر ایک تلوار کی نشاندہی بھی مناسب سمجھتا ہوں کیا عجب کسی کی آہ سحر گاہی کام کر جائے۔

فوائد عثمانیہ فارسی میں ہے اس کا اردو ترجمہ مواہب رحمانیہ کے نام سے حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب قدس سرہ کے جانشین حضرت سلمهم الله تعالیٰ خانقاہ (موسیٰ زئی شریف کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان) نے شائع فرمایا ہے تاکہ فائدہ عام ہو جزاهم الله تعالى۔ اس کے صفحہ نمبر ۲۲۷ میں تہی دستوں کے اس اسلحہ کا ذکر ان الفاظ میں تحریر فرمایا گیا ہے۔ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا ختم حصول مقاصد اور حل مہمات دینی و دنیوی میں مجرب ہے۔ اول آخر درود شریف ایک سو بار پڑھے درمیان میں پانصد بار حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (بغیر زیادتی کے (یعنی قصداً) پڑھے اور ہمیشہ مقصد براری تک پڑھے۔ اس کا ثواب حضرت غوث الثقلینؓ کو بخشے اور ان کے توسل سے بارگاہ ربّ العزت میں دعا مانگے ان شاء اللہ مطالب حاصل ہوگا۔

محافظین مساجد و مدارس دینیہ کی کامیابی سے کسی مسلمان کا زیادہ اہم کونسا مقصد ہو سکتا ہے۔ پھر یہ بھی غلط نہیں کہ یقین کامل اور عمل پیہم سے زنجیریں کٹ ہی جاتی ہیں۔ واللّٰہ الموفق وهو المستعان۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریمؔ غفرلہ ولوالدیہ

۲۴ صفر ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷-۳-۱۶

Marfat.com

ارشد العلماء کی دعوت پر اٹک کے لئے سفر

گرامی قدر مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب بسلامت جان وایمان باشند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مقدمہ برگ سبز ملنے پر آپ کی خدمت میں اپنا خط بھجوا چکا ہوں اب اب شب شنبہ ۳ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ رات کے دس بجے ۔ مکاتیب کے مسودہ ص ۱۴۴ تا ۱۸۳ کے پڑھنے سے فارغ ہوا۔

بارش کی وجہ سے نماز گھر میں اور بحمد اللہ عزیزم حافظ محمد وسیم سلمہ کے ساتھ جماعت سے پڑھی۔ اس وقت مشکوۃ شریف کے درس کا وقت آنے سے فارغ رہا تو مسودہ پڑھنے کا موقع مل گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اخلاص کامیاب اور قبول فرمائے۔ ویسے واقعہ یہ ہے کہ یہی خطوط ہیں بعض مقامات کو تو اب خود بھی سمجھنے میں دقت محسوس ہو رہی ہے۔ تو ناظرین اور قارئین نہ معلوم کیا اثر لیں۔

ہاں کل مارچ کی ۲۰ ہو رہی ہے۔ مگر آپ کا مشورہ (حاضری کا) اور حضرت ارشد صاحب مدظلہ کے حکم (اجتماع میں حاضری) کی تعمیل کا اس وقت تک تو بالکل قابل نہیں ہوں۔ حضرت کی یاد فرمائی تو باعث صد تشکر ہے اور عدم تعمیل سے بہت بہت شرمندگی بھی۔ لیکن مجبوری ہے معذرت قبول کرائیں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم عفرلہ ولوالدیہ

۳۰ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ ـ ۲۰۰ـ۳ـ۲۰

Marfat.com

''برگِ سبز'' کا پیش لفظ

برادر مکرم محترم حقانی صاحب بخیر و عافیت باشند   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

پرسوں کی ڈاک ملی تو دور سے خاکی روپ کے لفافہ نے آواز دی کہ اس کے اندر گلہائے رنگارنگ ملیں گے کیونکہ بزرگوں کا ارشاد یہی ہے کہ

در بہاراں کے شود سرسبز سنگ
خاک شوتا گل بروید رنگ برنگ

لفافہ کھولا تو مقدمہ (برگِ سبز) نام کا ایک گلدستہ ہنستا ہوا ملا۔ (جسے اس خط کے بعد شریک اشاعت کر لیا ہے) اس وقت سرگردانی تو بہت تھی یوں بھی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ سر چکرا رہا تھا۔ پھر بارہ بجے دوپہر کے قریب دو تین اسباق پڑھا کر اٹھا تو چلنا بھی دشوار ہو رہا تھا۔ لیکن مقدمہ فوجداری قسم کا معلوم ہوا جس نے ضمانت کا نام لینے کی بھی اجازت نہیں دی نہ کھانے پینے کی اور نہ لیٹنے کی پس اول سے لیکر آٹھ (۸) نو (۹) صفحات کے یہ منازل چڑھتے اور اترتے طے کیے۔ پڑھ کر سوچنے لگا کہ یہ عالمانہ عارفانہ، فقیہانہ اور صوفیانہ، جاذبانہ اور مجذوبانہ، شاعرانہ اور محققانہ مضمون جسے جامع الاثمار شجرۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء کا نام دینا چاہیے اسے دیکھ کر اور پڑھ کر کون عقلمند ایسا ہوگا جو اس شجرہ طیبہ تؤتی اکلھا کل حین کا مالک بن جانے کے بعد بھی کسی ایک برگ چاہے سبز بھی ہو اس کے دیکھنے یا پڑھنے کا شوق کرے گا۔

بہر حال مقدمہ مقدمہ ہی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرماویں آمین۔ ہاں ''برگ سبز'' کو جس طرح آپ نے پڑھ کر پسند کیا۔ سچ یہ ہے کہ اس وقت کا صحیح تاثر تو یاد نہیں لیکن اب جو

Marfat.com

آپ کی فرمائش پر اسے پڑھا تو اسی طرح کی کچھ خوشی ہوئی جس طرح کی دلی مسرت کا آپ نے لکھا ہے ماشاء اللہ والحمدللہ علی ھذ التوفیق

برخوردار حافظ عبدالحلیم سلمہ کبھی کبھی اپنی صحت سے متعلق پریشان ہو جاتا ہے جس سے سب کی پریشانی ظاہر ہے اس لئے خصوصی دعا کی درخواست کروں گا۔ سب متعلقین کو سلام مسنون۔ برخوردار حافظ محمد نسیم سلمہ کی آنکھ کی تکلیف اگرچہ بحمدہ روبصحت ہے لیکن نجم الفتاویٰ جلد چہارم کا منصوبہ خدا کرے معرض التواء میں نہ پڑ جائے۔ حسبِ ہدایت ''برگِ سبز کے آغاز کے اشعار کا ترجمہ بھیج رہا ہوں۔

والسلام

ناکارہ عبدالکریم غفر لہ ولوالدیہ

۲۸ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷-۳-۱۸

نقلِ پیش لفظ

احقر (حقانی) نے حضرت کی کتاب ''برگِ سبز'' کا پیش لفظ لکھا جسے حضرت نے پسند فرمایا۔ ذیل حضرت کی پسند کی وہی تحریر نذرِ قارئین ہے۔

الحمدلحضرۃ الجلالۃ والصلواۃ والسلام علی خاتم الرسالۃ

شیخ جامیؒ فرماتے ہیں۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

Marfat.com

حقیقت بھی یہی ہے کہ انسانی سیرت پر کردار و گفتار (بصورت تحریر و تقریر) دونوں اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ بات تیر بن کر دل میں کھب جاتی ہے جو دل کی گہرائیوں سے نکلی ہو۔ گفتگو اگر حکمت سے لبریز، مٹھاس سے معمور، دلِ دردمند کی ترجمان اور حسن بیان سے بھرپور ہو تو ایک ایک حرف اچھا اثر چھوڑتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی کردار سازی میں جہاں آنحضرتؐ کے جمالِ ایمان افروز کا اثر تھا وہاں آپ کے بیانِ فیض ترجمان کی تاثیر کا بھی خاصا حصہ تھا۔ چھوٹی چھوٹی مگر حکمت و موعظت سے لبریز باتیں، تاثیر، کشش اور کیف میں رچے جملے، اور معارف و حقائق کے خزینے دامن میں لیے ہوئے مختصر اقوال بلاشبہ صحابہ کرامؓ کی سیرتوں پر بے پناہ اثرات مرتب کرتے تھے۔ ان سے جہاں ایمان تازہ ہوتا وہاں عرفان کو بھی غذا ملتی، ایک طرف اگر عقل کی گتھیاں سلجھ رہی ہوتیں، تو دوسری جانب ذوق و وجدان کی پرورش بھی ہوتی رہتی، گفتار کی شیرینی اور بیان کی حلاوت حلقوں میں اترتی محسوس ہوتی اور دل کی دنیا جذب و شوق سے معمور ہو جاتی۔

------------------- 0 -------------------

جب ہم صوفیائے کرام کی محافل و مجالس کے بارے میں کچھ پڑھتے اور ان کے ملفوظات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی محفل اور مجلس ایسا چمنستان نظر آتی ہے۔ جس میں ہر گل اپنا رنگ اور اپنی مہک رکھتا ہے۔ جس کا رنگ آنکھوں کو سرور بخشتا اور خوشبو مشامِ جان کو معطر رکھتی ہے، جب بزرگوں کی محفلیں روج پر پہنچتیں تو دلکش مثالوں اور حکایتوں کے ساتھ ساتھ زندگی کے عمیق ترین حقائق چٹکیوں میں حل ہوتے جاتے۔ محفل پر کبھی جذب و جنون طاری ہوتا کبھی عقل و خرد کی جلوہ آرائی، کبھی ایمان و عرفان کی اور کبھی جنت کی شادابیوں کا ذکر اور کبھی جہنم کی وادیوں کا تذکرہ، محفل میں رحمت و شفقت حق کا ذکر آتا تو چہرے تمتما اٹھتے، عذاب و عتاب کی بات چلتی تو آنسوؤں کی جھڑیاں لگ جاتیں، احترام انسانیت کا موضوع چھڑتا تو

Marfat.com

موتی لٹتے۔تعلیم آدمیت کا مسئلہ آتا تو دریا بہتے، خدا کی عدل پر لب کشائی ہوتی تو چیخیں نکل جاتیں، اس کے فضل پر زبان کھلتی تو باچھیں کھل جاتیں، غیرتِ فقر کا مضمون نوک زبان ہوتا تو بوریاں نشینوں اور خرقہ پوشوں کے سر میں سکندر کا دماغ آجاتا، خدمتِ خلق کی بحث نطق آشنا ہوتی تو پندار وناموس کے آبگینے چھنا کے سے ٹوٹ جاتے ''مع اللہ'' کا تصور پیش ہوتا تو درمیان میں سے مخلوق نکل جاتی ''مع الخلق'' پر اظہار خیال ہوتا تو نفس غائب ہو جاتا۔

---------------------- 0 ----------------------

صوفیائے کرام کی باتیں ایجاز واختصار کا بہترین مرقع ہوتی تھیں، قطرے میں دریا اور ذرے میں صحرا کو انہوں نے سمو کر دکھایا، صوفیائے کرام کی مجلسوں میں اپنوں اور غیروں کی یکجائی کا عجیب سماں نظر آتا، نہ کسی پر تنقید نہ کسی پر تعریض، گفتگو میں نہ مناظرانہ فن اور نہ کسی کی دل آزاری کا شائبہ، بات وہی کہی جو ہر ایک کے دل میں تھی، دل سے نکلی دل پر بیٹھی۔کوئی ویران دل لے کر بیٹھا آباد دل لیکر اٹھا، خالی ہاتھ پہنچا دامن بھر کر گیا، تھکا ماندہ آیا ہشاش بشاش رخصت ہوا، صوفیاء کی مجلس گویا صحرا کے پیادہ پا مسافروں کے لئے گھنے درخت کی ٹھنڈی چھاؤں ہوتی تھی۔

صوفیائے کرام اور علماء ومشائخ کس دل نشین انداز میں لوگوں کی اصلاح تربیت کرتے تھے، ان کے ہاں بیٹھنے والے کس قسم کے انسان بن کر نکلتے ہوں گے اور محافل ومجالس کیسی ایمان افروز ہوتی ہوں گی، جہاں احترام انسانیت، خوف خدا، خدمت خلق، تقویٰ، اخلاق، عجز ونیاز، ایثار، توکل اور حسن اخلاق کے چرچے ہوتے تھے۔ ایسے ہی چند محافل کی جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں۔

---------------------- 0 ----------------------

دہلی میں خانوادۂ چشت کے ممتاز رہنما کا دربار سجا ہے، بڑے چھوٹے، ایک ہی

Marfat.com

مجلس میں برتری اور کمتری کے احساس سے بالاتر ہو کر بیٹھے ہیں، ستاروں کے اس ہالے میں خواجہ نظام الدین دہلویؒ چاند بن کر محفل آراء ہیں اور فرما رہے ہیں۔

''ایک شخص نے خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کی خدمت میں چھری پیش کی، فرمایا مجھے چھری نہ دو، مجھے سوئی لا دو۔ میں کاٹتا نہیں جوڑنے آیا ہوں''

(فوائد الفواد مترجم ص ۴۲۳)

''یہ ہے'' ''برائے وصل کردن آمدی'' کی تفسیر

علم و عمل کے باہم لازم و ملزوم ہونے اور ان کی اہمیت و ضرورت کتنی ہے اسے شیخ بہاؤ الدین نقشبندؒ نے کس خوبصورتی سے واضح کیا، مجلس کی ایک جھلک اور گفتگو کا ایک حصہ ملاحظہ کیجئے۔

'' تو شمع کی طرح بن، تو شمع کی طرح نہ بن، شمع کی طرح بن بایں معنیٰ کہ دوسرے کو روشنی پہنچائے، اور شمع کی طرح نہ بن بایں معنیٰ کہ تو خود تاریکی میں رہے'' (تذکرہ مشائخ ص ۱۲۷)

توکل اور توکل کی روح کیا ہے؟ حضرت ابوبکر شبلیؒ فرماتے ہیں۔

''ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کثیر العیال ہونے کی شکایت کی، فرمایا ان افراد کو گھر سے نکال دو جن کا رزق اللہ کے ذمہ نہیں''

(رسالہ قشیریہ)

--------------------- 0 ---------------------

عجیب و غریب افعال کے صدور اور خرق عادت واقعات کے ظہور ہی کو صرف کرامت سمجھا جاتا ہے اور اسے عام ذہن معیار ولایت قرار دیتے ہیں مگر اس الجھن کو شیخ بہاؤ الدین نقشبند نے بڑے حسن کارانہ انداز میں سلجھایا ہے، لوگوں نے آپ سے کرامت

Marfat.com

طلب کی تو فرمایا۔

''یہی کرامت کیا کم ہے کہ اتنے گناہوں کے باوجود ہم روئے زمین پر چل پھر رہے ہیں'' (تذکرہ مشائخ ص ۱۳۱)

صوفیاء کے ہاں ''خود بینی'' کے بجائے خود شکنی کا رواج زیادہ ہوتا ہے ''ہمچو ما دیگرے نیست'' کی بہ نسبت ''ہیچ میرزی'' کا چلن عام ہے، اس ضمن میں خواجہ نظام الدین دہلویؒ کی مجلس کا ایک گوشہ پیش نظر رکھیے۔ آپ فرمار ہے ہیں۔

''جسے دیکھو اسے اپنے سے بہتر سمجھو اگر چہ تم اطاعت گزار ہو اور وہ گناہگار ہو، ہو سکتا ہے کہ یہ تمہاری آخری اطاعت اور اس کا آخری گناہ ہو، تم گناہگار بن جاؤ اور وہ نیکوکار بن جائے'' (فوائد الفواد ص ۱۶۶)

شعلہ و شبنم کی یکجائی، آتش شوق اور باران اشک کی ہم آغوشی جیسی مجازی کیفیت کو حقیقت کا روپ شیخ ابو بکر شبلیؒ نے کیسے دیا؟ ملفوظ ملاحظہ ہو۔

''آپ مجلس میں صدر نشین تھے، قریب ہی گیلی لکڑیاں جل رہی تھیں ایک طرف آگ تھی۔ دوسرے سرے سے پانی رس رہا تھا، حاضرین مجلس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اگر یہ بات سچ ہے کہ تمہارے دل آتش شوق میں جل رہے ہیں۔ تو تمہارے آنکھوں میں آنسو رواں کیوں نہیں ہوتے''

(تذکرہ مشائخ)

---------------------- 0 ----------------------

لوگ نہ جانیں عقل و دولت کسے کہتے ہیں؟ اس کی کیا نشانی ہے؟ اس مسئلہ میں شیخ ابو علی محمد بن عبدالوہاب کا نقطہ نظر نصیحت آموز بھی ہے اور بصیرت افروز بھی، فرماتے ہیں۔

''اف ہے دنیا کے کاموں پر جب وہ اڈ کر آ جائیں اور اف ہے دنیا کی

Marfat.com

حسرتوں پر جب وہ جاتی رہیں، عقلمند ایسی چیز کی طرف ہرگز توجہ نہیں دیتا کہ

آ ئے تو مشغولیت کا سبب ہو اور جائے تو حسرت کا'' (رسالہ قشیریہ ص ۸۶)

غیبت زنا سے سخت، مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف، گلہ، اخلاقی پستی کی انتہا لیکن یہ سب کچھ بدگوئی میں شامل ہے۔ مگر بدخواہی شیخ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں۔

''برا کہنا برا ہے مگر برا چاہنا اس سے بھی بدتر ہے'' (فوائد الفواد ص ۸۶)

اللہ کے دیے ہوئے رزق سے خرچ کرو یہ قرآن مجید کا حکم ہے۔ کتنا خرچ کرو؟ حدیث رسول ﷺ نے شرح مقرر کر دی، رہے صدقاتِ نافلہ ان کی صرف ترغیب ملتی ہے، مگر اس اہم ترین مسئلہ کو جس نے پوری دنیا کا سکون تلپٹ اور دماغ چاٹ رکھا ہے صوفیائے کرام کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ حضرت ابوبکر شبلی کا رنگ ملاحظہ ہو۔ پوچھنے والے نے پوچھا۔

''زکواۃ کب اور کتنی واجب ہے؟ فرمایا مذہب کی فقہ کی روح سے یا مذہبِ فقراء کی نظر میں؟ سائل نے کہا دونوں طرح سے ارشاد فرمایئے۔ جواب ملا فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ سال گزرنے پر سو دراہم میں سے ڈھائی دراہم نکال دو۔ اور فقراء کے مذہب میں یہ ہے کہ جو کچھ مال و دولت ہو سب خدا کی راہ میں لٹا دو'' (مکتوبات صدی ص ۳۵۰)

---------------------- 0 ----------------------

انسان فطرتاً مدنی الطبع ہے۔ مل جل کر رہتا اور ''لو اور دو'' کے اصول پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرتا ہے۔ اس کے کچھ فرائض ہیں اور کچھ حقوق، انسانوں کی بستی میں مفادات ٹکراتے بھی ہیں اور جھگڑے بھی پیدا ہوتے ہیں مگر صوفیائے کرام انسان کو زندگی گزارنے کا کیا ڈھنگ سکھاتے ہیں؟ تجارتی بنیادوں پر زندگی؟ کچھ لو اور کچھ دو کے اصولوں پر زندگی؟ جیو اور جینے دو کی پالیسی والی زندگی؟ تحفظ خویش کی نظریے کی زندگی، نہیں، یوں

Marfat.com

نہیں، بلکہ صوفیائے کرام ترک وایثار اور مروت، اخوت سے معمور زندگی کا درس دیتے ہیں" بھلا کر، بھلا ہوگا" کے بجائے" سب کا بھلا" ان کا نعرۂ مستانہ ہوتا ہے" دوستوں سے گلہ" ان کا شیوہ نہیں اور" شکایتِ زمانہ" ان کا شعار نہیں، شیخ جنید بغدادی اس نظریے کی یوں ترجمانی فرماتے ہیں۔

"کوئی شخص اس وقت تک عارف نہیں کہلا سکتا جب تک کہ وہ زمین کی طرح نہ ہو جائے کہ نیک وبدا سے روندتے ہیں اور بادل کی طرح نہ ہو جائے جو ہر چیز پر سایہ کرتا ہے اور سورج کی طرح نہ ہو جائے جو ہر ذرے کو روشن کرتا ہے اور بارش کی طرح نہ ہو جائے جو ہر چیز کو سیراب کرتی ہے" (رسالہ قشیریہ)

---------------------- 0 ----------------------

تصوف کا دستور اور اہل اللہ کا شروع سے یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ ہر کام میں مقصدیت کے متلاشی ہوتے ہیں، عمل کے لئے تو علم ضروری ہوتا ہی ہے۔ مگر علم کے لئے عمل اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ ورنہ علم آخرت میں اتمام حجت بن جاتا ہے۔ اس نظریے کو ایک مرد حق آگاہ نے یوں بیان کیا ہے۔

"خواجہ نظام الدین دہلویؒ نے مکارم اخلاق کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ اور بوعلی سیناؒ کی ملاقات ہوئی۔ رخصت ہونے سے قبل بوعلی سیناؒ نے ایک صوفی سے جو حضرت شیخ کے ملازموں میں سے تھا۔ یہ فرمائش کی کہ جب میں حضرت شیخ کے یہاں سے رخصت ہو جاؤں تو پھر وہ جو کچھ میرے بارے میں کہے تم مجھے لکھ بھیجنا۔ بوعلی سینا چلے گئے۔ مگر حضرت شیخ نے ان کا کوئی ذکر نہ کیا ان کے بارے میں اچھی یا بری کسی قسم کی رائے کا اظہار نہ فرمایا"

Marfat.com

چنانچہ ایک روز اس صوفی نے پوچھ ہی لیا کہ بوعلی سینا کیسا آدمی ہے حضرت شیخ نے جواب دیا کہ وہ ایک فیلسوف شخص ہیں طبیب ہیں بڑے عالم بھی ہیں البتہ مکارم اخلاق کے مالک نہیں۔ (اما مکارم اخلاق نہ دارد) اس صوفی نے یہ بات بوعلی سیناؒ کو لکھ کر بھیجی۔ بوعلی سینا نے حضرت شیخ کی خدمت میں کچھ تحریر کیا۔ جس میں یہ بھی مذکور تھا کہ میں نے اتنی کتابیں مکارم اخلاق کے بارے میں لکھی ہیں۔ پھر حضرت شیخ یہ کیوں کہتے ہیں کہ میں مکارم اخلاق کا مالک نہیں؟ حضرت شیخ نے تبسم فرمایا اور گویا ہوئے میں نے تو یہ نہیں کہا کہ بوعلی سینا مکارم اخلاق جانتا نہیں (من نگفتہ ام کہ بوعلی مکارم اخلاق نداند) میں نے تو کہا ہے کہ وہ مکارم اخلاق کا مالک نہیں۔ (مکارمِ اخلاق ندارد) (فوائد الفوادص ۳۶۱)

---------------------- 0 ----------------------

''برگ سبز'' ایسے ہی مکارمِ اخلاق کا حسین مرقع ہے۔ جو میرے استاد و مربی شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی فاضلِ دیوبند کی عظیم علمی، تاریخی، تحقیقی، علمی، ادبی اور روحانی تحریری کاوش ہے۔ جس میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے تلمیذ خاص، رہبرِ شریعت وطریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھویؒ کی سوانحی جھلکیاں، احترام اساتذہ، طلبہ و سالکین کی تربیت، تصوف وسلوک کے نکات، فقہ واحکام کے مسائل، سیاست وخدمتِ خلق کے اصول، اخلاص وللٰہیت کی نادر مثالیں، عشقِ رسولؐ کے سبق آموز واقعات، دلکش انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔

حضرت قاضی صاحب کی حکمت سے لبریز گفتگو، حسن بیان دردِ دل کا ترجمان، نصیحت وموعظت سے لبریز باتیں، بوریا نشینوں، خرقہ پوشوں اور فقراء کے تذکرے، احترام انسانیت، خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاق، عجز ونیاز، ایثار وتوکل اور حسنِ اخلاق الغرض ایک اللہ والے کی کہانی اللہ والے کی زبانی جو صحبتِ شیخ اور مجلسِ اولیاء کا حسین نعم البدل ہے۔ ہم فقیر

Marfat.com

طالب علم اپنے حلقۂ احباب کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ قارئین یقیناً قدر کریں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

عبدالقیوم

صدر القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ

Marfat.com

القاسم اکیڈمی کی ایک اور عظیم تاریخی پیشکش

جمالِ انورؒ

تذکرہ وسوانح علامہ انور شاہ کشمیریؒ

مولانا عبدالقیوم حقانی

سلسلۂ نسب، ولادت، والدین، تحصیلِ علم، تعلیم وتربیت، تذکرۃ الاساتذہ، دارالعلوم دیوبند میں کسبِ فیض اور تدریس کا آغاز، کارِ علمی تبحر، بے مثال حافظہ، ذوقِ مطالعہ اور حیرت انگیز مطالعاتی یاداشتیں طالبانِ علوم نبوت پر شفقت، تشجیع وتربیت، تسامح وعنایت، بے تکلفی وظرافت، محدثانہ جلالتِ قدر، تدریسی خصوصیات، تجدیدی کارنامے، محققانہ مباحث، مجتہدانہ افاضات، درسی معارف وافادات، تصنیف وتالیف اور تحقیق کے نادر نمونے وشہ پارے، ذوقِ شعر وادب، افادات، ملفوظات، رُخِ انور کی تابانیاں، حسنِ صورت وسیرت کا مرقع، دلبرانہ ادائیں ومعصومیت، اتباعِ سنت کا اہتمام، خودداری واستغناء اور مخلوقِ خدا پر شفقت، سلوک وتصوف اور صفائے باطن کا اہتمام، احترام واطاعت اساتذہ، حضرت گنگوہی سے عشق ومحبت، عبدیت وانابت، معاصی سے اجتناب اور نفرت، عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قادیانیت کا تعاقب، حضرت امام کشمیریؒ کا سفرِ آخرت، دو تاریخی دستاویزات: ۱۔ مقدمہ بہاولپور کی تفصیلی رپورٹ ۲۔ علامہ رشید رضا کی آمد پر علماءِ دیوبند کے عقائد، مسلک ومنہج پر مفصل خطاب۔

صفحات : 298 .... قیمت : 120 روپے

300 روپے بھیجنے پر ''جمالِ انورؒ'' کے ساتھ ساتھ ماہنامہ ''القاسم'' بھی ایک سال کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان

فون نمبر 0923-630237 .... فیکس : 0923-630094

Marfat.com

امامِ اعظم ابوحنیفہؒ

کے حیرت انگیز واقعات

از ! مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب

اردو کی سب سے پہلی اور کامیاب کاوش، فکر ونظر، علم وعمل، تاریخ وتذکرہ، اخلاص وللّٰہیّت، طہارت وتقویٰ، سیاست واجتماعیت، تبلیغ واشاعتِ دین، تعلیم وتدریس، غرض ہمہ جہت جامع، نفع بخش، کمپیوٹرائزڈ ٹائٹل، مضبوط جلد بندی اور شاندار طباعت۔

صفحات : 272 .... قیمت : =/120 روپے

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان

Marfat.com

القاسم اکیڈمی کی تاریخی اور عظیم پیشکش

دفاع امام ابوحنیفہؒ

رشحاتِ قلم : مولانا عبدالقیوم حقانی

امام اعظم ابوحنیفہؒ کی سیرت و سوانح، علمی و تحقیقی کارنامے، تدوینِ فقہ، قانونی کونسل کی سرگرمیاں، دلچسپ مناظرے، حجیت اجماع و قیاس پر اعتراضات کے جوابات، نظریہ انقلاب و سیاست، فقہ حنفی کی قانونی حیثیت و جامعیت اور تقلید و اجتہاد کے علاوہ قدیم و جدید اہم موضوعات پر سیر حاصل تبصرے۔ جدید کمپیوٹر کمپوزنگ اور کمپیوٹرائزڈ ٹائٹل، مضبوط جلد بندی اور شاندار طباعت۔

صفحات : 352 .... قیمت : 120 روپے

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ

Marfat.com

خاندانی 40 سالہ تجربات کا نچوڑ

نسخہ کلید بدنی صحت

قائم شدہ 1991

جسمانی کمزوری کا جواہرات میں تلنے والا تجربہ شدہ علاج اس سے مریل' سوکھے سڑے بدن' شگفتہ وتر وتازہ' ڈھلے ہوئے زرد چہرے' سیب کی طرح گول و پر بہار اور پچکے ہوئے گال مثل کابلی انار ہوجاتے ہیں۔غرض صحت کی ویرانی اور طبیعت کی پژمردگی و زردی میں بہار کی لالیاں بھرنا اس کا ادنیٰ کمال ہے۔نسخہ کلید بدنی صحت مردوں' عورتوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

24 گھنٹے ہیلپ لائن

مفت مشورہ کے لئے جوابی لفافہ ضروری ہے، خط ہمیشہ رجسٹر کروائیں

موبائل

0334-5628862
0307-7948511

نور دواخانہ مسن آباد روڈ بالمقابل گورنمنٹ ہسپتال ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان

زعفرانی گولیاں

کمزوری مثانہ و پیشاب کی تمام امراض کے لئے اکسیر اعظم دوا

یہ گولیاں مثانہ کی قوت اور تولیدی مادہ کو گاڑھا و زیادہ کرنے کے لئے انتہائی لاجواب شاہی تحفہ ہیں۔بوہڑ کے دودھ کے علاوہ اکتیس (۳۱) جڑی بوٹیوں کے جوہر و زعفران جیسی قیمتی چیز کی شمولیت سے تیار ہوتی ہیں، مثانہ کو مضبوط بنا کر تمام تولیدی اعضاء کو قوت دیتی ہیں جس سے بے مثال قوت و رکاوٹ اور قدرتی امساک پیدا ہوتا ہے۔پیشاب بار بار یا قطرے قطرے آنا درست ہو کر ضائع شدہ قوت بحال ہوجاتی ہے۔مثانہ اس قدر مضبوط و قوی ہوجاتا ہے کہ کسی قسم کی تکلیف کا امکان نہیں رہتا' ذکاوتِ حس ختم ہوجاتی ہے۔

24 گھنٹے ہیلپ لائن

مفت مشورہ کے لئے جوابی لفافہ ضروری ہے، خط ہمیشہ رجسٹرڈ کروائیں

موبائل

0334-5628862
0307-7948511

نور دواخانہ مسن آباد روڈ بالمقابل گورنمنٹ ہسپتال ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان

Marfat.com

اکسیر اعصاب خاص

اعصابی تناؤ یعنی ٹینشن یا ذہنی پریشانی
کا تیر بہ ہدف علاج

ایسے تمام اصحاب، جو کسی وجہ سے ذہنی یا دماغی پریشانی میں مبتلا رہتے ہیں، اعصابی تناؤ نے چڑچڑا، کم ہمت اور ذہنی مریض بنا دیا ہے۔ ذہن پر ہر وقت بوجھ رہتا ہے اور اعصابی تناؤ کا شکار رہتے ہیں، نیند کم آتی ہے اور کبھی بالکل نہیں آتی، مسلسل سوچ وفکر کی وجہ سے دماغ ہر وقت چلتا رہتا ہے۔ ان تمام حالتوں میں اکسیر اعصاب خاص ایک انتہائی لاجواب چیز ہے۔ مایوسی و پریشان خیالی کا خاتمہ کر کے فرحت وسکون پیدا کرتی ہے، کئی جڑی بوٹیوں کے علاوہ عنبر اس مرکب کا جزوِ خاص ہے، جس کی یہ تاثیر ہے کہ فرحت وسکون پیدا کرتا ہے۔ حکیم صاحب کی اس ایجاد نے کئی زندگیوں کو مایوسی کے اندھیروں سے نکال کر پاگل ہونے سے بچایا۔

24 گھنٹے ہیلپ لائن

مفت مشورہ کے لئے جوابی لفافہ ضروری ہے، خط ہمیشہ رجسٹرڈ کروائیں

موبائل 0334-5628862
0307-7948511

منور دواخانہ مسن آباد روڈ بالمقابل گورنمنٹ ہسپتال ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان

کلونجی گولیاں

خونی وبادی بواسیر کا بغیر آپریشن
حیرت انگیز علاج

بواسیر خونی ہو یا بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ مریض کی حالت خواہ کتنی ہی خطرناک ہو، ریاح بکثرت دوڑ رہے ہوں جگر ومعدہ کا فعل بگڑ گیا ہو، بواسیر نے مریض کی زندگی کو تلخ کر دیا ہو دنیا سے بڑے بڑے علاج کرا کر طبیعت ہار چکی ہو اور آپریشن کرا کر بھی اس مرض سے رہائی نصیب نہ ہوئی ہو تو (کلونجی گولیاں) تحفہ منگوایئے اور بغیر کوئی تکلیف اُٹھائے نہایت آسان علاج کیجئے، کلونجی گولیوں کے استعمال سے ہر قسم کی جلن، خارش، قبض ختم ہو کر مسے مرجھا کر گر جاتے ہیں اور خون فوراً بند ہو جاتا ہے۔ مرضِ بواسیر کے خاتمہ کے لئے آج ہی منگوائیں۔

24 گھنٹے ہیلپ لائن

مفت مشورہ کے لئے جوابی لفافہ ضروری ہے، خط ہمیشہ رجسٹرڈ کروائیں

موبائل
0334-5628862
0307-7948511

منور دواخانہ مسن آباد روڈ بالمقابل گورنمنٹ ہسپتال ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان

Marfat.com

ماہنامہ القاسم کی دسویں خصوصی اشاعت

تعارف و تبصرہ کتب نمبر یعنی

حقانی تبصرے

2006ء میں ماہنامہ القاسم کو موصول ہونے والی تقریباً 200 جدید مطبوعات پر مولانا عبدالقیوم حقانی کی قلم سے تبصرہ و تعارف

فروغِ علم و ادب، ذوقِ مطالعہ اور ترویج کتاب کی ایک ادنیٰ سی کوشش، قرآنیات، تفسیر و حدیث، فقہ و احکام، حِکَم و مصالح، سیرت، خاندانِ نبوت، تذکارِ صحابہؓ، تذکرہ و تاریخ، سوانح، درسی کتب، تعلیقات و شروحات، مضامین، مقالات و مکتوبات، مواعظ و خطبات، رسائل و جرائد، خصوصی اشاعتیں، ادبیات اور ردّ فرقِ باطلہ اور دیگر اہم موضوعات پر تیرہ (۱۳) ابواب پر مشتمل۔

اپنی نوعیت کی پہلی عظیم علمی دستاویز، رسائل و جرائد اور اسلامی صحافت کی دنیا میں پہلی منفرد کاوش

صفحات تقریباً 315، مضبوط جلد بندی، ہدیہ صرف 130 روپے۔ قارئین اگر 300 روپے یا اسی مالیت کی ڈاک ٹکٹ بھیج دیں تو مندرجہ بالا خصوصی اشاعت سمیت ایک سال کے لئے ماہنامہ القاسم بھی حاضرِ خدمت ہوتا رہے گا۔

ماہنامہ ''القاسم'' جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان
فون : 0923-630237........موبائل : 0333-9102770

Marfat.com

توضیح السنن

شرح

آثار السنن للامام النیموی ؒ

(دو جلد مکمل)

تصنیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

آثار السنن سے متعلق مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی تدریسی، تحقیقی، درسی افادات اور نادر تحقیقات، کا عظیم الشان علمی سرمایہ، علم حدیث اور فقہ سے متعلق مباحث کا شاہکار، مسلک احناف کے قطعی دلائل اور دلنشین تشریح، معرکۃ الآراء مباحث پر مدلل اور مفصل مقدمہ اور تحقیقی تعلیقات اس پر مستزاد۔

کاغذ، کتابت، طباعت، جلد بندی اور اب نئے کمپیوٹرائزڈ چار رنگہ ٹائٹل، ہر لحاظ سے معیاری اور شاندار، اساتذہ، طلباء اور مدارس کے لئے خاص رعایت۔

صفحات : 1376 ..... ریگزین ..... قیمت : 600 روپے

القاسم اکیڈمی ' جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس' خالق آباد، ضلع نوشہرہ، سرحد، پاکستان

Marfat.com

القاسم اکیڈمی کی تازہ، عظیم اور شاہکار علمی پیش کش

شرح شمائل ترمذی

(تین جلد مکمل)

ایک نادر تحفہ | تصنیف : مولانا عبدالقیوم حقانی | ایک عظیم خوشخبری

حدیث کی جلیل القدر کتاب شمائل ترمذی کی سہل و دلنشین تشریح، سلجھی ہوئی سلیس تحریر، اکابر علماءِ دیوبند کے طرز پر تفصیلی درسی شرح، لغوی تحقیق اور مستند حوالہ جات، متعلقہ موضوع پر ٹھوس دلائل و تفصیل، رواۃ حدیث کا مستند تذکرہ، متنازعہ مسائل پر تحقیق اور قولِ فیصل، معرکۃ الآراء مباحث پر جامع کلام، علماءِ دیوبند کے مسلک و مزاج کے عین مطابق، جمالِ محمد ﷺ کا محدثانہ منظر، نہایت تحقیقی تعلیقات اور اضافے، اردو زبان میں پہلی بار منصۂ شہود پر جدید ایڈیشن میں تمام حوالہ جات اور عربی عبارات کا بھی اردو ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

صفحات : 1608 ریگزین قیمت : 800 روپے

القاسم اکیڈمی ' جامعہ ابوھریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد، ضلع نوشہرہ سرحد پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خصائل اور شمائل نبوی ﷺ

پر

مولانا عبدالقیوم حقانی

کی علمی اور عظیم تاریخی کاوشیں

شرح شمائل ترمذی (تین جلد مکمل)
صفحات : ۱۶۰۸...... قیمت : ۷۵۰روپے

جمالِ محمد ﷺ کا دلربا منظر
صفحات : ۲۰۶ ...... قیمت : ۹۹روپے

روئے زیبا ﷺ کی تابانیاں
صفحات : ۱۵۶ ...... قیمت : ۹۹روپے

ماہتابِ نبوت ﷺ کی ضوافشانیاں
صفحات : ۲۱۰ ...... قیمت : ۹۹روپے

آفتابِ نبوت ﷺ کی ضیاء پاشیاں
صفحات : ۲۰۲ ...... قیمت : ۹۹روپے

محبوبِ خدا ﷺ کی دلربا ادائیں
صفحات : ۱۹۷ ...... قیمت : ۹۹روپے

محبوبِ خدا ﷺ کی عبادت واعتدال
صفحات : ۱۸۷ ...... قیمت : ۹۹روپے

خصائلِ نبوی ﷺ کا دلآویز منظر
صفحات : ۱۶۶ ...... قیمت : ۹۹روپے

شمائلِ نبوی ﷺ کا ایمان افروز مرقع
صفحات : ۱۵۳ ...... قیمت : ۹۹روپے

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ
برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان
Ph:0923-630237 --Mob:0333-9102770

Marfat.com

Marfat.com

مولانا عبدالقیوم حقانی کی تصنیفات

فنون گرافکس
0345-9055861

Marfat.com